اگر تم شکر کرو گے تو میں اور زیادہ دوں گا۔

فضائلِ شکر

الشکر لله عزوجل

تألیف

أبي بكر عبد الله بن محمد بن عبيد بن سفيان
القرشي المعروف بابن أبي الدنيا
المتوفى سنة ۲۸۱ھ
رضی اللہ عنہ

اردو ترجمہ و تشریح و اضافات

مولانا اِمداد اللہ انور
استاذ جامعہ قاسم العلوم، ملتان
سابق معین التحقیق مفتی جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ لاہور

دار المعارف ملتان

اگر تم شکر کرو گے تو میں اور زیادہ دوں گا۔

الشُّكرُ لِلّٰهِ عزّ وجلّ

فضائلِ شکر

أبي بكر عبد الله بن محمد بن عبيد بن سُفيان
القرشي المعروف بابن أبي الدنيا
المتوفى سنة ٢٨١ھ
رضی اللہ عنہ

علماء دیوبند کے علوم کا پاسبان
دینی وعلمی کتابوں کا عظیم مرکز ٹیلیگرام چینل
حنفی کتب خانہ محمد معاذ خان
درس نظامی کیلئے ایک مفید ترین
ٹیلیگرام چینل

اردو ترجمہ و تشریح و اضافات

مولانا امداد اللہ انور
اُستاذ جامعہ قاسم العُلوم، مُلتان
سابق معین التحقیق مفتی جمیل احمد تھانویؒ جامعہ اشرفیہ لاہور

دارُ المعارف
مدرسۃ الصالحات للبنات
555 القریش فیز ا شیر شاہ روڈ ملتان
رابطہ نمبر: 0333-6351350 , 0300-6351350

کاپی رائٹ کے تمام حقوق محفوظ ہیں

فضائل شکر

کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر
ادبی اور فنی تمام قسم کے حقوق ملکیت مولانا مفتی امداد اللہ انور صاحب کے نام پر رجسٹرڈ اور محفوظ ہیں۔ اس لئے اس کتاب کی مکمل یا منتخب حصہ کی طباعت، فوٹو کاپی، ترجمہ، نئی کتابت کے ساتھ طباعت یا اقتباس یا کمپیوٹر میں یا انٹرنیٹ میں کاپی وغیرہ کرنا اور چھاپنا مفتی امداد اللہ انور صاحب کی تحریری اجازت کے بغیر کاپی رائٹ کے قانون کے تحت ممنوع اور قابل مواخذہ جرم ہے۔

امداد اللہ انور

نام کتاب:	فضائل شکر (الشکر للہ عزوجل)
تالیف:	امام ابن ابی الدنیاؒ
ترجمہ مع اضافات:	حضرت مولانا مفتی امداد اللہ انور دامت برکاتہم استاذ تخصص فی الفقہ جامعہ قاسم العلوم ملتان خلیفہ مجاز حضرت سید نفیس الحسینی رحمۃ اللہ علیہ سابق معین التحقیق، مفتی جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ لاہور سابق استاذ جامعہ دار العلوم الاسلامیہ لاہور بانی مدرسۃ الصالحات للبنات القریش فیز 1 شیر شاہ روڈ ملتان
ناشر:	حافظ محمد ابوبکر۔ دار المعارف ملتان
تاریخ اشاعت اول:	جون ۲۰۰۷ء، ربیع الثانی ۱۴۲۸ھ
تاریخ اشاعت دوم:	ستمبر ۲۰۱۴ء، شوال ۱۴۳۵ھ
صفحات:	۱۹۲
ہدیہ:	/-
فون نمبرز:	0300-6351350,0333-6351350

ملنے کے پتے

مولانا مفتی محمد امداد اللہ انور جامعہ قاسم العلوم کچہری روڈ ملتان

رابطہ نمبر: 0300-6351350=0333-6351350

مکتبہ رحمانیہ لاہور 0423-7224228	مکتبہ زکریا ڈیرہ غازی خان
مکتبۃ العلم اردو بازار لاہور 0300-8028141	بیت القرآن اردو بازار کراچی
شمع بک ایجنسی لاہور 0324-4151326	اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی
مکتبہ سید احمد شہید لاہور 0300-4501769	مکتبہ رشیدیہ اردو بازار کراچی
مکتبہ سلطان عالمگیر لاہور 0321-4284784	مکتبہ الحمید ڈیرہ اسماعیل خان 0345-9822722
ادارہ اسلامیات لاہور 0423-7353255	مکتبہ فریدیہ جامعہ فریدیہ E/7-اسلام آباد
مکتبہ اصلاح و تبلیغ حیدر آباد 0222-621622	مکتبہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی
اسلامی کتب خانہ لاہور 0423-7223506	مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ 081-2662263
مولانا اقبال نعمانی سابقہ طاہر نیوز پیپر صدر کراچی	مکتبہ عارفی فیصل آباد 0300-6621321
مظہری کتب خانہ گلشن اقبال کراچی	مکتبہ مدینہ رائے ونڈ 0300-4117040
مکتبہ اشرفیہ کراچی 0321-3773058	مکتبہ النور بیرون تبلیغی مرکز رائے ونڈ
مکتبہ دار العلوم کراچی ۱۴	مکتبہ رشیدیہ نزد جامعہ رشیدیہ ساہیوال
قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی	اسلامی کتب خانہ گوجرانوالہ 0307-8586290
اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی	مکتبہ صفدریہ بہاولپور 0313-7790908
دار الاشاعت اردو بازار کراچی	مکتبہ رشیدیہ لاہور
ادارۃ المعارف دار العلوم کراچی ۱۴	یونیورسٹی بک ایجنسی پشاور
مکتبہ اسلامیہ فیصل آباد	مکتبہ حقانیہ ملتان 0300-6345306
مکتبہ النور کراچی 0324-2855000	مکتبہ مجیدیہ ملتان 0300-7309593

اور ملک کے سب چھوٹے بڑے دینی کتب خانے

فہرست عنوانات

۱۔	شکر بقدر شان واجب ہے	۱۸
۲۔	حقیقت شکر	۲۰
۳۔	حقیقت شکر کا دوسرا معنی	۲۱
۴۔	ان ربنا لک غفور شکور کی تشریح	۲۲
۵۔	اللہ کی قدر دانی کی کچھ مثالیں	۲۴
۶۔	امام ابن المعتمر کی تسبیحات	۲۶
۷۔	مرتبہ شکر	۲۸
۸۔	شکر کے ارکان	۳۶
۹۔	قبولیت شکر	۳۶
۱۰۔	منعم کی ثناء	۳۶
۱۱۔	شکر: علم، حالت اور عمل کا نام ہے	۳۷
۱۲۔	خاص لوگوں کا اور عام لوگوں کا شکر	۳۸
۱۳۔	حمد اور شکر میں فرق	۳۸
۱۴۔	شکر پر شکر ادا کرنا اتمام شکر ہے	۳۹
۱۵۔	شکر سے عاجزی کا اعتراف بھی شکر ہے	۴۰
۱۶۔	تکلیف دہ چیزوں پر شکر ادا کرنا	۴۰
۱۷۔	شاکر کو منعم کا استحضار ہونا چاہئے	۴۰
۱۸۔	حضرت نوحؑ کا شکر	۴۱
۱۹۔	حضرت ابراہیمؑ کی شکر گزاری	۴۱
۲۰۔	حضرت داؤدؑ کی دعا اور عمل	۴۲

۲۱۔	حضرت سلیمان کے شکر کے کلمات	۴۲
۲۲۔	جناب نبی کریم کا شکر	۴۴
۲۳۔	حضور کی دعائے شکر	۴۴
۲۴۔	حضرت ابوبکرؓ کے کلمات شکر	۴۵
۲۵۔	حضرت عثمانؓ نے شکر میں غلام آزاد کیا	۴۶
۲۶۔	قضائے حاجت کے بعد حضرت علیؓ کا شکر	۴۶
۲۷۔	حضرت عمر بن عبدالعزیز کا شکر	۴۷
۲۸۔	ٹھنڈے پانی کا بھی شکر ادا نہیں ہوسکتا	۴۷
۲۹۔	دنیا کی نعمتیں نہ ملنا بھی نعمت ہے	۴۷
۳۰۔	کھانے کی نعمت کا شکر کیا ہے	۴۸
۳۱۔	امام مزنی کا شکر	۴۸
۳۲۔	سامان کی چوری پر شکر کی حکایت	۴۸
۳۳۔	نعمت کا اتمام کیا ہے	۴۹
۳۴۔	دوزخیوں پر اللہ کا احسان	۴۹
۳۵۔	منازل شکر	۴۹
۳۶۔	پانچ چیزیں بے کار جاتی ہیں	۴۹
۳۷۔	شاکر اضافہ سے محروم نہیں ہوگا	۵۰
۳۸۔	شکر کے متعلق بزرگوں کے اقوال	۵۰
۳۹۔	عجیب کلمات شکر	۵۱
۴۰۔	خدمت گار کے بعد مالک بننے پر شکر	۵۲
۴۱۔	نعمتوں کا کامل شکر کوئی نہیں ادا کرسکتا	۵۲

۴۲۔	اللہ کے فضل کو مدنظر رکھنا افضل عمل ہے	۵۳
۴۳۔	شکر کی اقسام	۵۴
۴۴۔	شاکرین کی اقسام	۵۴
۴۵۔	اکابر اولیاء کے نزدیک شکر کی تعریف	۵۴
۴۶۔	واقعہ	۵۵
۴۷۔	حضرت داؤد علیہ السلام کا شکر	۵۶
۴۸۔	آدمؑ کا شکر	۵۶
۴۹۔	ہر حال میں شکر کی حکایت	۵۷
۵۰۔	حضرت سہل تستری کا واقعہ	۵۷
۵۱۔	آنکھوں اور کانوں کا شکر	۵۸
۵۲۔	شکر کے عجیب کلمات	۵۸
۵۳۔	چار بے فائدہ کام	۵۸
۵۴۔	حضرت ادریس علیہ السلام کا شکر	۵۹
۵۵۔	ایک چٹان کا خوف اور شکر	۵۹
۵۶۔	شاکر افضل ہے یا صابر	۶۰
۵۷۔	حمد و شکر کے مواقع	۶۰
۵۸۔	جنت میں سب سے پہلے جانے والے	۶۰
۵۹۔	زیادہ قابل رحم لوگ	۶۱
۶۰۔	دو شاکرین کی عجیب حکایت	۶۱
۶۱۔	عرض مؤلف	۶۲

آغاز ترجمہ کتاب
"الشکر اللہ عزوجل امام ابن ابی الدنیاؒ"

☆ آغاز ترجمہ کتاب "الشکر اللہ عزوجل امام ابن ابی الدنیاؒ" ۶۳

☆ خطبہ ۶۳

۱۔ مال واولاد میں آفت سے بچنے کا طریقہ ۶۳

۲۔ نعمت کا واپس آنا مشکل ہوتا ہے ۶۳

۳۔ شکر سے نعمت میں اضافہ ۶۴

۴۔ کلمات شکر ۶۴

۵۔ نعمت کا خدا سے سمجھنا بھی شکر ہے ۶۵

۶۔ حضرت موسیٰؑ کا کلمہ شکر ۶۵

۷۔ حمد سے نعمتوں کا تسلسل ۶۶

۸۔ حتی المقدور شکر واجب ہے ۶۷

۹۔ نعمت اسلام پر حمد ادا کرنا ۶۷

۱۰۔ سب سے بلیغ شکر ۶۷

۱۱۔ حضرت حسن بصری کا شکر ۶۸

۱۲۔ حضرت آدم علیہ السلام کا طریقہ شکر ۶۹

۱۳۔ حضرت علیؓ کی تمنائے شکر ۶۹

۱۴۔ حضرت نوحؑ کا نام "عبداً شکوراً" کیوں ہے؟ ۷۰

۱۵۔ حضور ﷺ کے کلمات شکر ۷۰

۱۶۔ زوال نعمت سے بچنے کی دعا ۷۱

۱۷۔ نعمت عذاب کب بنتی ہے؟ ۷۲

۱۸۔	نعمت شکر سے وابستہ ہے	۷۲
۱۹۔	شکر گناہوں کے چھوڑنے کا نام ہے	۷۲
۲۰۔	خدا کے قریب نہ کرنے والی نعمت آزمائش ہے	۷۳
۲۱۔	ذکر نعمت خدا سے محبت پیدا کرتا ہے	۷۳
۲۲۔	اللہ تعالیٰ نعمتوں کا احسان جتلائیں گے	۷۳
۲۳۔	اللہ بندے کو سامنے بٹھا کر نعمتیں گنیں گے	۷۴
۲۴۔	نیکیاں ایک نعمت کا بھی بدل نہیں بن سکتیں	۷۵
۲۵۔	حضرت داؤدؑ کے کلماتِ شکر	۷۶
۲۶۔	مصیبت ٹلنے کے بعد شکر کرتے رہو	۷۶
۲۷۔	نعمتوں کو شکر کے ساتھ وابستہ رکھو	۷۷
۲۸۔	مصیبت پر صبر کی بہ نسبت نعمت پر شکر پسند ہے	۷۷
۲۹۔	شاکرین کا عمل	۷۷
۳۰۔	نعمتوں کے ذریعہ عذاب سے بچو	۷۸
۳۱۔	لگاتار نعمتوں کے بعد گناہ سے ڈرو	۸۰
۳۲۔	نافرمانوں پر نعمتیں ان کو سرکش بنانے کے لئے ہیں	۸۰
۳۳۔	نعمت کا ذکر شکر ہے	۸۱
۳۴۔	دنیا اور آخرت کی خیر کی جامع چار چیزیں	۸۱
۳۵۔	ہر چیز اللہ کا شکر ادا کرتی ہے	۸۲
۳۶۔	حضرت داود کا شکر	۸۳
۳۷۔	فرشتوں کو تھکا دینے والی حمد	۸۴
۳۸۔	شکر میں شک کے کلمات نہ کہو	۸۴

۳۹۔ ہروقت ذکر میں مشغولیت بھی شکر ہے ۸۵
۴۰۔ دو بڑی نعمتیں: ۸۵
گناہوں کی پردہ پوشی اور لوگوں کے دلوں میں محبت ......
۴۱۔ شکر گناہ چھوڑنے کا نام ہے ۸۶
۴۲۔ امام زین العابدینؒ کے کلمات شکر ۸۶
۴۳۔ اللہ کا انسان سے شکوہ ۸۷
۴۴۔ شکر کے قابل رشک کلمات ۸۸
۴۵۔ محتاج ہوکر خدا کو ناراض کرنے والے ۸۸
۴۶۔ ہروقت مہربان کی نافرمانی کی جارہی ہے ۸۹
۴۷۔ لباس کے شکر پر مغفرت ۸۹
۴۸۔ کلمات حمد سے صغیرہ گناہ معاف ۹۰
۴۹۔ ناشکری سے نعمت چھن جاتی ہے ۹۱
۵۰۔ اللہ اپنے بندے پر نعمت کا اثر دیکھنا پسند کرتا ہے ۹۲
۵۱۔ کھانے پینے اور صدقہ میں نعمت کا اظہار کرو ۹۲
۵۲۔ نعمت کا اثر ظاہر کرنے والا اللہ کا دوست ہے ۹۴
۵۳۔ مصیبت ٹلنے پر شکر اور حمد ۹۴
۵۴۔ دل اور زبان سے شکرِ نعمت ۹۵
۵۵۔ شکر اور صبر کا ایمان میں مرتبہ ۹۶
۵۶۔ ذکرِ نعمت بھی شکر ہے ۹۶
۵۷۔ شکر سے دنیا کا ضرر نہیں پہنچتا ۹۶
۵۸۔ ناشکری سے نعمت عذاب بن سکتی ہے ۹۷

۵۹۔ نعمت کے باوجود نعمت کا احساس نہیں ہوتا ۹۷
۶۰۔ مصیبت یاد رکھنے والا اور نعمت بھلانے والا ۹۷
۶۱۔ جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا' وہ اللہ کا بھی نہیں کرتا ۹۸
۶۲۔ عافیت اور شکر میں دنیا اور آخرت کی خیر ہے ۹۹
۶۳۔ حمد اور استغفار کا باہمی ربط ۹۹
۶۴۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے کلمات شکر ۱۰۰
۶۵۔ نعمت کے اقرار نہ کرنے پر مذمت ۱۰۰
۶۶۔ جنات کا شکر ۱۰۱
۶۷۔ پانی پینے کی مسنون دعا ۱۰۲
۶۸۔ حضرت حسن بصری کا معمول ۱۰۲
۶۹۔ ٹھنڈے پانی کا بھی شکر ادا نہیں ہوسکتا ۱۰۲
۷۰۔ کثرت سے عبادت بھی شکر ہے ۱۰۳
۷۱۔ نماز بھی شکر ہے ۱۰۳
۷۲۔ پرانے لباس کا ثواب حاصل کرنے کا طریقہ ۱۰۳
۷۳۔ نئے قمیص پر الحمدللہ سے گناہ معاف ۱۰۵
۷۴۔ صحت اور شکر دونوں کو طلب کرو ۱۰۵
۷۵۔ پردہ پوشی عافیت ہے ۱۰۶
۷۶۔ نعمت کے شر سے محفوظ ہونا بھی نعمت ہے ۱۰۶
۷۷۔ ہر مصیبت میں تین نعمتیں پوشیدہ ہیں ۱۰۶
۷۸۔ مصیبت نعمت اور فراوانی مصیبت ہے ۱۰۷
۷۹۔ نعمت کے ذریعہ معصیت تک نہ پہنچنا نعمت کا حق ہے ۱۰۷

۸۰۔	محمود الوراق کے اشعار	۱۰۸
۸۱۔	مومن خیر ہی کے درجہ پر ہے	۱۰۸
۸۲۔	تکلیف پر بھی اللہ کی حمد کرو	۱۰۹
۸۳۔	نعمت کو گناہ میں استعمال مت کرو	۱۰۹
۸۴۔	بخار اتارنے کی دعا	۱۰۹
۸۵۔	حمد اور استغفار کرنے والا ہلاک نہیں ہوتا	۱۱۰
۸۶۔	امام محمدؒ کے لئے امام ابن سماکؒ کی نصیحت	۱۱۰
۸۷۔	عافیت والے جنتیوں کے مشابہ ہیں	۱۱۱
۸۸۔	اپنے بارے میں نعمتوں کی پہچان کا طریقہ	۱۱۲
۸۹۔	ہر چیز میں نعمت کو پہچانو	۱۱۲
۹۰۔	حال پوچھنے پر اللہ کی حمد ادا کی جائے	۱۱۲
۹۱۔	کثرت سے ملاقات بھی اللہ کی حمد کیلئے ہونی چاہئے	۱۱۳
۹۲۔	کلمہ طیبہ ظاہری اور باطنی نعمت ہے	۱۱۳
۹۳۔	سب سے بڑی نعمت لا الٰہ الا اللہ کی پہچان ہے	
۹۴۔	نعمتوں کی طرف توجہ دلانیوالا وعظ	۱۱۴
۹۵۔	نعمت کی بقاء شکر سے ممکن ہے	۱۱۶
۹۶۔	وہ نعمتیں جن کا آدمی کو احساس نہیں ہوتا	۱۱۶
۹۷۔	ہر آدمی کے پاس لاکھوں کروڑوں موجود ہیں	۱۱۸
۹۸۔	صحت بدن کی دولت ہے	۱۱۸
۹۹۔	افضل دعا اور افضل ذکر کون سے ہیں؟	۱۱۹
۱۰۰۔	الحمد للہ کا ثواب بہت ہے	۱۱۹

۱۰۱۔	حضور ﷺ بھی شکر ادا کرتے تھے	۱۱۹
۱۰۲۔	جامع کلمہ حمد	۱۲۰
۱۰۳۔	کامل حمد اور کامل استرجاء	۱۲۱
۱۰۴۔	خیر خواہوں کا شکریہ	۱۲۲
۱۰۵۔	صالحین کی محبت پر کلماتِ شکر	۱۲۴
۱۰۶۔	شکرِ صدیقی	۱۲۵
۱۰۷۔	کیا الحمدللہ کا کلمہ نعمت سے افضل ہے	۱۲۵
۱۰۸۔	دنیا کی آسائشوں میں نہ رہنا بھی نعمت ہے	۱۲۶
۱۰۹۔	عالم کیلئے دنیا سے لاتعلقی بھی نعمت ہے	۱۲۷
۱۱۰۔	نعمتوں کا مذاکرہ کرنا	۱۲۷
۱۱۱۔	نعمتیں بھی عذاب کا سبب بنتی ہیں	۱۲۸
۱۱۲۔	استدراج کیا ہے؟	۱۲۸
۱۱۳۔	دنیاوی نعمتیں ہلاکت کا سبب بھی بنتی ہیں	۱۲۹
۱۱۴۔	آئینہ میں دیکھنے کا شکر	۱۲۹
۱۱۵۔	اسلام اللہ کی نعمت ہے	۱۳۰
۱۱۶۔	عافیت مخفی حکومت ہے	۱۳۰
۱۱۷۔	نعمتوں کی بعض صفات	۱۳۱
۱۱۸۔	مسلمان کو رسوائی سے بچانے پر شکر	۱۳۱
۱۱۹۔	گناہ کی پردہ پوشی اور لوگوں کی محبت بھی نعمتیں ہیں	۱۳۲
۱۲۰۔	دنیا کی نعمت سے محرومی بھی نعمت ہے	۱۳۲
۱۲۱۔	نوحؑ کا شکرِ نعمت	۱۳۳

۱۲۲۔ اعضاء کا شکر کیا ہے؟ ۱۳۴
۱۲۳۔ نعمت کے حصول پر تواضع اختیار کرو ۱۳۵
۱۲۴۔ مصیبت میں بھی نعمت ہے ۱۳۷
۱۲۵۔ صبر اور شکر کو جانچنا ۱۳۷
۱۲۶۔ مصیبت دعا منگوانے کے لئے اترتی ہے ۱۳۷
۱۲۷۔ مصیبت میں آہ وزاری سے زیادہ انعام ۱۳۸
۱۲۸۔ سجدۂ شکر ۱۳۸
۱۲۹۔ حضرت کعب بن مالکؓ کا توبہ قبول ہونے پر سجدۂ شکر ۱۳۸
۱۳۰۔ دشمن کی موت پر سجدۂ شکر ۱۳۹
۱۳۱۔ حضور ﷺ کا سجدۂ شکر ۱۳۹
۱۳۲۔ غیر بھی تجھ پر نعمت کی گواہی دیں گے ۱۴۰
۱۳۳۔ مصیبت کے وقت بے کسوں کو بھی سوچ لو ۱۴۰
۱۳۴۔ ہر وقت کے منعم کا آسان شکر ۱۴۱
۱۳۵۔ نعمت کو مکمل کرنا منعم پر لازم ہے ۱۴۲
۱۳۶۔ توحید پر کلمہ شکر ۱۴۳
۱۳۷۔ نیک عمل قبول ہو کر رہتا ہے ۱۴۳
۱۳۸۔ پل بھر میں شکرِ نعمت کی طلب ۱۴۴
۱۳۹۔ ایک شخص کی حمد سے سب اہل مجلس کی ضرورتوں کی کفایت ۱۴۴
۱۴۰۔ خوشی اور غمی میں حمد کا صلہ ۱۴۵
۱۴۱۔ پچاس سال کی عبادت ایک رگ کی صحت کے برابر ہے...... ۱۴۶
۱۴۲۔ آدمی پر ادنیٰ نعمت الٰہی ۱۴۶

۱۴۳۔ ہر حال میں شکر افضل شکر ہے ۱۴۷
۱۴۴۔ حمد اور استغفار کو لازم کرلو ۱۴۷
۱۴۵۔ یہ پھوڑا بھی نعمت ہے ۱۴۸
۱۴۶۔ دعائے عافیت کی کثرت ۱۴۸
۱۴۷۔ عفو و عافیت سب سے افضل نعمت ہے ۱۴۹
۱۴۸۔ حضور ﷺ کے خاص کلمات شکر ۱۴۹
۱۴۹۔ کمال نعمت ۱۵۱
۱۵۰۔ اہل عافیت دکھیاروں سے زیادہ دعا کرنے کے لائق ہیں ۱۵۱
۱۵۱۔ نعمت کے حساب سے بچنے کا طریقہ ۱۵۳
۱۵۲۔ ساری مخلوق کی نعمتوں پر حمد ادا کرنا ۱۵۴
۱۵۳۔ حضرت حسن بصریؒ کی حمد ۱۵۵
۱۵۴۔ اپنے سے کم حالت کو دیکھ کر شکر کرو ۱۵۶
۱۵۵۔ حضرت ابن عمرؓ کا سفر کا شکر ۱۵۶
۱۵۶۔ دوست بنانے کا معیار ۱۵۷
۱۵۷۔ اندھے، بہرے، مصیبت زدہ کیوں پیدا کیے گئے؟ ۱۵۷
۱۵۸۔ پورے دن کی نعمتوں کے شکر کے کلمات ۱۵۸
۱۵۹۔ شاکر عذاب سے محفوظ ہو جاتا ہے ۱۵۸
۱۶۰۔ شکرِ نعمت میں اضافہ کا سبب ہے ۱۵۹
۱۶۱۔ کھانے سے پہلے حضرت عروہ کے کلمات ۱۶۰
۱۶۲۔ کھانے کے بعد حضورؐ کے کلمات شکر ۱۶۱
۱۶۳۔ کھانے کے بعد کی ایک اور مسنون دعا ۱۶۱

۱۶۴۔	تین بڑی نعمتیں	۱۶۲
۱۶۵۔	نعمتیں گننا بھی شکر ہے	۱۶۲
۱۶۶۔	تکلیف والا خدا کو زیادہ پہچانتا ہے	۱۶۳
۱۶۷۔	شکر ادا ہو جانے کا وقت	۱۶۳
۱۶۸۔	قید میں اذیت سے حفاظت کا عمل	۱۶۴
۱۶۹۔	آئینہ دیکھنے کی مسنون دعا	۱۶۶
۱۷۰۔	حضرت ابن عمرؓ آئینہ ساتھ رکھتے تھے	۱۶۶
۱۷۱۔	مصیبت سے نکلنے پر شکر اور صدقہ	۱۶۶
۱۷۲۔	تکمیل نعمت کی ایک صورت	۱۶۷
۱۷۳۔	آنکھیں بند کر کے نعمت کی قدر معلوم کر سکتے ہو	۱۶۷
۱۷۴۔	گناہوں کی پردہ پوشی بھی نعمت ہے	۱۶۸
۱۷۵۔	دوزخیوں پر اللہ کی نعمت	۱۶۸
۱۷۶۔	قیامت میں اللہ کے ہم نشیں	۱۶۹
۱۷۷۔	کسی کی مصیبت پر اپنی نعمت کا شکر	۱۶۹
۱۷۸۔	کامل شکر کی صورت	۱۷۰
۱۷۹۔	شکر پر دنیاوی نفع بھی ملتا ہے	۱۷۱
۱۸۰۔	نعمت صرف کھانے پینے اور لباس میں نہیں	۱۷۱
۱۸۱۔	کون سی نعمت بڑی ہے	۱۷۲
۱۸۲۔	پانی پینے پر بھی شکر واجب ہے	۱۷۳
۱۸۳۔	پانی کی نعمت	۱۷۳
۱۸۴۔	ہم کس کس نعمت کا شکر ادا کریں؟	۱۷۴

١٨٥۔ راحت اور پردہ پوشی بھی نعمتیں ہیں ١٧٤

١٨٦۔ گناہ پر استغفار اور نعمت پر شکر ١٧٥

١٨٧۔ عید کی خوشی ١٧٦

١٨٨۔ لئن شکرتم لازیدلکم کی تفسیر ١٧٧

١٨٩۔ قاضی محارب بن دثارؒ کی حمد ١٧٨

١٩٠۔ چہرے کے خدوخال ١٧٩

١٩١۔ حضرت حسن بصری کے کلمات شکر ١٨٠

١٩٢۔ نعمت کی معرفت میں تقصیر بھی معرفت ہے ١٨٠

١٩٣۔ حاصل ہونے والی نعمت بڑی ہے یا مصیبتیں دور ہونے والی ١٨١

١٩٤۔ اللہ کے نزدیک شاکر و صابر کون لکھا جاتا ہے؟ ١٨٢

١٩٥۔ چار خصلتوں پر جنت کا محل ١٨٣

١٩٦۔ حضرت نوحؑ کی شکر گزاری ١٨٣

☆ مآخذ مصادر ١٨٥

☆ فہرست تالیفات وتراجم مفتی امداد اللہ انور دامت برکاتہم ١٨٧

أَوْلیتنـي نِعَمًـا أبـوحُ بِشکرهـا
وکـفیتنـي کـلَّ الأمـور بـأسْـرهـا

آپ نے مجھے ایسی نعمتیں عطا فرمائی ہیں جن کا میں شکرادا کرتا ہوں اور آپ نے میرے تمام کاموں کی کفایت فرمائی ہے۔

فـلأشـکـرنَّک مـا حییتُ وإنْ أمُتْ
فـلتسـکـرَنَّک أعـظُـمي فـي قبـرهـا

میں جب تک زندہ رہوں گا آپ کا شکرادا کرتا رہوں گا اگر میں مرگیا تو میری ہڈیاں اپنی قبر میں تیرا شکرادا کرتی رہیں گی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ حمد الشاکرین و الصلوٰۃ و السلام علی سید العالمین محمد و آلہ و صحبہ اجمعین

امابعد!

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: لَئِنۡ شَکَرۡتُمۡ لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ (ابراہیم: ۷)

(ترجمہ) اگر تم شکر کرو گے تو میں تم کو زیادہ نعمت دوں گا۔

یہاں شکر کے عموماً تین معنی بیان کیے جاتے ہیں کہ اگر تم اللہ کی توحید کا اقرار کرو گے تو میں تمہارے لئے آخرت کے انعامات بڑھا دوں گا' دوسرا معنی یہ ہے کہ اگر تم میری فرمانبرداری کرو گے تو میں تمہیں اس کا اجر و ثواب دوں گا اور میں تمہیں عبادت کی زیادہ توفیق دوں گا تیسرے یہ کہ جو نعمتیں میں نے تمہیں دی ہیں تم ان پر میرا شکر ادا کرو گے تو میں تم پر اپنی نعمتیں بڑھا دوں گا۔

یہاں یہ تینوں معانی مراد ہیں۔ انسان کو چاہئے کہ وہ ان سب معانی کو ملحوظ رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجر و ثواب کا مستحق ہو جائے۔

شکر بقدرِ شان واجب ہے

(حدیث) حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں حضرت عبید بن عمیرؒ کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کیا: آپ مجھے ایسی عجیب بات بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے دیکھی ہو تو وہ رو پڑیں اور فرمایا:

وأی شانه لم یکن عجبا؟ ...... إنه أتانی فی لیلة ...... فدخل معی فی فراشی' أو قالت فی لحافی ...... حتی مس جلدی' ثم قال: یا بنت أبی بکر' ذرینی أتعبد لربی.

قالت: قلت: إنی أحب قربک فأذنت له فقام إلی قربة من ماء فتوضأ. وأکثر صب الماء ثم قام یصلی فبکی، ثم سالت دموعه علی صدره ...... ثم رکع فبکی، ثم سجد فبکی، ثم رفع رأسه فبکی ...... فلم یزل کذلک حتی جاء بلال فآذنه بالصلوٰة. فقلت له: یا رسول الله، ما یبکیک، وقد غفر الله لک ما تقدم من ذنبک وما تأخر؟!

فقال: ((أفلا أکون عبداشکورًا؟ ولم لا أفعل: وقد أنزل الله علی: اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ واختلاف اللیل والنهار والفلک التی تجری فی البحر بما ینفع الناس وما انزل الله من السماء من ماء فا حیا به الارض بعد موتها وبث فیها من کل دابة، وتصریف الریاح والسحاب المسخر بین السماء والارض لأیات لقوم یعقلون. (البقرة: ۱۶۴). ۳؎

(ترجمہ) حضور ﷺ کی کون سی شان عجیب نہیں تھی۔ ایک رات آپؐ میرے پاس تشریف لائے اور میرے ساتھ بستر میں سو گئے یا فرمایا: کہ میرے لحاف میں سو گئے، پھر آپؐ نے میرے جسم پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: اے بنت ابوبکر! مجھے اپنے رب کی عبادت کے لئے جانے دو۔

میں نے عرض کیا: میں آپؐ کے قرب کو پسند کرتی ہوں، پھر میں نے آپؐ کو جانے دیا تو آپؐ پانی کے ایک برتن کی طرف اٹھے اور وضو کیا اور اچھی طرح سے وضو کیا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھتے رہے اور روتے رہے، حتیٰ کہ آپؐ کے آنسو مبارک سینہ پر بہنے لگے پھر رکوع کیا اور اس میں بھی روتے

۳؎ أخرجه البخاری (تهجد ٦)، (تفسیر سورة ۴۸، ۲) ومسلم (منافقین ۷۹. ۸۱)، والترمذی (صلاة ۱۸۷)، والنسائی (قیام اللیل ۱۷)، وابن ماجة (اقامة ۲۰۰)، واحمد بن حنبل ۴/ ۲۵۱، ۲۵۵. ۶/ ۱۱۵.

رہے پھر سجدہ کیا تو اس میں بھی روتے رہے پھر اس سے سر اٹھایا تو بھی روتے رہے، آپ ﷺ کی یہی حالت رہی حتیٰ کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور حضور ﷺ نے ان کو اذان کہنے کی اجازت دی۔

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ﷺ کیوں روئے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے سب اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے ہیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں شکرگزار بندہ نہ بنوں؟ میں ایسا کیوں نہ کروں جبکہ اللہ عزوجل نے مجھ پر یہ آیت نازل کی ہے:۔

اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافِ الَّيۡلِ وَالنَّهَارِ وَالۡفُلۡکِ الَّتِیۡ تَجۡرِیۡ فِی الۡبَحۡرِ بِمَا يَنۡفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنۡزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنۡ مَّآءٍ فَاَحۡيَا بِهِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا وَبَثَّ فِيۡهَا مِنۡ كُلِّ دَآبَّةٍ وَّتَصۡرِيۡفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الۡمُسَخَّرِ بَيۡنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ. (البقرۃ: ۱۶۴)

(ترجمہ) بلاشبہ آسمانوں کے اور زمین کے بنانے میں اور یکے بعد دیگرے رات اور دن کے آنے میں اور جہازوں میں جو کہ سمندر میں چلتے ہیں، آدمیوں کے نفع کی چیز میں لے کر اور پانی میں جس کو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے برسایا پھر اس سے زمین کو تروتازہ کیا، اس کے خشک ہوئے پیچھے اور ہر قسم کے حیوانات اس میں پھیلا دیئے اور ہواؤں کے بدلنے میں اور ابر میں جو زمین و آسمان کے درمیان مقید رہتا ہے دلائل ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں۔

حقیقت شکر

استاذ (ابوعلی) الدقاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حقيقة الشكر عند اهل التحقيق الاعتراف بنعمة المنعم علي وجه الخضوع، وعلى هذا القول: يوصف الحق سبحانه بأنه: شكور، توسعا، ومعناه: انه يجازی العباد علی الشكر، فسمي جزاء الشكر شكراً، كما قال تعالیٰ:

﴿وجزآؤ سيئة سيئة مثلها﴾ ﴿الشوریٰ: ۴۰﴾.

اہل تحقیق کے نزدیک شکر کی حقیقت منعم کی نعمت کا تہ دلی سے اعتراف کرنا ہے۔اس قول کی بنیاد پر حق سبحانہ وتعالیٰ کی یہ صفت بیان کی جاسکتی ہے کہ وہ شکور (قدردان) ہے یعنی وہ اپنے بندوں کو شکر کا اچھا بدلہ عطاء کرتا ہے اسی وجہ سے شکر کے بدلہ کو بھی شکر کا نام دیا جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا (الشوری: ۴۰).

(ترجمہ) اور برائی کا بدلہ برائی ہے ویسی ہی۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے شکر تھوڑے سے عمل پر بہت سا ثواب عطاء کرنا ہے اسی لحاظ سے اہل عرب کہتے ہیں: دَابَّةٌ شَكُورٌ (بڑھیا جانور ہے) یہ جب کہا جاتا ہے جب اس کو جتنا گھاس کھلایا جائے اس سے زیادہ اس کے دودھ سے گھی نکلے۔

حقیقت شکر کا دوسری معنی

یہ بھی احتمال ہے کہ حقیقت شکر کا یہ معنی بیان کیا جائے محسن کی تعریف اس کے احسان کے ذکر کے ساتھ کی جائے پس آدمی کا اللہ کا شکر کرنا یہ ہے کہ وہ اس کی تعریف اس کے احسان کو ذکر کرتے ہوئے بجالائے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا اس اعتبار سے بندہ کا شکر کرنا یہ ہے کہ اللہ اس بندے کی نیکی کہ جو اس نے اللہ کے احسان کو ذکر کرکے ثناء ادا کی ہے اسکی تعریف کرے اس کے بعد بندے کا احسان اللہ تعالیٰ کی اطاعت بجالانا ہے اور حق سبحانہ وتعالیٰ کا احسان

بندے پر اس توفیق کا انعام عطاء کرنا ہے جس سے وہ اللہ کا شکر بجالائے اور آدمی کا حقیقتہً شکر یہ ہے کہ زبان سے شکر کو ادا کرے اور دل سے رب کے انعام کا اقرار کرے۔

ان ربنا لغفور شکور کی تشریح

اللہ نے بندے سے مصیبتوں کو دور کیا اور اس کو حکم دیا کہ وہ عاجزی اور سستی سے پناہ مانگے اور اس سے وعدہ فرمایا کہ وہ اس کے قلیل عمل کی بھی قدر دانی کرے گا اور اس کی بہت سی لغزشوں کو معاف کر دے گا کیونکہ وہ بہت بخشنے والا بہت قدر دان ہے۔

خود ہی وہ چیزیں عطا فرمائی جس پر شکر کیا جاتا ہے پھر آدمی اپنے رب کے احسان کا اپنی ذات کے لیے شکر کرتا ہے اس کا خدا پر احسان نہیں کرتا پھر بھی اللہ تعالیٰ نے اس کے اپنے نفس پر عمدہ سلوک پر اس کا وعدہ فرمایا کہ وہ اس کا اچھا بدلہ عطا فرمائے گا اور اپنا قرب نصیب کرے گا' اس کی خطائیں معاف کرے گا اگر اس نے اس سے توبہ کی اور اپنے سامنے اس کو شرمندہ نہیں کرے گا کیونکہ ہمارا رب بہت بخشنے والا بہت قدر دان ہے۔

گناہگاروں کی کوتاہیاں خدا کے درگزر کو دیکھ کر بڑھ گئیں اور نیکو کاروں کی آرزوئیں اس کے کرم کو دیکھ کر زیادہ لالچ میں گر گئیں توبہ کرنے والوں کی دعاؤں نے ساتوں آسمانوں کو چیر دیا اور مانگنے والوں کی مانگ کو اس نے سنا اپنی خلائق پر اپنے عفو' مغفرت اور رزق کو وسیع کر دیا زمین پر کوئی جانور ایسا نہیں مگر اس کا رزق اللہ کے ذمہ ہے وہ اس کے مستقر اور مستودا کو جانتا ہے کیونکہ ہمارا رب بہت بخشنے والا بہت قدر دان ہے۔

مانگنے سے پہلے وہ اپنے بندوں پر اپنی نوازشات کی بارش کرتا ہے اور

مانگنے والے کو اور اس سے آرزو رکھنے والے کو ان کی آرزو سے بھی زیادہ عطا کرتا ہے جو اس کے سامنے توبہ کرے اس کو بخش دیتا ہے اگرچہ اس کے گناہ سمندر کے موجوں، کنکریوں، مٹی اور ریت کے ذرات کے برابر بھی کیوں نہ ہوں کیونکہ ہمارا رب بہت بخشنے والا بہت قدر دان ہے۔

جتنا والدہ اپنے بچے پر مہربان ہوتی ہے وہ اپنے بندوں پر اس سے بھی زیادہ مہربان ہے اور جو شخص لق ودق صحرا میں اپنے سامان اور سواری کو گم کر دے پھر وہ اچانک اس کو مل جائے جتنا وہ اس پر خوش ہوتا ہے اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے بندے پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں اور اپنی تمام مخلوق سے چھوٹے سے عمل کو قبول کر کے اس کی قدر دانی کرتا ہے، جو شخص اس کی بارگاہ میں خیر کا ایک ذرہ بھی پیش کر کے اس کا قرب چاہئے وہ اس کا مشکور ہوتا ہے اور اس کی تعریف کرتا ہے، کیونکہ ہمارا رب بہت بخشنے والا بہت قدر دان ہے۔

اس نے اپنے بندوں کو اپنے ناموں اور اوصاف کی کچھ واقفیت عطا فرمائی اور اپنے علم اور نعمتوں کے ساتھ اپنے بندوں میں اپنی محبت کو اجاگر کیا اور جس نے اس کے سامنے توبہ کی اور اس کی اچھی اطاعت کی قیامت کے دن اس کے گناہوں کی مغفرت کا وعدہ فرمایا، کیونکہ ہمارا رب بہت بخشنے والا بہت قدر دان ہے۔

تمام سعادت اس کی فرمانبرداری میں ہے تمام منافع اس کے اختیار میں ہیں، تمام مصیبتیں اور مشقتیں اس کی نافرمانی اور مخالفت میں ہیں آدمی کے لئے اللہ کے شکر اور اس کے سامنے توبہ کرنے سے زیادہ کوئی چیز مفید نہیں، کیونکہ ہمارا رب بہت بخشنے والا بہت قدر دان ہے۔

اس نے اپنی مخلوق پر نعمتوں کی بارش فرمادی، اپنے اوپر رحمت کو لازم کر دیا،

اور جس کتاب کو اس نے لکھا اس نے یہ زمانت دی کہ اس کی رحمت اس کے غضب پر غالب ہے' کیونکہ ہمارا رب بہت بخشنے والا بہت قدردان ہے۔

اس کی فرمانبرداری کی جاتی ہے تو وہ اس کا شکر گزار ہوتا ہے جبکہ اس کی اطاعت اس کی توفیق اور اس کے فضل سے ہوتی ہے' اور اس کی نافرمانی کی جاتی ہے تو وہ بردباری کرتا ہے جب کہ آدمی کی نافرمانی اس کے ظلم اور جہالت کی وجہ سے ہوتی ہے' جب برا کام کرنے والا اس کے سامنے توبہ کرتا ہے تو وہ اس کو بخش دیتا ہے حتی کہ اس کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ جیسے اس وہ کبھی گناہگاروں میں شامل ہی نہ ہوا ہو کیونکہ ہمارا رب بہت بخشنے والا بہت قدردان ہے۔

اس کے نزدیک ایک نیکی دس گنا ہے اور اگر وہ چاہئے تو اس کو بے شمار گناہ بڑھا دے' اور اس کے نزدیک گناہ ایک گناہ ہے اور اس کی اخیر بھی معافی اور مغفرت ہے جب سے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے آخر زمانہ تک اس کے سامنے توبہ کا دروازہ کھلا ہے کیونکہ ہمارا رب بہت بخشنے والا بہت قدردان ہے۔

اس کریم کا دروازہ آرزوں کی آماجگاہ ہے اور گناہوں کے چھٹنے کا مقام ہے اس کی بخشش کا آسمان بارش برسنے سے باز نہیں آتا بلکہ وہ برستا ہی رہتا ہے اس کا ہاتھ بھرا ہوا ہے رات دن کے اوقات میں خرچ کرنے سے اس میں کچھ کمی نہیں آتی. کیونکہ ہمارا رب بہت بخشنے والا بہت قدردان ہے۔

اللہ کی قدردانی کی کچھ مثالیں

جب اللہ کے نبی حضرت سلیمان علیہ السلام نے غصے سے اپنے گھوڑوں کو کاٹ دیا جب خدا کے ذکر سے انہوں نے آپ کو غافل کردیا تھا اور حضرت

سلیمان نے چاہا تھا کہ یہ ان کو پھر غافل نہ کرسکیں تو اللہ نے ان کے بدلہ میں آپ کو ہوا کی سواری عطا فرمائی۔

اور جب صحابہ کرام نے خدا کی رضا کے لئے گھر چھوڑ کر نکل کھڑے ہوئے تو دنیا کو مفتول کر کے اس کی حکومت ان کو عطا فرمائی' جب حضرت یوسف علیہ السلام نے قید کی تنگی برداشت کی تو اللہ نے اس کے عمل کی قدر دانی کر کے زمین کی حکومت عطا فرمادی۔

جب شہداء نے خدا کی خاطر اپنے ابدان کی قربانی دی حتی کہ خدا کے دشمنوں نے ان کو چباڈالا تو خدا نے ان کے عمل کی یہ شکر گزاری دی کہ ان کی روحوں کو سبز پرندوں میں جگہ دی جو جنت کے نہروں سے سیراب ہوتی ہیں اس کے پھل کھاتی ہیں اور یہ انعام ان کو قیامت تک ملتا رہے گا پھر قیامت کے بعد ان کو اس سے بھی زیادہ کامل اجمل اور پررونق انعامات دیئے جائیں گے' جب رسولوں نے دشمنوں کے مقابلہ میں اپنی عزت کی پروانہ کی ان سے مشقتیں برداشت کیں ان کی گالیاں سہیں اللہ نے ان کو ان کے بدلہ میں یہ دیا کہ خود بھی ان پر رحمت فرمائی اور فرشتوں نے بھی ان پر صلوٰۃ وسلام پیش کیے۔ اور آسمانوں میں اور مخلوقات میں ان کی پاکیزہ ترین تعریف کی گئی اور ان کو آخرت کا ستھرا گھر نصیب فرمایا۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی قدر دانی کا تو یہ حال ہے کہ اس کا دشمن دنیا میں جو خیر کا کام کرتا ہے تو وہ اس کا بھی بدلہ دیتا ہے اور قیامت کے دن اس کے عذاب کو ہلکا کر دیتا ہے اور اس کی اچھائی کو پوری طرح ظائع نہیں کرتا جب کہ وہ اس کی مخلوق میں اس کا سب سے زیادہ مبغوض ہوتا ہے۔

یہ بھی اس کی قدر دانی میں سے ہے کہ ایک رنڈی کو کتے کو پانی پیلانے

کے سبب بخش دیا جو وہ پیاس کے مارے مٹی چاٹ رہا تھا اور ایک اور شخص کو مسلمانوں کے راستے سے کانٹے دار ٹہنی ہٹانے پر معاف کر دیا۔

اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی یہ بھی قدردانی ہے کہ وہ بندے کو آگ سے خیر کے ایک ادنیٰ ذرہ کے بدلہ میں دوزخ سے نکال دے گا اور اتنی معمولی نیکی کو بھی ضائع نہیں کرے گا۔

فالحمد لله ربِّ العالمين، حمدًا كثيرًا طيِّبًا مباركاً فيه، كما يحبُّ ربُّنا ويرضى، وكما ينبغي لكرم وجهه وعزِّ جلاله، حَمدًا يملأ السموات والأرض وما بينهما، وما شاء ربُّنا من شيءٍ بعد بمجامع حمده كلِّها، ما علمنا منها وما لم نعلم، على نعمه كلِّها، ما علمنا منه وما لم نعلم، وعدد ما حمد الحامدون، وغفل عن ذكره الغافلون، وعدد ما جرى به قلمه، وأحصاب كتابه، وأحاطه به علمه.

امام ابن المعتمر کی تسبیحات

روایت کیا گیا ہے کہ یونس بن عبید نے خواب میں ایک آدمی کو دیکھا جو روم میں شہید کر دیا گیا تھا اس سے پوچھا کہ تو نے اعمال میں سے سب سے فضیلت والی چیز کیا دیکھی۔ اس نے کہا اللہ کے نزدیک ابن المعتمر کی تسبیحات کا بڑا مرتبہ ہے۔ وہ تسبیحات یہ ہیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ عَدَدَ مَا خَلَقَ وَعَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَزِنَةَ مَا خَلَقَ وَزِنَةَ مَا هُوَ خَالِقٌ، وَمِلْءَ مَا خَلَقَ وَمِلْءَ مَا هُوَ خَالِقٌ، وَمِلْءَ سَمٰوَاتِهِ وَمِلْءَ اَرْضِهِ، وَمِثْلَ ذٰلِكَ وَاَضْعَافَ

ذٰلِکَ ، وَعَدَدَ خَلْقِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ ، وَمُنْتَهٰى رَحْمَتِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ ، وَمَبْلَغَ رِضَاهُ حَتّٰى يَرْضٰى وَإِذَا رَضِيَ وَعَدَدَ مَا ذَكَرَهٗ بِهٖ خَلْقُهٗ فِيْ جَمِيْعِ مَا مَضٰى وَإِذَا رَضِيَ وَعَدَدَ مَا ذَكَرَهٗ بِهٖ خَلْقُهٗ فِيْ جَمِيْعِ مَا مَضٰى وَعَدَدَ مَاهُمْ ذَاكِرُوْهُ فِيْمَا بَقِيَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ وَشَهْرٍ وَجُمُعَةٍ وَيَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَسَاعَةٍ مِنَ السَّاعَاتِ وَشَمٍّ وَنَفَسٍ مِنَ الْأَنْفَاسِ وَأَبَدٍ مِنَ الْآبَادِ مِنْ أَبَدِ إِلٰى أَبَدِ إِلٰى أَبَدِ ، أَبَدِ الدُّنْيَا وَأَبَدِ الْآخِرَةِ ، وَأَكْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ لَا يَنْقَطِعُ أَوَّلُهٗ وَلَا يَنْفَدُ آخِرُهٗ .

(احیاء العلوم)

(ترجمہ): اللہ کی ذات پاک ہے سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں' اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ علی وعظیم کے سوا کوئی طاقت اور قوت نہیں' (یہ سب تسبیح ' حمد' تہلیل' تکبیر' حوقلہ) اتنی تعداد میں ہو جتنا اللہ کی مخلوقات ہیں یا اللہ تعالی تخلیق کرنے والے ہیں' اور اس کی مخلوقات کے وزن کے برابر اور جو کچھ پیدا کرنے والے ہیں' اور اس کی مخلوقات کے وزن کے برابر اور جو کچھ پیدا کرنے والے ہیں ان کے وزن کے برابر' اور اس کی تخلیقات کے بھراؤ کے برابر اور جو کچھ پیدا کرنے والے ہیں ان کے بھراؤ کے برابر' اور آسمانوں کے بھراؤ کے برابر اور زمین کے بھراؤ کے برابر' اس کے برابر مزید اور اس کے برابر کئی گنا' اور اس کی تخلیقات کے برابر' اور اس کے عرش کے وزن کے برابر' اور اس کی رحمت کی انتہاء کے برابر' اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر' اور اس کے مبلغ رضا کے برابر حتی کہ وہ راضی ہو جائے' اور جب وہ راضی ہو جاتا ہے اور جن تسبیحات کے ساتھ اس کی مخلوق اپنے گزشتہ اوقات میں اس کو یاد کرتی ہے وہ ان کو شمار کر لیتا ہے' اور ان تسبیحات کی تعداد کو بھی شمار کر لیتا ہے جن آنے والے اوقات میں ہر سال

میں، ہر مہینہ، ہر جمعہ، ہر دن و رات میں اور اوقات میں سے کسی بھی وقت میں، سونگھ کر، یا سانس لیکر، اور ابد الاباد سے ابد الاباد تک، اور زمانہ دنیا سے زمانہ آخرت تک، اور اس سے بھی اکثر، جس کا نہ اول ختم ہو اور نہ اس کا آخر فنا ہو۔

علامہ مرتضی زبیدی فرماتے ہیں کہ اگر ان کے بعد پڑھنے والا اس درود کا اضافہ کر دے تو بہت اچھا ہو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ مِّثْلَ ذٰلِکَ وَأَضْعَافَ أَضْعَافِ ذٰلِکَ . (اتحاف السادة.)

(ترجمہ) اے اللہ حضرت محمد اور آپ کی آل پر درود بھیجے اور اس کا دوگنا درود گنا۔

(فائدہ) یہ تسبیحات بہت عجیب تاثیرات رکھتی ہیں ان کو ورد زبان رکھنا چاہئیے (امداد اللہ انور)۔

مرتبہ شکر

شکر کا مقام سب مقامات سے اعلیٰ ہے یہ رضا کے مقام سے بڑا مرتبہ رکھتا ہے شکر سے بڑا مقام کیا ہو سکتا ہے جس میں ایمان کے تمام مقامات مندرج ہیں حتی کہ محبت، رضا اور توکل بھی، کیونکہ شکر ان تمام نعمتوں کے حاصل ہونے کے بعد حاصل ہوتا ہے خدا کی قسم اولیاء اللہ اور مقربین کے لئے شکر سے اعلیٰ و ارفع اور کوئی مقام نہیں ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے ذکر کو شکر کے ساتھ ملا کر بیان کیا باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ﴿ولذکر اللہ اکبر﴾ (اور اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے) اور یہی دونوں چیزیں تخلیق اور عبادت میں مقصود ہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ﴿فاذکرونی اذکرکم واشکروا لي ولا تکفرون﴾ [البقرة:۱۵۲]

(ترجمہ): ان نعمتوں پر مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میری شکر گزاری کرو، میری ناشکری مت کرو۔

اللہ تعالی نے شکر کو ایمان کے ساتھ بھی ذکر فرمایا ہے چنانچہ ارشاد ہے

﴿ما یفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم و آمنتم و کان اللہ شاکرا علیما﴾ [النساء : ۱۴۷].

(ترجمہ): اللہ تعالی تمہیں سزا دے کر کیا کریں گے اگر تم شکر کرو اور ایمان لے آؤ اور اللہ تعالی بڑے قدر کرنے والے جاننے والے ہیں۔

اللہ تعالی نے دنیا والوں میں شاکرین کی قلت کا بیان فرمایا یہ بات اس کی دلیل ہے کہ یہ اللہ کے خواص میں سے ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے۔

﴿وقلیل من عبادي الشکور﴾ [سبا:۱۳]

(ترجمہ): اور میرے بندوں میں شکر گزار کم ہی ہوتے ہیں۔

اللہ تعالی نے یہ بھی بتایا ہے کہ شکر کرنے والے ہی اس کے بندوں میں سے منت واحسان کے ساتھ مخصوص ہیں چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿و کذلک فتنا بعضھم ببعض لیقولوا اھولاء من اللہ علیھم من بیننا الیس اللہ باعلم بالشاکرین﴾[الانعام:۵۳]

(ترجمہ): اور اسی طرح اور ہم نے ایک کو دوسرے کے ذریعہ سے آزمائش میں ڈال رکھا ہے تا کہ یہ کہا کریں کہ کیا یہ لوگ ہیں کہ ہم سب میں سے ان پر اللہ نے فضل کیا ہے کیا یہ بات نہیں ہے کہ اللہ تعالی شکر کرنے والوں کو خوب جانتا ہے۔

اللہ تعالی نے لوگوں کو دو قسموں میں تقسیم کیا ہے شکر گزاروں میں اور ناشکروں میں عربی میں ناشکرے کو کفور کہتے ہیں اور اللہ کے نزدیک تمام

اشیاء میں کفراور کافرزیادہ مبغوض ہیں اور شکراور شاکرزیادہ محبوب ہیں چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿اناهدیناه السبیل اما شاکرا واما کفورا﴾[الدهر:۳]

(ترجمہ): ہم نے اس کوراستہ بتلادیا پھر وہ یا تو شکرگزار ہوگیا یا ناشکرا بن گیا۔

اللہ کے نبی حضرت سلیمان علیہ السلام کا ارشاد ہے:

﴿هـذا من فضل ربی لیبلونی اشکرام اکفر ومن شکر فانما یشکر لنفسه ومن کفر فان ربی غنی کریم﴾[النمل:۴۰]

(ترجمہ): یہ میرے رب کا فضل ہے تا کہ وہ میری آزمائش کرے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری کرتا ہوں اور جو شخص شکر کرتا ہے وہ اپنا ہی نفع کے لئے شکر کرتا ہے۔اور جو ناشکری کرتا ہے تو میرا رب بے پرواہ ہے کرم کرنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿واذا تاذن ربکم لئن شکرم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید﴾[ابراهیم:۷]

(ترجمہ): اور (اے نبی کریم ﷺ) وہ وقت یاد کیجئے جب تمہارے پروردگار نے آپ کو اطلاع فرمائی کہ اگر تم شکر کرو گے تو تمہیں زیادہ نعمت دوں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے تو میرا عذاب بڑا سخت ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ان تکفروا فان اللہ غنی عنکم ولا یرضی لعباده الکفر وان تشکروا یرضه لکم﴾ [الزمر:۷]

(ترجمہ): اور اگر تم کفر کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے حاجت مند نہیں ہے اور وہ اپنے بندوں کے لئے کفر کو پسند نہیں کرتا اور اگر تم شکر کرو گے تو وہ اس کو تمہارے لئے پسند کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے شکر کرنے پر نعمت کے اضافے کو مطلقاً بیان فرمایا اور اس میں کسی چیز کی شرط نہیں لگائی اور اس میں کسی چیز کا استثناء نہیں فرمایا چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿لئن شکرتم لا زیدنکم﴾[ابراهیم : ۷]

(ترجمہ): اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہارے لئے نعمتوں میں اور اضافہ کردوں گا۔

اور ارشاد فرمایا۔

﴿وسنجزی الشاکرین﴾[آل عمران : ۱۴۵]

(ترجمہ): اور ہم عنقریب شکر گزاروں کو بدلہ دینے والے ہیں۔

اور ارشاد فرمایا:

﴿وسیجزی اللہ الشاکرین﴾[آل عمران : ۱۴۴]

(ترجمہ): اور عنقریب اللہ تعالیٰ شکر گذاروں کو جزاء عطا فرمائے گا۔

اور پانچ چیزوں میں اللہ تعالیٰ نے استثناء فرمایا ہے۔

۱۔ غنی کرنے میں
۲۔ قبول کرنے میں
۳۔ رزق دینے میں
۴۔ معاف کرنے میں
۵۔ توبہ قبول کرنے میں

ا۔چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿فسوف یغنیکم اللہ من فضلہ ان شاء﴾.[التوبۃ:۲۸]

(ترجمہ):پس عنقریب اللہ تعالی تمہیں اپنے فضل کے ساتھ غنی کردے گا اگر اس نے چاہا۔

اور ارشاد فرمایا:

﴿فیکشف ما تدعون الیہ ان شاء﴾[الانعام : ۴۱]

(ترجمہ):پس جس کے لئے تم خدا کو پکارو اگر وہ چاہے تو اس کو ہٹا دے گا۔

اور ارشاد فرمایا

﴿ویرزق من یشاء بغیر حساب﴾[آل عمران:۳۷]

(ترجمہ):اور بے حساب رزق دیتا ہے جس کو چاہتا ہے۔

اور ارشاد فرمایا

﴿ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء﴾[النساء: ۴۸]

(ترجمہ):اور شرک کے علاوہ باقی گناہ معاف کردے گا جس کے لئے چاہے گا۔

اور ارشاد فرمایا

﴿ویتوب اللہ علی من یشاء﴾[التوبۃ :۱۱۵]

(ترجمہ):اور اللہ توبہ قبول کرتا ہے جس کی چاہتا ہے۔

اللہ تعالی نے اہل جنت کی گفتگو کا آغاز بھی شکر کو قرار دیا ہے چنانچہ ارشاد فرمایا ہے۔

﴿وقالوا الحمد للہ الذی صدقنا وعدہ﴾[الزمر :۷۴]

(ترجمہ): اور جنتی کہیں گے اللہ کا شکر ہے جس نے ہم سے اپنا وعدہ سچا کیا اور ہمیں اس سرزمین کا مالک بنایا کہ ہم جنت میں جہاں چاہیں رہا کریں۔

اور ارشاد فرمایا

﴿و آخر دعواهم ان الحمد لله رب العالمين﴾[یونس :۱۰]

(ترجمہ): اوران کی آخری بات یہ ہوگی الحمد للہ رب العالمین. (تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے)۔

جب ابلیس لعین نے مقام شکر کی قدر کو پہچانا کہ یہ اعلی وارفع مقامات میں سے ہے تو اس نے اپنی انتہائی کوشش لوگوں کو اس سے الگ کرنے کی کہی اور کہا۔

﴿ثم لآتينهم من بين ايديهم و من خلفهم و عن ايمانهم و عن شمائلهم و لا تجد اكثرهم شاكرين﴾[الآعراف :۱۷]

(ترجمہ): پھر میں ان کے آگے سے بھی حملہ کروں گا اوران کے پیچھے سے بھی اوران کی داہنی جانب سے بھی اوران کی بائیں جانب سے بھی اور آپ تعالیٰ ان میں سے اکثر لوگوں کو شکر کرنے والا نہیں پائیں گے۔

اور اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا اس کا عبادت گزار وہی ہے جو اس کا شکر گزار ہے اور جو اس کا شکر گزار نہیں ہے وہ اس کے عبادت گزاروں میں سے نہیں ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿واشكروا الله ان كنتم اياه تعبدون﴾[البقرة :۱۷۲]

(ترجمہ): اور حق تعالی کی شکر گذاری کرو اگر تم خاص اس کے ساتھ غلامی کا تعلق رکھتے ہو۔

سب سے پہلی وصیت جو انسان کو عقل دینے کے بعد کی گئی وہ یہ ہے کہ وہ اللہ کا اور والدین کا شکر ادا کرے چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿ووصینا الانسان بوالدیہ حملتہ امہ وھنا علی وھن وفصالہ فی عامین ان اشکر لی ولوالدیک الی المصیر﴾ [لقمان ۱۴]

(ترجمہ): اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق تاکید کی ہے اس کی ماں نے ضعف پر ضعف اٹھا کر اس کو پیٹ میں رکھا اور دو برس میں اس کا دودھ چھوٹتا ہے کہ تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکر گذاری کیا کر کہ میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔

اور اللہ تعالی نے یہ بھی اطلاع فرمائی کہ اس کی رضا اس کے شکر کرنے میں ہے چنانچہ فرمایا:

﴿وان تشکروا یرضہ لکم﴾ [الزمر:۷]

(ترجمہ): اور اگر تم شکر کرو گے تو اللہ تعالی اس کو تمہارے لئے پسند کرتا ہے۔

شکر ہی اللہ کی طرف سے تخلیق کی غائیت اور اس کا امر ہے بلکہ اسی لئے اللہ نے اپنے بندوں کو پیدا کیا ہے:

﴿واللہ اخرجکم من بنطون امھاتکم لا تعلمون شیئا وجعل لکم السمع والبصار والفئدۃ لعلکم تشکرون﴾ [النحل :۷۸]

(ترجمہ): اور اللہ تعالی نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ سے اس حالت میں نکالا کہ تم کچھ بھی نہیں جانتے تھے اس نے تمہیں اس نے کان دیئے اور آنکھیں دی اور دل دیئے تاکہ تم (اس کا) شکر کرو۔

اور ارشاد ہے:

﴿ولقد نصر کم اللہ ببدر وانتم اذلة فاتقوا اللہ لعلکم تشکرون﴾[آل عمران :۱۲۳]

(ترجمہ):اور یہ پختہ بات ہے کہ اللہ تعالی نے تمہیں جنگ بدر میں مدد دی حالانکہ تم بے سروسامان تھے پس تم اللہ تعالی سے ڈرتے رہا کرو تا کہ تم شکر گذار رہو۔

اللہ سبحانہ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول بنانے کا مقصد بھی ذکروشکر ہے:

﴿کما ارسلنا فیکم رسولا منکم یتلو علیکم آیاتنا ویزکیکم ویعلمکم الکتاب ولحکمة ویعلمکم مالم تکونوا تعلمون فاذکرونی اذکرکم واشکرو الی ولا تکفرون﴾

[البقرة:۱۵۱۔۱۵۲]

(ترجمہ): جس طرح تم لوگوں میں تم ہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے وہ تمہیں ہماری آیات پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں اور تمہیں پاک کرتے رہتے ہیں اور تمہیں کتاب اور فہم کی باتیں بتلاتے رہتے ہیں اور تمہیں ایسی بات تعلیم کرتے رہتے ہیں جن کی تمہیں خبر بھی نہیں تھی۔ان نعمتوں پر مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میری شکر گذاری کرو اور میری ناشکری مت کرو۔

(حدیث) حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

((قلب شاکر' ولسان ذاکر' وزوجة صالحة تعینک علی امر دنیاک ودینک۔ خیر ما اکتنز الناس)).(۱)

ترجمہ:شکر کرنے والا دل ذکر کرنے والی زبان اور نیک بیوی تیری دنیا

---

۱ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابی امامة'واخرجة والترمذی' وابن ماجة' عن ثوبان' و عبد الرزاق فی الجامع. حدیث صحیح.

اور دین کے معاملہ میں تیرے مددگار ہیں یہ سب ان چیزوں سے بہتر ہیں جن کا لوگ ذخیرہ کرتے ہیں۔

شکر کے ارکان

علامہ ابن قیم فرماتے ہیں شکر کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے:

خضوع الشاکر للمشکور، وحبه له، واعترافه بنعمته، وثناؤه علیه بها، وان لا یستعملها فیما یکره.

ترجمہ:

۱۔ شکر گزار کا مشکور کے سامنے عاجزی کا اظہار کرنا۔
۲۔ اس سے محبت کرنا۔
۳۔ اس کی نعمت کا اعتراف کرنا
۴۔ اس کی وجہ سے اس کی ثناء کرنا۔
۵۔ جن چیزوں کو رب تعالی ناپسند کرتا ہے ان میں نعمت کو استعمال نہ کرنا۔

قبولیت شکر

قبولیت شکر یہ ہے کہ نعمت کو منعم سے اظہار فکر و فاقہ کے ساتھ حاصل کیا جائے اور بغیر استحقاق کے وصول کیا جائے۔

حضرت جنید بغدادی فرماتے ہیں کہ شکر یہ ہے کہ تو اپنے آپ کو نعمت کا اہل نہ سمجھے۔

حضرت حمدون فرماتے ہیں نعمت کا شکر یہ ہے کہ تو اپنے آپ کو اس کے لئے طفیلی سمجھے۔

منعم کی ثناء

اس کی دو قسمیں ہیں عام اور خاص۔

عام ثناء تو یہ ہے کہ منعم کو سخاوت' کرم' نیکی' احسان اور وسعت عطا کی صفات کے ساتھ ذکر کیا جائے۔

اور خاص ثناء یہ ہے کہ اس کی نعمت کو بیان کیا جائے اور یہ بتایا جائے کہ یہ نعمت اسی کی طرف سے حاصل ہوئی ہے اور اللہ کی طرف لوگوں کو دعوت دی جائے اور اس کی دین کی تبلیغ کی جائے اور امت کو تعلیم کی جائے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿واما بنعمة ربک فحدث﴾ [الضحیٰ: ۱۱]

(ترجمہ): اور اپنے رب کے انعامات کا تذکرہ کرتے رہیے۔

(حدیث) حضرت نعمان بن بشیرؓ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"التحدث بنعمة اللّٰه شکر ' وترکھا کفر ' ومن لا یشکر القلیل لا یشکر الکثیر"[۱]

ترجمہ: اللہ کی نعمت کو بیان کرنا شکر ہے اور اس کا ذکر نہ کرنا ناشکری ہے اور جو معمولی نعمت کا شکر ادا نہیں کرتا وہ زیادہ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔

شکر: علم' حالت اور عمل کا نام ہے

امام غزالی فرماتے ہیں شکر' علم' حالت کا مجموعہ ہے علم اصل ہے جو حالت کو پیدا کرتا ہے اور حالت عمل کو پیدا کرتی ہے۔

علم: منعم کی طرف سے نعمت کی معرفت کا نام ہے۔

اور حال: اس کے انعام سے حاصل ہونے والی خوشی کا نام ہے۔

اور عمل: منعم کے مقصود اور محبوب اعمال کو ادا کرنا ہے اس عمل کا تعلق دل' اعضاء اور زبان کے ساتھ ہے۔

---

[۱] شعب الایمان للبیھقی بسند حسن .

دل سے شکریہ ہے کہ:
آدمی خیر کاارادہ کرے اور تمام مخلوقات کے لئے دل میں خیر کو جگہ دے۔
اور زبان سے شکریہ ہے کہ:
اللہ تعالیٰ کے لئے ایسی تحمیدات کے ساتھ شکر کا اظہار کرے جو اس پر دلالت کرتی ہے۔
اور اعضاء کے ساتھ شکریہ ہے کہ:
اللہ کی نعمتوں کو اس کی اطاعت میں استعمال کرے اور اس کی نافرمانی میں نعمتوں سے مدد لینے سے بچے۔[1]

خاص لوگوں کا اور عام لوگوں کا شکر

حضرت ابراہیم الخوّاصؒ فرماتے ہیں:
عام لوگوں کا شکر کھانے پینے اور لباس پر ہوتا ہے اور خاص حضرات کا شکر وارِدات قلبیہ پر ہوتا ہے۔[2]
علامہ ابن قیم فرماتے ہیں کہ:
عام لوگوں کا شکر کھانے پینے' لباس اور قوت ابدان پر ہوتا ہے اور خاص حضرات کا شکر توحید' ایمان اور قوت قلوب پر ہوتا ہے۔
حضرت ابوعثمانؒ فرماتے ہیں:
عام لوگوں کا شکر خوراک اور لباس پر ہوتا ہے اور خاص حضرات کا شکر ان معانی پر ہوتا ہے جو ان کے دلوں پر وارد ہوتے ہیں۔

حمد اور شکر میں فرق

علامہ ابن قیم فرماتے ہیں علماء نے حمد اور شکر میں گفتگو کی ہے کہ ان میں

[1] (احیاء العلوم بتغیر یسیر ۴/۸۶، ۸۹)
[2] (احیاء العلوم ۴/۸۹)

سے کون اعلیٰ اور افضل ہے۔

ان میں فرق یہ ہے کہ شکر اپنے انواع اور اسباب کے اعتبار سے عام ہے اور متعلقات کے اعتبار سے خاص ہے اور حمد متعلقات کے اعتبار سے عام ہے اور اسباب کے اعتبار سے خاص ہے۔

تشریح:

مذکورہ عبارت کا مطلب یہ ہے کہ شکر دل کی عاجزی اور انکساری کا نام ہے اور زبان سے ثناء اور اعتراف کا نام ہے اور اعضاء سے اطاعت اور فرمانبرداری کا نام ہے۔

اور اس کے متعلقات: نعمتیں ہیں اوصاف ذاتیہ مراد نہیں ہیں' یہ نہیں کہا جا سکتا ہم اللہ کی حیات' سماعت' بصارت اور علم پر اس کا شکر ادا کرتے ہیں جبکہ وہ ان چیزوں پر قابل حمد ہے جیسا کہ وہ اپنے احسان اور عدل پہ قابل حمد ہے۔

اور شکر احسان اور نعمتوں پر ہوتا ہے پس ہر وہ نعمت جس کے ساتھ شکر متعلق ہے اس پر حمد بھی کی جا سکتی ہے اور جس کام پر حمد ادا کی جا سکتی ہے اس پر شکر ادا نہیں کیا جا سکتا اور جس چیز پر حمد ادا کی جا سکتی ہے اس پر شکر ادا کیا جا سکتا ہے اور جس پر شکر ادا کیا جا سکتا ہے اس پر حمد ادا نہیں کی جا سکتی کیونکہ شکر اعضاء سے ظاہر ہوتا ہے اور حمد دل اور زبان سے[1]

شکر پر شکر ادا کرنا اتمام شکر ہے

علامہ ابن قیم فرماتے ہیں:

مشہور ہے کہ شکر پر شکر ادا کرنا اتمام شکر ہے اور وہ اس طرح سے کہ تم شکر کو اللہ کی توفیق سے جانو اور یہ توفیق اللہ کی جلیل القدر نعمتوں میں سے ہے جو

---

[1] مدارج السالکین ۲/۲۴۰

تم اس کی نعمتوں سے ادا کرتے ہو پھر تم اس شکر پر بھی شکر کرتے ہو۔

شکر سے عاجزی کا اعتراف بھی شکر ہے

حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا یا رب میں آپ کا کیسے شکر ادا کروں میرا آپ کا شکر ادا کرنا بھی آپ کی طرف سے مجھ پر ایک نعمت ہے جو بجائے خود شکر کے لائق ہے۔ تو رب تعالی نے ارشاد فرمایا اے داؤد علیہ السلام آپ نے اب میرا شکر ادا کیا ہے۔

تکلیف دہ چیزوں پر شکر ادا کرنا

شیخ الاسلام ہروی فرماتے ہیں شکر کا دوسرا درجہ یہ ہے کہ تکالیف پر بھی شکر ادا کیا جائے اور یہ اس شخص سے ہوتا ہے جس کے ہاں تکلیف اور خوشی کے حالات برابر ہوں۔ تکلیف پر شکر کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی طرف سے پہنچنے والی اس تکلیف پر یہ شکر گذار رضا کا اظہار کرتا ہے۔

اور ان حالات کا اظہار تکالیف کے پیش آنے سے ہوتا ہے مثلاً غصہ کو قابو کرنا شکایت کو چھپانا ادب کی رعایت کرنا علم کے راستے پر چلنا یہی وہ شاکر ہے جس کو سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے کے لئے بلایا جائے گا۔

شاکر کو منعم کا استحضار ہونا چاہیئے

علامہ ہروی فرماتے ہیں جب کوئی شخص منعم کو اپنے شان عبدیت کے ساتھ دیکھتا ہے تو اس سے اس کی نعمت کی عظمت کو معلوم کرتا ہے، اور جب منعم کو محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہے تو اس کو اس سے شدت محسوس ہوتی ہے۔ اور جب منعم کو بغیر ان دونوں مذکورہ حالتوں کے دیکھتا ہے تو نہ نعمت محسوس ہوتی ہے اور نہ شدت۔[1]

[1] صلاح الامة فی علو الهمة ج۵/۲۷۲

حضرت نوحؑ کا شکر

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

﴿ذرية من حملنا مع نوح انه كان عبدًا شكورًا﴾ [الاسراء :۳]

(ترجمہ): اے ان لوگوں کی نسل جن کو ہم نے حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ سوار کیا تھا وہ نوح علیہ السلام بڑے شکر گذار بندے تھے۔

حضرت نوح علیہ السلام جب کچھ کھاتے تھے الحمدللہ کہتے تھے، اور جب کچھ پیتے تو الحمد للہ کہتے تھے، اور جب کچھ پہنتے تھے تو الحمد للہ کہتے تھے، اور جب سوار ہوتے تھے تو الحمد للہ کہتے تھے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام عبدِ شکور (شکر گذار بندہ) رکھا ہے۔ [۱]

حضرت ابراہیمؑ کی شکر گزاری

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے خلیل ابراہیم علیہ السلام کے شکر کے متعلق تعریف کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

﴿ان ابراهيم كان امة قانتا لله حنيفا ولهم يك من المشركين شاكرًا لانعمه اجتباه وهداه الى صراط مستقيم﴾. [النحل :۱۲۰،۱۲۱]

(ترجمہ): بے شک ابراہیم علیہ السلام بڑے پیشوا تھے اللہ کے فرمانبردار تھے بالکل سیدھی راہ کی طرف پھر آنے والے تھے اور شرک کرنے والوں میں سے نہیں تھے۔ اللہ کی نعمتوں کے شکر گذار تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو منتخب کر لیا تھا اور ان کو سیدھے راستہ پر ڈال دیا تھا۔

---

[۱] عدة الصابرين وذخيرة الشاكرين ص ۱۱۳ .

حضرت داودؑ کی دعا اور عمل

حضرت ثابت البنانی فرماتے ہیں حضرت داود علیہ السلام نے رات اور دن کے اوقات کو اپنے گھر والوں کے لئے تقسیم کر دیا تھا دن اور رات کا کوئی وقت ایسا نہیں گذرتا تھا مگر داود علیہ السلام کے گھرانے کا کوئی نہ کوئی انسان اس میں گھڑے ہو کر نماز پڑھ رہا ہوتا تھا اللہ تعالی نے ان سب کی طرف سے حکایت کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا:

﴿اعملوا آل داود شکرًا وقلیل من عبادی الشکور﴾.

[سبا:۱۳] ۱؎

(ترجمہ): اے داود کے خاندان والو تم سب شکریہ میں نیک کام کیا کرو اور میرے بندوں میں شکر گذار کم ہی ہوتے ہیں۔

حضرت سعید بن عبدالعزیز فرماتے ہیں حضرت داود علیہ السلام کی ایک دعا یہ تھی:

"سبحان مستخرج الشکر بالعطاء، ومستخرج الدعاء بالبلاء" ۲؎

حضرت سلیمانؑ کے شکر کے کلمات

حضرت سلیمان علیہ السلام نبی تھے اور نبی زادے تھے اللہ نے ان کو ایسی حکومت دی تھی نہ ان کے بعد کسی کو دینی ہے وہ اپنی حکومت میں مشغول ہونے کی بجائے شکر اور اللہ کی نعمت کے اظہار سے بے فکر نہیں ہوئے جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے۔

﴿وورث سلیمان داود وقال یا یھا الناس علمنا منطق الطیر

۱؎ عدة الصابرین ص ۱۲۰
۲؎ عدة الصابرین ص ۱۰۱

واوتینا من کل شیء ان ھذا لھو الفضل المبین وحشر لسلیمان جنودہ من الجن والانس والطیر فھم یوزعون حتی اذا اتوا علی وادِ النمل قالت نھملة یا ھیا النمل ادخلوا مساکنکم لا یحطمنکم سلیمان وجندہ وھم لا شیعرون فتبسم ضاحکًا من قولھا وقال رب اوزعنی ان اشکر نعمتک التی انعمت علی وعلی والدی وان اعمل صالحًا ترضاہ وادخلنی برحمتک فی عبادک الصالحین﴾.

[النمل: ١٦-١٩]

(ترجمہ): اور سلیمان علیہ السلام حضرت داود علیہ السلام کے قائمقام ہوئے اور انہوں نے فرمایا اے لوگو ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے اور ہمیں ہر قسم کی چیزیں عطا کی گئی ہیں واقعی یہ صاف فضل کی بات ہے۔ اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے ان کا لشکر جمع کیا گیا جنات بھی اور انسان بھی اور پرندے بھی پھر ان کی جماعتیں بنائی جاتی تھیں یہاں تک کہ جب وہ چیونٹیوں کے میدان پر پہنچے ایک چیونٹی نے کہا اے چیونٹیو! گھروں میں گھس جاؤ کہیں تمہیں سلیمان علیہ السلام اور ان کی فوجیں پیس نہ ڈالیں اور ان کو خبر بھی نہ ہو تو سلیمان علیہ السلام اس کی بات سے مسکرا کر ہنس پڑے اور عرض کیا اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر فرمائی ماور یہ کہ میں نیک کام کروں جو تجھے پسند آجائے اور مجھے اپنی رحمت کے ساتھ اپنے نیک بندوں مین شامل کردے۔

اور جب ملکہ بلقیس کا تخت حضرت سلمان علیہ السلام کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

﴿هذا من فضل ربی لیبلونی ااشکر ام اکفر ومن شکر افنما یشکر لنفسه ومن کفر فان ربی غنی کریم﴾ [النمل: ۴۰].

(ترجمہ): یہ میرے رب کا فضل ہے تا کہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں کہ ناشکری، اور جو شکر کرتا ہے وہ اپنے نفع کے لئے ہی شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو میرا رب بے پرواہ ہے کرم والا ہے۔

جناب نبی کریمؐ کا شکر

اللہ عزوجل اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں

﴿بل للّٰہ فاعبدو کن من الشاکرین﴾ [الزمر: ٦٦]

(ترجمہ): بلکہ ہمیشہ اللہ ہی کی عبادت کرنا اور اللہ کا شکر گذار رہنا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی قام حتی تفطر رجلاہ. قالت عائشة: یا رسول اللہ ، اتفصنع ھذا وقدغفرلک ما تقدم من ذنبک وما تاخر؟ فقال: "یا عائشة، افلا اکون عبدًا شکرًا" [1]

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت اتنا کثرت سے نوافل ادا کرتے تھے کہ آپ کے پاؤں ورما جاتے تھے حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اتنا مشقت اٹھاتے ہیں جب کہ آپ کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں تو حضورؐ نے فرمایا اے عائشہ کیا میں شکر گذار بندہ نہ بنوں۔

حضورؐ کی دعائے شکر

"رَبِّ ، اَعِنِّیْ وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ، وَانْصُرْنِیْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَیَّ،

[1] رواہ البخاری و مسلم واللفظ لہ.

وَامْکُرْلِیْ وَلَا تَمْکُرْعَلَیَّ، وَاهْدِنِیْ وَیَسِّرْ هُدَایَ اِلَیَّ، وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ.

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ لَکَ شَاکِرًا، لَکَ ذَاکِرًا، لَکَ رَاهِبًا، لَکَ مِطْوَاعًا، اِلَیْکَ مُخْبِتًا، اِلَیْکَ اَوَّاهًا مُنِیْبًا.

رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ، وَاغْسِلْ حَوْبَتِیْ، وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ، وَثَبِّتْ حُجَّتِیْ، وَاهْدِقَلْبِیْ، وَسَدِّدْ لِسَانِیْ، وَاسْلُلْ سَخِیْمَةَ قَلْبِیْ" [1]

(ترجمہ): اے میرے پروردگار! میری اعانت فرما میرے خلاف خیانت نہ کر، میری مدد فرما میرے خلاف مدد نہ کر، میرے لئے تدبیر فرما میرے خلاف تدبیر نہ کر، مجھے ہدایت دے میری ہدایت کو میرے لئے آسان کر دے، اور میری اس پر مدد فرما جو میرے خلاف کرے۔

اے اللہ مجھے اپنا شکر گذار بنا، اپنا ذاکر بنا، اپنا ڈرنے والا بنا، اپنا فرماں بردار بنا، اپنے سامنے عاجزی کرنے والا بنا، اپنے سامنے بہت آہیں کرنے والا، توجہ کرنے والا بنا،

میرے پروردگار میری توبہ کو قبول کر، میرے گناہ دھو دے، میری دعا سن، میری حجت قائم کر، میرے دل کو ہدایت دے، میری زبان کو درستی دے اور میرے دل سے کینے کو نکال دے۔

حضرت ابوبکرؓ کے کلمات شکر

حضرت عبدالعزیز بن ابو سلمہ الماجشون فرماتے ہیں مجھے اس شخص نے بیان کیا ہے جس کو میں سچا سمجھتا ہوں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی دعا میں یہ عرض کیا کرتے تھے:

---

[1] صحیح: رواه أحمد وأبو داود والترمذی والنسائی، وابن ماجة والحاکم وابن أبی عاصم عن ابن عباس، وصحّحه الحاکم والذهبی.

"اَللّٰهُمَّ اَسْأَلُکَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فِی الْاَشْيَاءِ کُلِّهَا، وَالشُّکْرَ لَکَ عَلَيْهَا حَتّٰی تَرْضٰی وَبَعْدَ الرِّضَا، وَالْخِيَرَةَ فِی جَمِيْعِ مَاتَکُوْنُ فِيْهِ الْخِيَرَةُ بِجَمِيْعِ مُيَسَّرِ الْاُمُوْرِ کُلِّهَا لَامَعْسُوْرَهَا يَاکَرِيْمُ" [۱]

(ترجمہ): اے اللہ میں تمام چیزوں میں آپ کی کامل نعمت مانگتا ہوں ،اوراس پر ایسا شکر مانگتا ہوں، کہ تو راضی ہو جائے اور رضا کے بعد بھی شکر مانگتا ہوں، اور تمام خیر کے کاموں میں جن میں خیر ہے تمام کاموں کی آسانی اور خیر مانگتا ہوں۔ان کی سختی نہیں مانگتا، اے کریم

حضرت عثمانؓ نے شکر میں غلام آزاد کیا

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کوایک قوم کی طرف ایک شک کے معاملے میں بلایا گیا تو آپ ان کوگرفتار کرنے کے لئے گئے تو وہ ان کے پہنچنے سے پہلے بھاگ گئے تھے آپ نے اللہ کے شکر کے لئے ایک غلام آزاد کیا کہ ان کے ہاتھوں سے کسی مسلمان کی رسوائی نہیں ہوئی۔ [۲]

قضائے حاجت کے بعد حضرت علیؓ کا شکر

حضرت علی رضی اللہ عنہ جب قضائے حاجت سے فارغ ہوکر باہر آتے تو اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے یہ کیسی نعمت ہے کاش کہ لوگوں کو اس کے شکر کا پتہ ہوتا۔ [۳]

---

[۱] عدة الصابرين ص ۱۲۶ .

[۲] عدة الصابرين ۱۲۸ .

[۳] عدة الصابرين ص ۱۲۲

حضرت عمر بن عبدالعزیز کا شکر

حضرت عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کو جب بھی کوئی نعمت عطا فرمائی آپ اس سے نگاہ ہٹانے سے پہلے یہ کلمات شکر کہا کرتے تھے۔

"اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اُبَدِّلَ نِعْمَتَکَ کُفْرًا. اَوْ اَکْفُرُهَا بَعْدَ مَعْرِفَتِهَا، اَوْ اَنْسَاهَا فَلَا اُثْنِیْ بِهَا. [1]

(ترجمہ): اے اللہ میں آپ سے پناہ چاہتا ہوں کہ میں آپ کی نعمت کو ناشکری میں بدل دو یا اس کو پہچاننے کے بعد اس کی ناشکری کروں یا اس کو بھول جاؤں پھر اس کی وجہ سے آپ کی ثناء نہ کروں۔

ٹھنڈے پانی کا بھی شکر ادا نہیں ہوسکتا

حضرت روح بن قاسم فرماتے ہیں ایک شخص بڑا عبادت گزار تھا اس نے کہا میں کھجور کا حلوہ نہیں کھاؤں گا کیونکہ میں اس کا شکر ادا نہیں کرسکوں گا۔

تو حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا یہ شخص احمق ہے کیا وہ ٹھنڈے پانی کا بھی شکر ادا کرسکتا ہے؟ [2]

دنیا کی نعمتیں نہ ملنا بھی نعمت ہے

حضرت ابو حازم رحمتہ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ دنیا کی جو نعمتیں مجھ سے ہٹا دی گئی ہیں وہ ان نعمتوں سے بڑی ہیں جو مجھے عطا فرمائی گئی ہیں میں نے دیکھا ہے جس قوم دنیا کی سب نعمتیں ملیں وہ تباہ ہوگئے' ہر وہ نعمت جس سے اللہ کا قرب حاصل نہ ہو مصیبت ہے جب تو اللہ پاک کو دیکھے وہ تجھ پر لگا تار

---

[1] عدۃ الصابرین ۱۸

[2] عدۃ الصابرین صفحہ ۱۱۸

نعمتیں عطا کر رہا ہو اور تو اس کی نافرمانی کر رہا ہو تو اس سے ڈر۔[۱]

کھانے کی نعمت کا شکر کیا ہے

حضرت امام محمد بن منصور الطوسی سے سوال کیا گیا جب میں کھاتا ہوں تو سیر ہو جاتا ہوں تو اس نعمت کا شکر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اس کا شکر یہ ہے کہ تو نماز پڑھتا رہے یہاں تک کہ اس کھانے کی کوئی چیز پیٹ میں باقی نہ رہے۔[۲]

امام مزنی رحمۃ اللہ علیہ کا شکر

امام مزنیؒ کی یہ حالت تھی جب آپ کسی مسئلہ کی تبییض سے فارغ ہوتے اور اس کو اپنی مختصر میں لکھ دیتے تو اللہ کی رضا کے لئے دو رکعات ادا کرتے تھے۔

(فائدہ) امام مزنی امام شافعیؒ کے شاگرد ہیں انہوں نے امام شافعیؒ کی مشہور کتاب ''الام'' کا اختصار کیا تھا جس کا نام ''مختصر المزنی'' ہے اوپر اسی مختصر کے حوالے سے بات آئی ہے اور تبییض کا معنی اسی مسئلہ کو صاف کر کے کتاب میں لکھ دینا ہے۔[۳]

سامان کی چوری پر شکر کی حکایت

ایک شخص حضرت سہل بن عبداللہ (تستریؒ) کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ایک چور میرے گھر میں گھس کر میرا سامان لے گیا ہے آپ نے فرمایا اللہ کا شکر کرو اگر چور (شیطان) تیرے دل میں گھس جاتا اور تیری توحید کو بگاڑ دیتا تو تو کیا کرتا۔[۴]

۱۔ عدة الصابرین صفحہ ۱۲۷.

۲۔ سیر اعلام النبلاء ۱۲/۲۱۲.۲۱۴.

۳۔ سیر اعلام النبلاء ۱۲/۴۹۲.۴۹۷.

۴۔ عدة الصابرین صفحہ ۱۴۴.۱۴۵

نعمت کا اتمام کیا ہے

حضرت ابوبکر بن مریم سے سوال کیا گیا کہ نعمت کی تکمیل کیا ہے فرمایا یہ کہ تیرا ایک پاؤں پل صراط پر ہو اور دوسرا جنت میں۔ ۱

دوزخیوں پر اللہ کا احسان

حضرت ابن شوذب فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کا دوزخیوں پر بھی احسان ہوگا اگر وہ چاہتا تو ان کو دوزخ میں زیادہ سخت عذاب دیتا تو دے سکتا تھا۔ ۲

منازل شکر

مشہور ہے شکر کی تین منزلیں ہیں جو تجھ سے زیادہ مرتبہ رکھتا ہو اس کی فرمانبرداری کرو اور جو تمہارے برابر کا ہو اس کا بدلہ چکاؤ جو تم سے کم درجہ کا ہو اس پر مہربانی کرو۔ ۳

حضرت جنید بغدادی فرماتے ہیں شکر یہ ہے کہ تو اپنے آپ کو نعمت کا اہل نہ سمجھے۔ ۴

پانچ چیزیں بے کار جاتی ہیں

مشہور ہے کہ پانچ چیزیں بے کار جاتی ہیں وہ دیا جو دھوپ میں روشن کیا جائے وہ بارش جو شوریدہ زمین پر برسے وہ خوبصورت حسینہ جو نامرد کے ساتھ بیاہی جائے وہ عمدہ کھانا جو کہ مدہوش کے سامنے پیش کیا جائے' وہ نیکی

---

۱ عدة الصابرين صفحه ۱۳۸
۲ عدة الصابرين صفحه ۱۳۸
۳ عيون الاخبار لابن قتيبه ۱۶۷/۳
۴ طبقات الشافعية للسبكي ۲۶۶/۲

جو کسی ایسے آدمی کے ساتھ کی جائے جو اس کی شکر گزاری نہ کرے[۱]

شاکر اضافہ سے محروم نہیں ہوگا

بعض حکما فرماتے ہیں جس کو چار چیزیں دی گئی ہوں اس کو چار چیزوں سے محروم نہیں کیا جاتا۔

۱۔جس کو شکر کی توفیق دی گئی اس کو زیادہ دینے سے محروم نہیں کیا جائے گا۔

۲۔جس کو توبہ کی توفیق دی گئی اس کو قبولیت سے محروم نہیں کیا جائے گا۔

۳۔اور جس کو استخارہ کی توفیق دی گئی اس کو خیر سے محروم نہیں کیا جائے گا۔

۴۔جس کو مشورہ کی توفیق دی گئی اس کو درستگی سے محروم نہیں کیا جائے گا۔

(حدیث) حضرت عبداللہ ابن غنام فرماتے ہیں جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے صبح کے وقت یہ دعا کی

اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِعْمَةٍ اَوْبِاَحَدٍ مِنْ خَلْقِکَ فَمِنْکَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ ، فَلَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ.

تو اس نے اس دن کا شکر ادا کر دیا۔[۲]

ترجمہ دعا: اے اللہ جو بھی مجھے نعمت حاصل ہوئی ہے یا تیری مخلوق میں سے کسی ایک کے ذریعہ سے حاصل ہوئی ہے وہ صرف تجھ ہی سے حاصل ہوئی ہے تیرا کوئی شریک نہیں پس تیری ہی حمد ہو تیرا ہی شکر ہو۔

شکر کے متعلق بزرگوں کے اقوال

امام سفیان ثوری فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ جس بندے کا کوئی کام آسان کرتے ہیں اس کے بدلہ میں انسان کو اور زیادہ اللہ کے سامنے عاجزی اختیار

---

[۱] عیون الاخبار ۱۶۹/۳۔

[۲] حدیث حسن: ابو داود صحیح ابن حبان، نسائی فی الکبریٰ

کرنا چاہیے۔

حضرت سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں یہ بات معروف تھی کہ وہ شخص سمجھدار نہیں ہے جو مصیبت کو نعمت نہ سمجھے اور فراوانی کو مصیبت نہ سمجھے۔

حضرت ابو یحییٰ باہلی فرماتے ہیں مجھ سے حضرت سلیمان تیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بندوں پر اپنی شان کے مطابق نعمتیں اتارتا ہے اور ان کو ان کی طاقت کے بقدر شکر کا مکلّف بناتا ہے۔

خلیفہ عبدالملک بن مروان نے کہا کوئی آدمی اس سے زیادہ اللہ کا محبوب کلمہ اور شکر بلیغ اس کلمہ سے زیادہ سے نہیں کہہ سکتا۔

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ اَنعَمَ عَلَیْنَا وَھَدَانَا اِلَی الْاِسْلَامِ.

(ترجمہ) تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں نعمتیں عطا فرمائی اور ہمیں اسلام کی ہدایت دی۔

عجیب کلمات شکر

حضرت ابو علی فرماتے ہیں میں اپنے ایک پڑوسی سے رات کے وقت یہ کہتے ہوئے سنتا تھا۔

"اَللّٰھُمَّ خَیْرُکَ اِلَیَّ نَازِلٌ ، وَشَرِّیْ اِلَیْکَ صَاعِدٌ ، وَکَمْ مِنْ مَلَکٍ کَرِیْمٍ قَدْ صَعِدَ اِلَیْکَ بِعَمَلٍ قَبِیْحٍ اَنْتَ مَعَ غِنَاکَ عَنِّیْ تَتَحَبَّبُ اِلَیَّ بِالنِّعَمِ ، وَاَنَا مَعَ فَقْرِیْ اِلَیْکَ وَفَاقَتِیْ اَتَمَقَّتُ اِلَیْکَ بِالْمَعَاصِیْ وَاَنْتَ فِیْ ذٰلِکَ تُجِیْرُنِیْ وَتَسْتُرُنِیْ وَتَرْزُقُنِیْ".

ترجمہ: اے اللہ آپ کی خیر میری طرف اترتی ہے اور میرا شر آپ کی طرف جاتا ہے کتنے شان والے فرشتے ہیں جو آپ کے پاس (میرا) برا عمل لے کر چڑھتے ہیں باوجود اس کے تو مجھ سے مستغنیٰ ہے پھر بھی مجھے نعمتیں عطا

کرنا پسند کرتا ہے اور میں باوجود اس کے کہ تیرا محتاج ہوں ضرورت مند ہوں گناہوں کے ساتھ عذاب مانگتا ہوں پھر بھی تو مجھے پناہ دیتا ہے مجھے چھپاتا ہے مجھے رزق عطا فرماتا ہے۔

خدمت گار کے بعد مالک بننے پر شکر

حکایت نمبر۱:

حضرت مضارب بن حزن فرماتے ہیں ہم ایک رات سفر کر رہے تھے کہ اچانک ایک آدمی نے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا میں نے پوچھا یہ کون ہے کہا ابو ہریرہ ہیں میں نے کہا یہ تکبیر کس پر؟ کہا شکر پر میں نے کہا کس وجہ سے کہا میں بسرہ بنت غزوان کا خدمت گار تھا اپنی سواری اور اپنی روزی کی محتاجی کی وجہ سے جب یہ لوگ سوار ہو کر چلتے تھے تو میں ان کے ساتھ پیدل چلتا تھا اور جب یہ سواریوں سے اترتے تھے تو میں ان کی خدمت کرتا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے میری اس خاتون کے ساتھ شادی کر دی اور یہ میری بیوی بن گئی (اس پر میں نے بطور شکر کے نعرہ تکبیر بلند کیا ہے)[۱]

نعمتوں کا کامل شکر کوئی نہیں ادا کرسکتا

حکایت نمبر۲:

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر فرماتے ہیں ہم حضرت رجاء بن حیوہ رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ سفر کر رہے تھے ہم میں آپس میں نعمتوں کے شکر کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا کوئی شخص کسی ایک نعمت کا بھی پورا شکر ادا نہیں کر سکتا ہمارے پیچھے ایک آدمی تھا جس نے سر پر کمبل اوڑھا ہوا تھا اس نے کہا کیا امیر المؤمنین بھی شکر ادا نہیں کر سکتے؟ ہم نے کہا یہاں امیر المؤمنین کا کیا مقام ہے وہ تو ایک آدمی ہے ہم یہ بات کہ کر غافل ہو گئے لیکن حضرت رجاء

---

۱ سیر اعلام النبلاء ۲/۲ ۶۱۲.

نے اس کو مڑ کر دیکھا تو وہ نظر نہ آیا تو فرمایا تم نے اس کنبل والے کی طرف سے مصیبت لائق ہونے والی ہے اگر تمہیں بلایا جائے اور تم سے قسم لی جائے تو تم قسم اٹھالینا۔ کچھ دیر کے بعد بادشاہ کا ایک سفر آیا اور کہا اے رجاء آپ کو امیر المؤمنین یاد کر رہے ہیں آپ اُن کے پاس چل دیے میں چلا گیا پھر میں نے پوچھا اے امیر المؤمنین آپ نے مجھے کیوں یاد فرمایا کہا تم نے نعمتوں کے شکر کا تذکرہ کیا تھا اور یہ کہا تھا کوئی بھی نعمت کا شکر ادا نہیں کر سکتا تم سے کہا گیا اور امیر المؤمنین بھی نہیں کر سکتے تو تم نے کہا امیر المؤمنین بھی تو لوگوں میں سے ایک آدمی ہیں تو میں نے کہا ایسی بات تو نہیں ہوئی امیر المؤمنین نے کہا خدا کی قسم؟ میں نے کہا خدا کی قسم۔ تو اس چغلی کھانے والے کے لئے امیر المؤمنین نے حکم دیا اور اس کو ستر کوڑے مارے گئے جب میں مجلس سے اٹھا تو وہ اپنے خون میں لت پت تھا اس نے کہا اے رجاء بن حیوہ آپ اور یہ جھوٹ؟ میں نے کہا تیری پشت پر ستر کوڑے لگنا ایک مؤمن کے خون بہا دینے سے بہتر ہے (یعنی اگر جھوٹی قسم نہ کھائی جاتی تو بادشاہ حضرت رجاء کو قتل کرادیتا) حضرت بن جابر فرماتے ہیں اس کے بعد حضرت رجاء بن حیوہ جب کسی مجلس میں بیٹھتے تھے تو ادھر ادھر دیکھ کر فرماتے تھے کنبل والے سے بچ کے رہنا

اللہ کے فضل کو مدنظر رکھنا افضل عمل ہے

حضرت مرتعش رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا پس اللہ کے فضل کو مدنظر رکھنا۔[۲]

حضرت سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن منکدر کا ایک پڑوسی

[۱] سیر اعلام النبلاء ۴/ ۵۶۱.

[۲] سیر اعلام النبلاء ۱۵/ ۲۳۱.

مصیبت میں مبتلا تھا اور بلند آواز سے چیخ وپکار کرتا تھا تو حضرت محمد بن منکدر اللہ کی حمد وثناء کے ساتھ آواز بلند کرتے تھے۔[1]

شکر کی اقسام

شکر کئی اقسام پر مشتمل ہے۔

زبان سے شکر ادا کرنا یہ ہے کہ وہ عاجزی کی حالت میں نعمتوں کا اعتراف کرے۔

اور بدن اور اعضاء کا شکر یہ ہے کہ وہ اللہ کے دین پر پوری پیروی اور اس کی خدمت میں لگ جائے۔

دل کا شکر یہ ہے کہ دائمی حفظ حرمت کے ساتھ بساطِ شہود پر معتکف رہے۔

شاکرین کی اقسام

کہا جاتا ہے کہ علماء کا شکر عموماً زبان سے ہوتا ہے اور عابدین کا شکر ان کے افعال وعبادت سے ہوتا ہے اور عارفین کا شکر یہ ہے کہ وہ اپنے تمام احوال میں شریعت پر اللہ کے لئے استقامت رکھتے ہیں۔

اکابر اولیاء کے نزدیک شکر کی تعریف

حضرت ابوبکر وراقؒ فرماتے ہیں: نعمت کا شکر یہ ہے کہ آدمی اللہ کی طرف سے منت واحسان کا مشاہدہ کرے اور اس نعمت کی عزت کو محفوظ رکھے (اور نعمت کی عزت یہ ہے کہ اللہ کی نافرمانی نہ کرے)۔

حضرت حمدون القصارؒ فرماتے ہیں: نعمت کا شکر یہ ہے کہ تو اپنے آپ کو طفیلی سمجھے (یعنی بن بلائے مہمان کی طرح اللہ تعالیٰ صرف اپنے فضل سے بغیر تمہارے استحقاق کے تجھے اپنی نعمتیں عطاء فرماتا ہے)۔

---

[1] سیر اعلام النبلاء ۵/۳۵۵.

حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں: شکر میں ایک کمزوری ہے وہ یہ کہ شاکر اپنے لئے مزید کا طلب گار ہوتا ہے جبکہ وہ اللہ سبحانہ کے سامنے موجود ہوتا ہے پھر بھی وہ اپنے نفس کے لئے حصہ چاہتا ہے۔

حضرت ابوعثمانؒ فرماتے ہیں: شکر کرنے سے عاجز ہونے کو جاننا شکر ہے۔

حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں: شکر یہ ہے کہ تو اپنے آپ کو نعمت کا اہل نہ سمجھے۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ شاکر موجود پر شکر کرتا ہے اور شکور مفقود پر شکر کرتا ہے۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ شاکر صلہ پر شکر کرتا ہے اور شکور رد کئے جانے کے باوجود بھی شکر کرتا ہے۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ شاکر نفع پر شکر کرتا ہے اور شکور وہ ہے جو روک دیئے جانے پر بھی شکر کرتا ہے۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ شاکر وہ ہے جو عطاء پر شکر کرے اور شکور وہ ہے جو مصیبت پر شکر کرے۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ شاکر وہ ہے جو خرچ کئے جانے پر شکر کرے اور شکور وہ ہے جو ٹال دیئے جانے پر شکر کرے۔

واقعہ

حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں: میں (اپنے ماموں) حضرت سری سقطیؒ کے سامنے کھیل رہا تھا جبکہ میری عمر سات سال تھی، انکے سامنے (اولیاء کی) ایک جماعت شکر کے متعلق گفتگو کر رہی تھی، آپ نے مجھ سے پوچھا: اے لڑکے! شکر کیا چیز ہے؟ میں نے عرض کیا یہ ہے کہ تو اللہ کی نعمت کیساتھ اللہ کی نافرمانی میں

مدد نہ لے تو حضرت سریؒ نے فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے تیرا حصہ صرف زبان تک محدود نہ کر دے تو حضرت جنیدؒ نے فرمایا: کہ میں حضرت سریؒ کے اس کلمہ کو سن کر بڑی دیر تک روتا رہا اور ایک روایت میں یوں بھی ہے کہ حضرت جنیدؒ فرماتے ہیں: کہ جب میں نے شکر کی یہ تعریف حضرت سریؒ سے عرض کی تو انہوں نے پوچھا: یہ تمہیں کہاں سے حاصل ہوئی؟ میں نے عرض کیا: آپ کی صحبت سے۔

حضرت ابوبکر شبلیؒ فرماتے ہیں: شکر یہ ہے کہ تو منعم کو دیکھے نہ کہ نعمت کو۔

حضرت ابو عثمانؒ فرماتے ہیں: عام لوگ اللہ کا شکر خوراک اور لباس پر کرتے ہیں اور خاص لوگ جو کچھ ان کے دلوں پر اللہ کی طرف سے معانی کی شکل میں وارد ہوتا ہے اس پر شکر بجالاتے ہیں۔

حضرت داود علیہ السلام کا شکر

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا: الٰہی میں آپ کا شکر کیسے ادا کروں جبکہ میری طرف سے آپ کا شکر ادا کرنا بھی آپ کی طرف سے ایک نعمت ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ اب آپ نے میرا شکر ادا کیا ہے۔

آدمؑ کا شکر

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی مناجات میں عرض کیا: اے میرے معبود! آدم علیہ السلام کو آپ نے اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا اور آپ نے ان پر یہ انعام کیا اور یہ انعام کیا...... تو انہوں نے آپ کا شکر کیسے ادا کیا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انہوں نے یہ جان لیا تھا کہ یہ سب میری طرف سے ہے پس ان کا یہ جاننا ہی میرے لئے ان کا شکر ادا کرنا ہے۔

ہر حال میں شکر کی حکایت

ذکر کیا جاتا ہے کہ ایک شخص کا ایک دوست تھا۔ اس کو بادشاہ نے قید کر دیا تھا تو قید کی حالت میں اس نے اپنے دوست کو خط لکھا تو اس کے دوست نے کہا: اللہ کا شکر ادا کرو پھر جب اس کو قید میں مارا گیا تو اس نے دوست کو اس کا لکھا تو دوست نے کہا: اللہ کا شکر ادا کرو پھر ایک مجوسی (کافر) کو قید کیا گیا جبکہ اس کو دستوں کی بیماری لگی ہوئی تھی۔ اس کو بھی بیڑیاں پہنائی گئیں اور اس شخص کو بھی اور دونوں کی بیڑیوں کو ایک تالا لگا دیا گیا اس بیڑی کا ایک حلقہ مجوسی کے پاؤں میں تھا اور ایک حلقہ اس آدمی کے پاؤں میں۔ مجوسی رات کو اس بیماری کی وجہ سے کئی دفعہ اٹھا تو اس شخص کو بھی کئی دفعہ اٹھ کر اس کے سر پہ کھڑا ہونا پڑتا حتیٰ کہ وہ قضائے حاجت سے فارغ ہو جاتا تو اس نے اپنے ساتھی کو یہ حالت بھی لکھی تو اس نے کہا: اس پر بھی اللہ کا شکر ادا کرو تو اس نے کہا: تم کب تک مجھے یہ کہتے رہو گے؟ اس سے بڑی بھی کوئی مصیبت ہو سکتی ہے؟

تو اس کے ساتھی نے کہا: اگر زنار جو اس کے سینہ پر ہے تیرے سینہ پر ہوتی جس طرح سے کہ بیڑی تیرے پاؤں میں ہے جیسا کہ اس کے پاؤں میں ہے تو تو کیا کر سکتا تھا؟ (یعنی شکر کرو کہ اس کی طرح کافر نہیں ہو اس سے بڑی کیا نعمت ہو سکتی ہے؟)۔

حضرت سہل تستری کا واقعہ

ایک شخص حضرت سہل بن عبداللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: چور

میرے گھر میں گھس کر میرا سامان لے گیا ہے تو آپ نے فرمایا: اللہ کا شکر ادا کرو اگر چور (شیطان) تیرے دل میں داخل ہوتا اور تیری توحید کو بگاڑ دیتا تو تو کیا کر سکتا تھا۔

آنکھوں اور کانوں کا شکر

کہا جاتا ہے کہ آنکھوں کا شکر یہ ہے کہ جب تو اپنے کسی مسلمان بھائی کا عیب دیکھے تو اس کو چھپا دے اور کانوں کا شکر یہ ہے کہ تو جب اس کا کوئی عیب سنے تو اس کو چھپا دے۔

شکر کے عجیب کلمات

حضرت حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حجر اسود کو لپٹ کر یہ دعا کی:

اِلٰهی انعمتنی فلم تجدنی شاکرًا وابتلیتنی فلم تجدنی صابرًا، فلا أنت سلبت النعمة بترکی الشکر ولا أدمت الشدة بترکی الصبر. إلٰهی ما یکون من إلکریم الا الکرم.

(ترجمہ) اے میرے معبود! مجھے تو نے نعمت دی لیکن مجھے شکر گزار نہ پایا تو نے مجھے مصیبت میں مبتلا کیا تو مجھے صابر نہ پایا، پھر نہ تو تو نے میرے شکر چھوڑ دینے پر نعمت کو سلب کیا اور نہ ہی میرے صبر چھوڑنے پر تو نے تکلیف کو باقی رکھا۔ الٰہی! کریم سے تو کرم ہی سامنے آتا ہے۔

چار بے فائدے کام

کہا جاتا ہے کہ چار کاموں کا کوئی فائدہ نہیں۔ (۱) بہرے سے سرگوشی

(۲) جو شکر نہیں کرتا اسکو نعمت دینا (۳) شوریدہ زمین میں بیج بونا (۴) دھوپ میں دیا جلانا۔

حضرت ادریس علیہ السلام کا شکر

بیان کیا جاتا ہے کہ جب حضرت ادریس علیہ السلام کو مغفرت کی بشارت دی گئی تو آپؑ نے زندہ رہنے کا سوال کیا۔ ان سے پوچھا گیا آپؑ یہ سوال کیوں کرتے ہیں؟ تو آپؑ نے فرمایا: تاکہ میں اس کا شکر کرتا رہوں کیونکہ میں نے اس سے پہلے بخشش کے لئے عمل کئے تھے چنانچہ فرشتہ نے ان کے لئے اپنا پر پھیلایا اور ان کو آسمان پر اٹھا کر لے گیا۔

ایک چٹان کا خوف اور شکر

بیان کیا جاتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام میں سے ایک نبی ایک چھوٹی سی چٹان سے گزرے جس سے بہت سا پانی نکل رہا تھا تو اس سے تعجب کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے اس کو اس نبی کے ساتھ قوت گویائی دی تو کہا: جب سے میں نے اللہ تعالیٰ کی یہ بات سنی ہے: نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (التحریم:۶) (آگ ہے جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہوں گے) تو اس نبی نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس چٹان کو اس آگ (جہنم) سے پناہ میں رکھے تو اللہ تعالیٰ نے اس نبی کی طرف وحی کی کہ میں نے اس کو آگ سے پناہ دے دی پھر وہ نبی (اس کو یہ بتلا کر) چلے گئے پھر جب لوٹے تو پانی کو دیکھا کہ وہ اسی طرح سے اس سے پھوٹ رہا ہے تو اس پر حیران ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اس چٹان کو آپ کے ساتھ بات کرنے کی طاقت دی تو اس نبی نے پوچھا:

کیوں روتے ہو؟ جبکہ اللہ نے تجھے معاف کردیا ہے تو کہا: وہ رونا غم اور خوف کا تھا یہ رونا شکر اور خوشی کا ہے۔

شاکر افضل ہے یا صابر

شاکر مزید نعمت کی طلب سے وابستہ رہتا ہے کیونکہ اس کے سامنے نعمت کا استحضار ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ (اگر تم میرا شکر کرو گے تو میں نعمت میں اور اضافہ کروں گا) اور صابر اللہ کے ساتھ ہوتا ہے کیونکہ اس کو تکلیف کا استحضار ہوتا ہے۔ اس کے لئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں: اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِيْنَ (انفال:۴۶) (بے شک اللہ صابرین کے ساتھ ہے)۔

حمد وشکر کے مواقع

کہا جاتا ہے کہ حمد سانس کے آنے جانے پر ہوتی ہے اور شکر حواس کی نعمتوں پر۔

اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حمد ان مصیبتوں پر ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ انسان سے دور کرتا ہے اور شکر ان نعمتوں پر ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ عطاء کرتا ہے۔

جنت میں سب سے پہلے جانے والے

ایک حدیث صحیح میں وارد ہے:

اَوَّلُ مَنْ يُدْعٰى اِلَى الْجَنَّةِ الْحَامِدُوْنَ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ.

(ترجمہ) سب سے پہلے جن کو جنت میں داخل ہونے کے لئے بلایا جائے گا وہ لوگ ہوں گے جو ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے تھے۔

زیادہ قابل رحم لوگ

کہتے ہیں: کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ میرے بندوں میں سب سے زیادہ قابل رحم مصیبت زدہ اور عافیت والے لوگ ہیں۔انہوں نے عرض کیا: عافیت والے کیوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیونکہ وہ میرے ان کو عافیت دینے پر شکر کم ادا کرتے ہیں۔

دوشاکرین کی عجیب حکایت

بعض حضرات اس کی حکایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک سفر میں ایک بوڑھے شخص کو دیکھا جو سو سال کو پہنچ چکا تھا۔اس سے حال پوچھا تو اس نے کہا: میں نے اپنی ابتدائی عمر میں اپنے چچا کی بیٹی سے محبت کی اسی طرح سے وہ بھی مجھ سے محبت کرتی تھی، پھر اتفاق سے اس کی میرے ساتھ شادی ہوگئی، پہلی رات میں ہم نے اس سے کہا: آؤ ہم آج کی رات اس بات پر اللہ کا شکر کرتے ہوئے گزاریں جس نے ہمیں ملایا۔ پھر ہم نے وہ رات نماز پڑھتے ہوئے گزار دی اور ہم میں سے کوئی دوسرے کے لئے فارغ نہ ہوا جب دوسری رات ہوئی تو بھی ہم نے یہی کیا اب ستر یا اسی سال ہونے کو ہیں ہم ہر رات اسی حالت میں گزار دیتے ہیں پھر کہا اے فلانی! کیا ایسا نہیں ہے؟ تو بڑھیا نے کہا: ایسا ہی ہے جیسا کہ بوڑھا کہہ رہا ہے۔

عرضِ مترجم

یہاں تک کی کچھ باتیں ہم نے ایسی ذکر کر دی ہیں جو امام ابن ابی الدنیاؒ نے ذکر نہیں کی تھیں، ان میں شکر کی تعریف، شاکر کی تعریف، ان کی اقسام اور کچھ دیگر متعلقہ چیزیں آ گئی ہیں جن سے اصل کتاب کے مضامین پر کچھ روشنی پڑتی ہے۔

اس اضافہ کے بعد کتاب کی کمپوزنگ مکمل ہونے کے بعد اور کتاب کی تصحیح ہونے کے بعد کچھ مزید شکر کے متعلق مواد فراہم ہوا تو اس کو بھی مقدمہ میں بطور اضافہ کے شامل کر دیا گیا اس اضافہ میں ہو سکتا ہے کتاب کے بعض مضامین کے ساتھ تکرار ہو گا بہر حال یہ سب فائدہ سے خالی نہیں ہے۔

اس کتاب کے لکھنے کا اور ترجمہ کرنے کا مقصد اس موضوع کی خدمت ہے، امید ہے کہ قارئین حضرات اس کو ملاحظہ کر کے اللہ تعالیٰ کے شکر کی کوشش کریں گے اور اس کا زیادہ سے زیادہ شکر ادا کر کے اپنی دینی اور دنیاوی نعمتوں میں اضافہ کریں گے، اللہ تعالیٰ شاکر کو اس کے شکر کی وجہ سے زیادہ دیتا ہے اور دی ہوئی نعمت میں برکت عطاء کرتا ہے۔

اس کتاب کے تیار کرنے کا میرا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ جو لوگ اس کتاب کی برکت سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں گے امید ہے کہ ان کے شکر کی برکت سے اللہ تعالیٰ راقم الحروف کو اس کی دنیاوی اور اخروی نعمتوں میں برکت اور اضافہ سے ممنون و مشکور فرمائے گا۔

امداد اللہ انور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی اعطانا نعمۃ وفضلنا بکثیر من النعم علی کثیر من المنعمین علیھم مع محامدھم ونسئلہ تعالیٰ من جمیل الثناءِ وجزیل العطاء وکثرۃ المحامد بلطفہ ومنہ وتقبل اللہُ منا سَعْیَنا لھذا الکتاب عظیم القدر وأعلی درجات المؤلف حافظ الدنیا الإمام ابن أبی الدنیا. وصلی اللہ علی نبیہ و صفیہ وحبیبہ وولیہ محمد وعلی اٰلہ وأصحابہ وأتباعہ أجمعین إلی یوم الدین.

مال واولاد میں آفت سے بچنے کا طریقہ

(۱۔ حدیث) حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

(ما أَنْعَمَ اللہُ علی عَبْدٍ نِعْمَۃً فی أھلٍ ومالٍ وولدٍ، فیقول: ماشاء اللہُ لاقُوَّۃَ إلّا باللہِ، فیری فیہ آفۃ دُونَ الموتِ).

(۱)ابن السنی(۳۵۷)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو اہل خانہ مال اور اولاد کی نعمت عطا فرمائے اور وہ اس پر "ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ" کہے تو وہ اس میں موت کے سوا کوئی آفت نہیں دیکھے گا۔ (یعنی موت تو وقت مقررہ پر آنے ہی والی ہے اس سے پہلے اس میں کوئی مصیبت نہیں دیکھے گا۔

نعمت کا واپس آنا مشکل ہوتا ہے

(۲۔حدیث) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو روٹی کا ایک ٹکڑا گرا ہوا دیکھا تو اس کو پونچھ کر فرمایا!

۱؎ الشکر لابن أبی الدنیا (۱) ابن السنی (۳۵۷)، مجمع الزوائد (۱۰/۱۴۳) بحوالہ طبرانی صغیر وأوسط وفیہ عبدالملک بن زرارۃ وھو ضعیف

یا عائشہ أحسنيي جوارَ نِعَمِ اللهِ عزَّوجلَّ، فإنَّها قلَّما نَفَرَتْ عن أهلِ بيتٍ فكادَتْ أنْ ترجعَ إليهم). (۲) ابن ماجة (۳۳۵۳).

(ترجمہ) اے عائشہ! اللہ عزوجل کی نعمتوں کے ساتھ اچھی ہمسائیگی اختیار کرو کیونکہ یہ جس گھر سے رخصت ہوجائیں تو پھر مشکل سے لوٹ کر آتی ہیں۔

شکر سے نعمت میں اضافہ

(۳۔حدیث) حضرت ابوزہیر یحییٰ بن عطارد قرشی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

(لايرزُقُ اللهُ عَبداً الشُّكرَ فيحرمه الزِّيادَةَ، لأنَّ الله عزَّوجلَّ يقول: ﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ﴾ (ابراهيم/۷) (۳)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ جس بندے کو شکر کی توفیق عطا فرماتے ہیں اس کو (نعمت کے) اضافہ سے محروم نہیں رکھتے، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں لئن شکرتم لازیدنکم (سورۃ ابراہیم/۷): (اگر تم میرا شکر کروگے تو میں تمہارے لئے (نعمت میں) اضافہ کردوں گا)۔

کلمات شکر

(۴۔حدیث) حضرت ابن المنکدرؒ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی دعاؤں میں سے ایک (دعاء شکر) یہ تھی۔

---

۲ الشكر (۲) (ابن ماجة (۳۳۵۳)

۳ الشكر (۳) درمنثور (۷۱/۴) بحواله شعب الإيمان بيهقي، سير أعلام النبلاء (۴۰۶/۱۰) الأربعين الغمارية في شكر النعم للغماري (ص ۱۵)

(اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی شُکْرِکَ وَذِکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ)(۴)

(ترجمہ) اے اللہ! اپنے' شکر' اپنے ذکر اور اپنے لئے حسن عبادت میں میری اعانت فرما۔

نعمت کا خدا سے سمجھنا بھی شکر ہے

۵۔حضرت ابوعمران الجونیؒ حضرت ابوالجلد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت داؤدؑ کی دعا میں پڑھا تھا۔

(أی ربِّ! کیف لی أنْ أشکرکَ وإنّی لاأصلُ إلی شکرکَ إلاَّ بنعمتک؟ قال؛ فأتاه الوحیُ أنْ یا داؤد! ألیس تعلمُ أنَّ الذی بک من النِّعمِ منی؟ قال؛ بلی یا ربِّ قال: فإنّی أرضی بذاک منک شکراً). (۵)

ترجمہ: اے میرے پروردگار! میں آپ کا شکر کس طرح ادا کروں جبکہ میں شکر کو بھی تیری نعمت سے ادا کرتا ہوں؟ تو آپؑ کی طرف وحی نازل ہوئی کہ اے داؤد! کیا تمہیں یہ معلوم نہیں کہ جو نعمتیں آپ کو حاصل ہیں وہ میری طرف سے ہیں؟ عرض کیا! کیوں نہیں یا رب: فرمایا کہ میں تم سے بطور شکر کے اسی سے راضی ہوں۔

حضرت موسیٰؑ کا کلمہ شکر

۶۔حضرت ابوعمران الجونی حضرت ابوالجلد سے نقل کرتے ہیں کہ میں

---

۴ (الشکر ۴) "درمنثور (۱/۱۵۲) بحوالہ ابن أبی الدنیا وشعب الإیمان بیھقی وعبدالرزاق (۱۹۶۳۲)' عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی (۱۱۸)' أبوداود (۱۵۲۲) نسائی (۵۳/۳) عن معاذ' احمد (۲۹۹/۲) عن أبی ھریرہ.

۵ الشکر لابن أبی الدنیا (۵) درمنثور (۲۲۹۱/۵) بحوالہ ابن أبی حاتم والبیھقی فی الشعب واحمد فی الزھد.

نے حضرت موسیٰ کی ایک دعا کے متعلق پڑھا تھا کہ انہوں نے سوال کیا۔
(یا ربِّ! کیف لی أنْ أشکرک وأصغرُ نِعمةٍ وضعْتَها عندی من نِعَمکَ لا یُجازی بها عملی کله؟! قال: فأتاه الوحی أنْ یا موسی! الآن شکرتنی). (٦)
ترجمہ: اے رب! میں تیرا شکر کیسے ادا کروں جبکہ تو نے اپنی نعمتوں میں سے جو چھوٹی سی نعمت فرمائی ہے میرا تمام عمل بھی اس کا بدلہ نہیں چکا سکتا؟ تو اسی وقت ان کی طرف وحی ہوئی کہ: اے موسیٰ! اب تو نے میرا شکر ادا کیا ہے۔

حمد سے نعمتوں کا تسلسل

۷۔ حضرت بکر بن عبداللہ مزنی ؒ فرماتے ہیں کہ
(ما قال عبدٌ قطُّ الحمدُ لله إلاَّ وجبَتْ علیهِ نعمةٌ بقوله الحمدُ لله. قلت: فما جزاءُ تلک النِّعمة؟ قال جزاؤها أن یقول: الحمدُ لله، فجاء ت نعمة أخری: فلا تنفدُ نعمُ الله عزَّوجلَّ). (۷)
ترجمہ: جب بھی کوئی شخص الحمد للہ کہتا ہے تو اس کے اس الحمدللہ کے بدلہ میں ایک نعمت واجب ہو جاتی ہے، راوی نے ان سے پوچھا کہ پھر اس نعمت کا بدلہ کیا ہے؟ فرمایا اس کا بدلہ الحمدللہ کہنا ہے۔ جس سے ایک اور نعمت بھی حاصل ہو جائے گی اور اس طرح اللہ عزوجل کی نعمتوں کا تسلسل ختم نہیں ہوگا۔

٦۔ در منثور (١/١٥٢) بحوالہ أحمد فی الزهد، ابن أبی الدنیا فی الشکر (٦) والبیهقی فی الشعب، وأخرجه أحمد فی الزهد (١/١٤٠)
۷۔ الشکر لابن أبی الدنیا (۹۸۷)

حتی المقدور شکر واجب ہے

۸۔حضرت سلیمان تیمیؒ فرماتے ہیں۔

إنَّ اللہ أنـعَـمَ علی العبادِ علی قَدْرہ، و کلَّفَھم الشُّکْرَ علی قَدْیْرِھم......) (۸)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اپنی قدرت کے مطابق انعام فرماتا ہے اوران کوان کی قدرت کے مطابق شکر کا مکلّف بناتا ہے۔

نعمت اسلام پر حمدادا کرنا

۹۔حدیث) حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے اسلام لانے پر الحمد للہ کہتے ہوئے سنا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا:

(إنَّکَ لَتَحْمَدُ للہ عزَّوجلَّ علی نعمۃٍ عظیمۃٍ) (۹)

ترجمہ:۔تونے اللہ عزوجل کی بہت بڑی نعمت پر حمدادا کی ہے۔

سب سے بلیغ شکر

۱۰۔خلیفہ عبدالملک بن مروان فرماتے ہیں:۔

ماقال عبدٌ کلمۃً أحبَّ ألیہ وأبلغَ فی الشُّکْرِ عندہ منْ أنْ یَقولَ: الحمدُ للہ الذی أنعمَ علینا وھدانا إلی الإسلام.(۱۰)

ترجمہ: کوئی شخص اَلْـحَمْدُللہِ الَّذِیْ أنْعَمَ عَلَیْنَا وَھَدَانَا إلَی الْإسْلَامِ سے بہتر اور محبوب اور بلیغ کلمہ شکر ادا نہیں کرسکتا۔

---

۸ در منثور (۱/۱۵۲) بحوالہ الشکر لابن أبی الدنیا (۸) والبیھقی. الشکر لابن أبی الدنیا (۸).

۹ الشکر لابن ابی الدنیا (۹).

۱۰ الشکر (۱۰) درمنثور (۱/۱۵۲) بحوالہ مصنف ابن ابی شیبہ

حضرت حسن بصریؒ کا شکر

اا۔حضرت حسن بصریؒ جب گفتگو شروع کرنا چاہتے تو اس کی ابتداء میں یہ الفاظ کہتے تھے۔

(اَلْحَمْدُ لله، اَللّٰهُمَّ ربَّنَا لَکَ الْحَمْدُ كَمَا خَلَقْتَنَا وَرَزَقْتَنَا وَهَدَيْتَنَا وعلَّمْتَنا وَ أنقَذْتَنا وَفَرَّجتَ عَنَّا، لَكَ الْحَمْدُ بِالْإسْلامِ وَالْقُرآنِ، وَلَكَ الْحَمْدُ بِالْأَهْلِ وَالْمَالِ وَالْمُعَافَاةِ، كَبتَّ عَدُوَّنَا، وَبَسَطْتَ رِزْقَنَا، وَأظْهَرْتَ أمْنَنَا، وَجَمَعْتَ فُرْقَتَنَا، وَأحْسَنْتَ مُعَافَاتِنَا، ومِن كلّ۔ وَالله۔ مَا سَألناكَ رَبَّنَا أعْطَيْتَنَا، فَلَكَ الْحَمْدُ عَلى ذٰلِكَ حَمْداً كَثِيراً، لَكَ الْحَمْدُ بِكُلِّ نِعْمَةٍ أنعمتَ بِهَا عَلَيْنَا فِيْ قَدِيْمٍ أوْ حَدِيْثٍ، أوْ سرٍّ أوْ عَلَانِيَةٍ، أوْ خاصَّةٍ أوْ عَامَّةٍ، أوْ حيٍّ أوْ ميّتٍ، أوْ شَاهِدٍ أوْ غَائِبٍ، لَكَ الْحَمْدُ حَتّٰى تَرْضٰى، وَلَكَ الْحَمْدُ إذَا رَضِيْتَ) . (اا)

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، اے اللہ! اے ہمارے رب ہم تیرے لئے ہی ہیں۔جس طرح سے کہ تو نے ہمیں پیدا کیا اور ہمیں رزق دیا اور ہمیں ہدایت دی اور ہمیں تعلیم دی اور ہمیں (جہنم سے) بچایا اور ہم سے دکھ دور کئے۔اسلام اور قرآن عطا کرنے پر بھی آپ کی حمد ہو اور اہل وعیال اور مال اور عافیت عطا کرنے پر بھی آپ کی حمد ہو۔آپ نے ہمارے دشمن کو رسوا کیا اور ہمارا رزق فراخ کیا، ہمارے امن کو مضبوط کیا، ہمارے درمیان جدائی کو دور کیا اور اچھے طریقے سے درگزر کیا اور خدا کی قسم جو چیز بھی ہم نے آپ سے مانگی اے پروردگار اور آپ نے ہمیں عطا کی۔پس اس پر آپ کی

اا۔ الشکر (اا) لابن ابی الدنیا

بہت ہی حمد ہو، آپ کی ہر اس نعمت پر حمد ہو جو آپ نے ہم پر قدیم سے یا جدید سے یا مخفی یا اعلانیہ یا خاص یا عام یا زندگی میں یا موت کے وقت یا حاضر یا غائب ہونے کے وقت ہم پر نعمت فرمائی آپ کے لئے اتنی حمد ہو کہ آپ ہم سے راضی ہو جائیں اور جب آپ راضی ہو جائیں تو اس پر بھی حمد ہو۔

حضرت آدمؑ کا طریقہ شکر

۱۲۔ حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا:۔

(یا ربِّ! کیف یستطیعُ آدمُ أنْ یؤدِّیَ شُکْرَ ما صنعْتَه إلیه: خلقْتَه بیدک و نفخْتَ فیه من روحک، وأسکنْتَهُ جنَّتکَ، وأمرْتَ الملائکةَ فسجدُوا له؟ فقال: یا موسی! عَلِمَ أنَّ ذلک منّی فحمِدنی علیه: فکان ذلک شکراً لِما صنعْتُ إلیه). (۱۲)

ترجمہ: اے میرے پروردگار! حضرت آدمؑ نے کس طرح سے اس نعمت کا شکر ادا کیا تھا جو تو نے اس کے لئے تیار کی تھی تو نے اس کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اس میں اپنی طرف سے روح پھونکی اور اس کو جنت میں ٹھہرایا اور فرشتوں کو اس کے لئے سجدہ کا حکم دیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے موسیٰؑ! آدم نے یہ جان لیا تھا کہ یہ سب میری طرف سے ہے پھر اس پر اس نے میری حمد کی تھی۔ یہی شکر ہے اس کا جو میں نے اس پر انعام کیا تھا۔

حضرت علیؓ کی تمنائے شکر

۱۳۔ حضرت اصبغ بن نباتہ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہ لفظ کہتے: بِسْمِ اللہِ الْحَافِظِ الْمُؤَذِّیْ اور جب اپنے ہاتھوں سے اپنے پیٹ کو مسح کرتے تو کہتے: یَا لَھَا مِنْ نِعْمَةٍ لَوْ یَعْلَمُ الْعِبَادُ

---

۱۲ الشکر (۱۲) لابن أبی الدنیا۔

شُکْرَھَا.(۱۳ھ)
(کاش کہ آدمی پیٹ کی نعمتوں کا شکر جانتے ہوتے)

حضرت نوحؑ کا نام "عبدشکورا" کیوں ہے

۱۴۔ حضرت سعد بن مسعود ثقفیؓ فرماتے ہیں۔

انَّما سُمِّي ـ عليه السَّلام ـ عَبْداً شكوراً ' لانَّه لم يلبَسْ جَديداً ' ولم ياكُلْ طعاماً ' الا حَمِدَ اللّٰهَ عزَّوجلَّ. ۱۴ھ

حضرت نوحؑ کا نام (قرآن میں) عبداً شکورا ذکر کیا گیا ہے کیونکہ یہ جب بھی کوئی نیا کپڑا پہنتے یا کھانا کھاتے اللہ عزوجل کی حمد ادا کرتے تھے۔

حضورؐ کے کلمات شکر

(۱۵۔ حدیث) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں:۔ اہل قباء کے انصارؓ میں سے ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کی دعوت کی۔ ہم بھی آپؐ کے ساتھ چل پڑے۔ پس جب آپؐ کھانا کھا چکے اور اپنے ہاتھ دھو لئے تو یہ دعا فرمائی۔

(اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ يُطْعِمُ ولا يُطْعَمُ' مَنَّ عَلَيْنا فَهَدَانَا' وَأَطْعَمَنَا وَسَقَانَا' وَكُلَّ بَلاءٍ حَسَنٍ أَبْلَانَا' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ غَيْرَ مَوَدِّعٍ رَبِّىْ' وَلَا مُكَافِإٍ وَلَا مَكْفُوْرٍ. وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ أَطْعَمَ مِنَ الطَّعَامِ' وسَقى مِنَ الشَّرَابِ' وَكَسَا مِنَ الْعُرْيِ' وَهَدٰى مِنَ الضَّلَالَةِ' وَبَصَّرَ مِنَ الْعَمَى' وَفَضَّلَ عَلٰى كَثِيْرٍ مِمَّنْ خَلَقَهٗ تَفْضِيْلاً: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ

۱۳ھ درمنثور (۱/۱۵۲) بحوالہ الشکر لابن أبی الدنیا (۱۳) والبیھقی فی الشعب.
۱۴ھ الشکر (۱۴) طبرانی کبیر (۶/۳۲ رقم ۵۴۲۰) تفسیر ابن جریر (۱۵/۱۵)' در منثور (۴/۱۶۲)' مجمع الزوائد (۵/۲۹)

الْعَالَمِينَ). (۱۵)

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو کھلاتا ہے لیکن اس کو نہیں کھلایا جاتا اس نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں ہدایت فرمائی اور ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہر اچھی آزمائش کے ساتھ ہمیں آزمایا۔ ختم نہ ہونے والی تمام تعریفیں میرے پروردگار اللہ کے لئے ہیں۔ جن کا نہ بدلہ چکایا جاتا ہے اور نہ اس کی ناشکری کی جاتی ہے اور نہ اس سے بے پرواہی ہو سکتی ہے' تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے طعام سے کھلایا اور پینے کی چیز سے پلایا اور کپڑا نہ ہونے پر پہنایا اور گمراہی سے ہدایت کی طرف نکالا اور اندھے پن سے نکال کر بصارت عطا فرمائی اور اپنی بہت سی مخلوق پر بڑی فضیلت عطا فرمائی۔ تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کیلئے ہیں۔

زوال نعمت سے بچنے کی دعا

(۱۶۔ حدیث) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

(اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِن زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ، وتحوُّلِ عَافِيَتِكَ، وَجَمِيعِ سَخَطِكَ) (۱۶)

ترجمہ: اے اللہ میں آپ کے ساتھ پناہ لیتا ہوں نعمت کے زائل ہونے سے اور اچانک گرفت سے اور عافیت کے پھر جانے سے اور تمام قسم کی ناراضگی سے۔

---

۱۵ الشکر لابن أبی الدنیا (۱۵) عمل الیوم واللیلته. امام نسائی (۱۰۳) عمل الیوم واللیلة ابن السنی (۴۸۵) حاکم (۱/ ۵۴۶) ابن حبان (۷/ ۳۲۶. الإحسان) وقال الحاکم صحیح علی شرط مسلم.

۱۶ مسلم (۲۰۹۷) أبو داود (۱۵۵۰) حاکم (۱/ ۵۳۱) الأدب المفرد (۶۸۵) کلهم عن ابن عمرؓ ولم أجده عن ابن عباسؓ. الشکر لابن أبی الدنیا

نعمت عذاب کب بنتی ہے

۱۷۔حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں۔

(إنَّ اللهَ عزَّوجلَّ لَيُمَتِّعُ بِالنِّعْمَهِ بمَا شَاءَ' فإذا لم يُشْكَرْ قَلَبَها عليهم عذاباً). (۱۷)

ترجمہ: اللہ عزوجل جب تک چاہتے ہیں نعمت سے مستفید کرتے رہتے ہیں جب اس پر شکر نہیں کیا جاتا تو لوگوں پر اس کو عذاب کی شکل میں پلٹ دیتے ہیں۔

نعمت شکر سے وابستہ ہے

(۱۸)۔محمد بن ادریسؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے ہمدان کے علاقے کے کسی شخص سے فرمایا۔

(إنَّ النِّعْمَةَ مَوْصُولةٌ بالشُّكْر' والشُّكْرُ متعلِّقٌ بالمزيد' وهما مقرونان في قَرْنٍ' فلن ينقطعَ المزيدُ من اللهِ عزَّوجلَّ حتَّى ينقطِعَ الشُّكْرُ من العَبْدِ).(۱۸)

ترجمہ: نعمت شکر کے ساتھ وابستہ ہے اور شکر مزید نعمت کے ساتھ متعلق ہے اور یہ دونوں (نعمت اور شکر) ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نعمت کا اضافہ ختم نہیں ہوتا۔ جب تک کہ آدمی کی طرف سے شکر ادا کرنا منقطع نہ ہو جائے۔

شکر گناہوں کے چھوڑنے کا نام ہے

(۱۹)۔حضرت مخلد بن حسینؒ فرماتے ہیں۔

---

۱۷ درمنثور (۱/۱۵۳) بحواله الشكر لابن أبي الدنيا (۱۷)

۱۸ لشكر لابن أبي الدنيا

(کان یقال: الشُّکرُ تَرْکُ المعاصي) (۱۹)

ترجمہ: (صحابہ تابعین میں) یہ بات مشہور تھی کہ گناہوں کو چھوڑنے کا نام شکر ہے۔

خدا کے قریب نہ کرنیوالی نعمت آزمائش ہے

(۲۰)۔حضرت ابو حازمؒ فرماتے ہیں۔

(کُلُّ نِعْمَةٍ لاتُقَرِّبُ من الله عزّوجلَّ فهی بَلِيَّةٌ). (۲۰)

ترجمہ: ہر وہ نعمت جو اللہ عزوجل کے قریب نہ کرے وہ آزمائش ہے۔

ذکر نعمت خدا سے محبت پیدا کرتا ہے

(۲۱)۔حضرت ابو سلیمان واسطیؒ فرماتے ہیں۔

(ذِکْرُ النِّعمَةِ یُورِثُ الحُبَّ لله عزَّوجلَّ). (۲۱)

ترجمہ: نعمت خداوندی کا ذکر اللہ تعالیٰ سے محبت کو پیدا کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نعمتوں کا احسان جتلائیں گے

(۲۲)۔حضرت ابو بردہؒ فرماتے ہیں کہ

((قَدِمْتُ المدینةَ فلقیتُ عبدالله بن سلام، فقال لی: ألا تدخل بیتاً دَخَلَهُ النبیُّ ﷺ، وتصلِّی فی بیتٍ صلَّی فیه النبیُّ ﷺ، ونطعمُکَ سَوِیقاً وتمراً؟ ثم قال: إنَّ اللهَ عزَّوجلَّ إذا جمع الناس غداً ذکَّرهم ما أنْعَمَ علیهم، فیقولُ العبدُ: بآیةِ ماذا؟ فیقول: آیة ذاک أنَّکَ کنتَ فی کُرْبَةِ کذا وکذا فدَعَوْتَنی فکشفْتُها (عنک)، وآیةُ ذاک أنَّکَ کنتَ فی

۱۹ درمنثور (۱/۳۰۱) بحواله الشکر لابن أبی الدنیا. (۱۹).
۲۰ الشکر (۲۰)، فضیلة الشکر للخرائطی (۷۵).
۲۱ الشکر لله (۲۱).

سفر كذا وكذا فاستصحبتني فصحبتك. قال: فيذكره حتى يذكر. يقول: فآية ذاك أنك خطبت فلانة بنت فلان وخطبها معك خطاب فزوجتك ورددتهم)). (۲۲)

ترجمہ: میں مدینہ میں حاضر ہوا اور حضرت عبداللہ بن سلامؓ سے ملاقات کی تو انہوں نے مجھ سے فرمایا کیا میں آپ کو اس کمرے میں نہ لے جاؤں جہاں آپ ﷺ تشریف لائے تھے۔ اور آپ ایسے کمرے میں نماز پڑھیں جہاں آپ ﷺ نے نماز پڑھی تھی اور آپ کو ستو اور کھجوریں بھی کھلاؤں پھر فرمایا۔

اللہ عزوجل جب کل (قیامت میں) لوگوں کو جمع کرے گا تو ان کو وہ نعمتیں یاد دلائے گا جو ان پر کی تھیں، تو بندہ عرض کرے گا اس کی کیا نشانی ہے؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس کی نشانی یہ ہے کہ تو فلاں بیماری میں مبتلا تھا پھر تو نے مجھ سے دعا مانگی اور میں نے اس مصیبت کو تجھ سے ہٹا دیا تھا اور اس کی ایک نشانی یہ ہے کہ تو فلاں سفر میں تھا تو نے میری رفاقت مانگی تھی تو میں تیرا رفیق سفر بن گیا تھا (یعنی تجھے سفر کی مشکلات سے بچایا تھا) اس طرح سے اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں یاد دلاتا رہے گا۔ حتیٰ کہ یہ بھی یاد دلائے گا کہ اس کی ایک نشانی یہ ہے کہ تو نے فلاں شخص کی بیٹی کے لئے نکاح کا پیغام بھیجا (یا بھجوایا) تھا حالانکہ تیرے ساتھ اور بھی کئی لوگوں کا اس کے لئے پیغام نکاح پہنچا تھا لیکن میں نے تیرا نکاح کرا دیا تھا اور ان کو رد کر دیا تھا۔

اللہ بندے کو سامنے بٹھا کر نعمتیں گنیں گے

۲۳۔ حضرت عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں کہ

(أنَّ الله عزَّوجلَّ يُقعِدُ عَبدَه بين يَدَيهِ فيعدّدُ عليه نِعَمَهُ)

---

(۲۲) اخرجه البخاري (۱۳/۳۰۵) (فتح الباري) صدر الحديث فقط، الشكر لابن أبي الدنيا (۲۲).

هذا الحديث ـ فبكى ثم بَكى ثم قال: إنّي لأرجو ألّا يُقعِدَ الله عَبْداً بين يَدَيْهِ فيعذِّبَهُ. (۲۳)

ترجمہ: اللہ عزوجل (قیامت کے دن مومن) بندے کو اپنے سامنے بٹھا کر اس پر کی ہوئی نعمتوں کو سنائیں گے۔ حضرت عبداللہ بن سلام یہ حدیث بیان کرنے کے بعد بار بار روتے رہے۔ پھر فرمایا مجھے امید ہے کہ اللہ جس بندے کو اپنے سامنے بٹھا دیں گے اس کو عذاب میں نہیں ڈالیں گے۔

نیکیاں ایک نعمت کا بھی بدل نہیں بن سکتیں

(۲۴۔حدیث) حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

(يُؤتَى بالنِّعَمِ يومَ القيامةِ والحسناتِ والسيئاتِ، فيقول الله لِنِعْمَةٍ من نِعَمِهِ: خذى حقَّكِ من حسناتِهِ، فما تتركُ له حسنةً إلّا ذهبَتْ بها). (۲۴)

ترجمہ:۔ قیامت کے دن نعمتوں کو اور نیکیوں اور برائیوں کو پیش کیا جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں میں سے کسی ایک نعمت سے فرمائیں گے بندہ کی نیکیوں میں سے اپنا حق وصول کر لو تو کوئی نیکی بھی آدمی کی باقی نہ رہے گی لیکن نعمت اس کو ختم کر دے گی۔

فائدہ: اگر اس سے مراد کافر ہے تو اس کے دنیاوی اور رفاہی اخلاقیات کے بدلہ میں اللہ کی نعمت اس کی ساری نیکیوں پر پانی پھیر دے گی اور اس کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور اگر مسلمان مراد ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیکیوں کے ختم ہونے کے بعد اگر اس کو گناہوں کی سزا کے طور پر جہنم میں ڈالنا چاہیں

۲۳۔ الشكر لابن أبي الدنيا. (۲۳)
۲۴۔ الشكر لابن أبي الدنيا. (۲۴)

گے تو جہنم میں ڈال دیں گے اور اگر نیکیوں کے مٹ جانے کے بعد اپنے فضل سے جنت میں داخل کرنا چاہیں گے تو جنت میں داخل کر دیں گے۔

حضرت داؤدؑ کے کلمات شکر

(۲۵)۔حضرت حسن فرماتے ہیں:

حضرت داؤدؑ نے اس طرح سے شکر ادا کیا۔

(إلٰهي! لو أنَّ لكلِّ شعرةٍ منِّي لسانين يُسَبِّحانِک باللَّيلِ والنَّهارِ ما قضيتُ نِعْمَةً من نِعَمِکَ). (۲۵)

ترجمہ: اے میرے معبود! اگر میرے ہر بال کو دو زبانیں مل جائیں تو صبح وشام تیری تسبیح ادا کرتی رہیں میں پھر بھی میں تیری نعمتوں میں سے کسی نعمت کا بدلہ نہیں چکا سکتا۔

مصیبت ٹلنے کے بعد شکر کرتے رہو

۲۶۔حضرت بکر بن عبداللہ مزنیؒ فرماتے ہیں:

(يَنْزِلُ بالعَبْدِ الأمْرُ فيدعو اللهَ عزَّوجلَّ فيصرفُهُ عنه، فيأتيه الشيطانُ فيُضْعِفُ شُكْرَه، يقولُ: إنَّ الأمْرَ كان أيسَرَ مِمَّا تذهبُ إليه. قال: أوَلا يقولُ العَبْدُ: كان الأمرُ أشدَّ مِمَّا أذهبُ إليه، ولكنَّ اللهَ عزَّوجلَّ صَرَفَهُ عَنِّي) (۲۶)

ترجمہ: آدمی پر کوئی مصیبت نازل ہوتی ہے تو وہ اللہ عزوجل کو پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے اس کو ٹال دیتے ہیں پھر اس کے پاس شیطان آتا ہے تو وہ اس کے شکر کو ضعیف کر دیتا ہے اور اس کو کہتا ہے جو تم شکر کر رہے ہو وہ مصیبت اس سے ہلکی تھی۔حضرت بکر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ آدمی اس کے جواب

۲۵ے الشكر لابن ابى الدنيا.(۲۵)

۲۶ے الشكر لابن ابى الدنيا.(۲۶)

میں یہ کیوں نہیں کہتا کہ جو شکر میں ادا کر رہا ہوں مصیبت اس سے بڑی تھی لیکن اللہ عزوجل نے اس کو مجھ سے پھیر دیا۔

نعمتوں کو شکر کیساتھ وابستہ رکھو

(۲۷)۔حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں۔

(قَیِّدوا نِعَمَ اللہِ عزَّوجلَّ بالشُّکرِ للہ تعالیٰ). (۲۷)

ترجمہ:۔اللہ عزوجل کی نعمتوں کو اللہ کا شکر ادا کرنے کے ساتھ محفوظ رکھو۔

مصیبت پر صبر کی بہ نسبت نعمت پر شکر پسند ہے

۲۸۔حضرت مطرف بن عبداللہ فرماتے ہیں مجھے عافیت پہنچے اور میں شکر ادا کروں یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں مصیبت میں گرفتار ہو کر صبر کروں۔(۲۸)

شاکرین کا عمل

(۲۹)۔حضرت وہیب بن وردؒ نے کچھ لوگوں کو دیکھا جو عید الفطر کے دن ہنس رہے تھے تو فرمایا:۔

(إنْ کَانَ هؤلاء تُقُبِّلَ منهم صیامُهم' فما هذا فِعْلُ الشاکرین: وإنْ کان هؤلاء لم یُتَقَبَّلْ منهم صیامُهم' فما هذا فِعْلُ الخائفین) (۲۹)

ترجمہ:۔اگر ان لوگوں کے روزے قبول ہو گئے تو ان لوگوں کی کیا شان ہو

۲۷ الشکر لابن أبی الدنیا (۲۷) حلیة الأولیاء (۲/۲۰۰)' فضیلة الشکر للخرائطی (۴۱)' درمنثور (۱/۱۵۳) بحوالہ ابن أبی الدنیا والبیهقی فی الشعب.

۲۸ فضیلة الشکر ۴۱' الشکر للہ.(۲۸)

۲۹ الشکر لابن أبی الدنیا (۲۹) حلیة الأولیاء (۸/۱۴۹)

گی جو روزوں کی ادائیگی پر شکرادا کر رہے ہیں اور اگر ان لوگوں کے روزے قبول نہ ہوئے تو اللہ سے ڈرنے والوں کی کیا حالت ہوگی۔

نعمتوں کے ذریعہ عذاب سے بچو

(۳۰)۔حضرت امام اوزاعیؒ نے ایک دفعہ وعظ فرمایا اور اس میں فرمایا۔

(أيُّها النَّاسُ! تقوَّوْا بهذه النِعَمِ التى أصبحْتُم فيها على الهَرَبِ من نار الله عزَّوجلَّ المُوقَدَةِ التى تطَّلِعُ على الأفئدة: فإنَّكم فى دارٍ، الثَّواءُ فيها قليلٌ، وأنتم فيها تؤجَّلونَ خلائِفَ بعد القرون الذين استقبلوا مِنَ الدنيا أُنفَها وزهْرَتَها، فهم كانوا أطْوَلَ منكم أعماراً، وأَمَدَّ أجساماً، وأعْظَمَ آثاراً: فخدُّوا الجبالَ، وجابُوا الصخورَ، ونقَّبوا فى البلاد مؤيَّدين ببطش شديدٍ، وأجسامٍ كالعِماد: فما لبثت الأيامُ والليالى أن طَوَتْ مُدَّتَهم، وعَفَتْ آثارَهم، وأَخْوَتْ منازلهم، وأنْسَتْ ذِكرَهم، فما تُحِسُّ منهم من أحدٍ ولا تسمَعُ لهم رِكْزاً: كانو بِلَهْوِ الأَمَلِ آمنينَ، لبياتِ قومٍ غافلين، أولصبَاحِ قومٍ نادمين.

ثم إنَّكم قد عَلِمْتُم الذى نَزَلَ بساحتهم بيَاتاً من عقوبة اللهِ عزَّوجلَّ، فأصبحَ كثيرٌ منهم فى ديارهم جَاثِمين، وأصبحَ الباقون ينظُرُون فى آثار نِقْمَةِ اللهِ وزَوالِ نِعَمِهِ، ومساكن خاوية فيها آية للذين يخافون العذابَ الأليمَ، وعِبْرَةٌ لمن يَخْشَى، وأصبحْتم من بعدهم فى أجلٍ مَنْقُوصٍ، ودنيا مقبوضَةٍ، فى زمانٍ قد ولّى عفوُه، وذهَبَ رخاؤه، فلم يَبْقَ منه الّا حمأة شرٍ، وصُبَابَةُ كَدَرٍ، وأها ويلُ عِبَرٍ، وعقوبات غُبَّرٍ،

وأرسالُ فِتَنٍ، وتتابعُ زلازلَ، ورذالةُ خلفٍ، بهم ظَهَرَ الفسادُ فی البرِّ والبحرِ.

فلا تَکُونوا أشبَاهًا لِمَنْ خَدَعَهُ الأمَلُ، وغرَّهُ طُولُ الاَجَل، فتبلَّغَ بالأمانی. فنسألُ اللهَ أنْ یجعلَنا وإیَّاکم مِمَّنْ وَعَی نَذْرَه فانتهی، وعَقَلَ سُراه فمهَّدَ لنفسِهِ). (۳۰)

ترجمہ: اے لوگو! ان نعمتوں کے ساتھ جو تمہیں حاصل ہو چکی ہیں۔ اللہ عزوجل کی اس دوزخ سے بھاگنے کی قوت حاصل کرو۔ جو دلوں تک پہنچ کر جلانے والی ہے۔ تم ایسی جگہ رہ رہے ہو جس میں تھوڑی مدت کے لئے ٹھہرنا ہے۔ حالانکہ تم دنیا میں کئی زمانوں کے بعد ان لوگوں کے بعد تھوڑی مدت کے لئے آئے ہو جنہوں نے دنیا کی باغ و بہار کے مزے لوٹے تھے۔ جن کی عمریں تمہاری عمروں سے طویل تھیں اور ان کے اجسام بڑے تھے اور آثار عظیم تھے۔ انہوں نے پہاڑوں کو چیرا، چٹانوں کو نکالا اور شہروں کے شہر پامال کئے اور یہ مضبوط گرفت کے حامل تھے ان کے جسم ستونوں کی طرح طویل تھے، زمانہ کے گزرنے سے ان کی زندگی کی مدت بھی لپیٹ دی گئی اور نشانات مٹ گئے اور ان کے گھر برباد ہو گئے اور ان کا ذکر محو ہو گیا، تم ان میں سے کسی ایک کے وجود کو بھی محسوس نہیں کر سکتے اور نہ ان کی بات کو سن سکتے ہو۔ وہ بھی آرزو کے کھیل میں امن سمجھ رہے تھے جبکہ وہ ایسی قوم تھی جو غفلت کی نیند سو رہی تھی یا اس قوم کی طرح جو صبح کو نادم ہو کر اٹھی، اس کے بعد تم یہ بھی جانتے ہو کہ ان کے صحنوں میں رات کے وقت اللہ عزوجل کا عذاب پہنچا ان میں سے بہت سوں کے گھر اجڑ چکے تھے اور زندہ بچ جانے والے اللہ کے عذاب کے آثار اور اللہ کی نعمتوں کا زوال دیکھ رہے تھے اور اجڑے ہوئے گھروں میں ان

۳۰؎ الشکر لابن أبی الدنیا. (۳۰)

لوگوں کیلئے عبرت ہے جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں اور خائفین کے لئے عبرت پکڑنے کا مقام ہے۔ان کے بعد تم لوگ چھوٹی سی عمر لے کر آئے ہو اور دنیا بھی تھوڑے زمانہ بعد مٹنے والی ہے۔اس کا خوشحالی کا زمانہ گزر گیا' اس کا آرام اجڑ گیا۔اب تو شر کا کیچڑ گدلے پانی کا تلچھٹ اور ہولناک عبرتیں باقی رہ جانے والی سزائیں اور پے در پے فتنوں کا ظہور اور لگاتار زلزلوں اور رذیلوں کی جانشینی ظاہر ہو چکی ہے جن کی وجہ سے خشکی اور سمندر میں فساد برپا ہے' تم ان لوگوں کی مثل نہ ہونا جن کو آرزو نے دھوکہ میں رکھا اور عمر کی طوالت نے غرور میں ڈالا اور ان کی آرزوئیں صرف آرزوئیں ہی رہ گئیں۔ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اور تمہیں ان لوگوں سے بنائے جن کی حفاظت کی اور ان کو عذاب سے روکا اور اس کو عقل عطا فرمائی تو اس نے اپنے لئے آخرت کی تیاری کر لی۔

لگاتار نعمتوں کے بعد گناہ سے ڈرو

(۳۱)۔حضرت ابوحازمؒ فرماتے ہیں:۔

(إذا رأيتَ اللهَ عزَّوجلَّ يتابعُ نِعَمَهُ عليكَ وأنتَ تعصِيه فاحذَرْهُ) (۱۳۱)

ترجمہ:۔جب تو اللہ عزوجل کو دیکھے کہ وہ پے در پے تجھ پر نعمتیں فرمارہا ہے اور تو اس کی نافرمانی کررہا ہے تو اس سے ڈر۔

نافرمانوں پر نعمتیں ان کو سرکش بنانے کے لئے ہیں

(۳۲۔حدیث) حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

۱۳۱ الشكر لابن أبی الدنيا(۷۳)' فضيلته الشكر للخرائطی (۷۳)' والاربعين النعم للغماری (حاشيه ص ۱۹). حلية الأولياء (۳/۲۲۹. ۲۵۹).

(أذا رأيتَ اللهَ عزّوجلَّ يُعطى العِبَادَ ما يشاؤ ون على مَعاصِيهم إيَّاهُ، فذلک استدراجٌ لهم منه). (۳۲)

ترجمہ: جب تو اللہ عزوجل کو دیکھے کہ وہ ایسے بندوں کو ان کے گناہوں کے باوجود (نعمتیں) عطا فرمارہا ہے تو یہ اللہ کی طرف سے ان کو گناہوں پر سرکش کرنا ہے۔

نعمت کا ذکر شکر ہے

(۳۳)۔حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں۔

(أكْثِرُ واذكُرَ هذه النّعْمَةِ فإنَّ ذكْرَها شُكْرُها). (۳۳)

ترجمہ: نعمت کو کثرت سے ذکر کرو کیونکہ نعمت کا ذکر بھی شکر ہے۔

دنیا اور آخرت کی خیر کی جامع چار چیزیں

(۳۴۔حدیث) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

(أرْبَعٌ مَنْ أعْطِيهنَّ فَقَدْ أعْطِيَ خَيْرَ الدُّنيا والآخرة: قَلْبٌ شاكِرٌ، ولسانٌ ذاكرٌ، وبَدَنٌ على البلاءِ صَابِرٌ، وزوجَةٌ لا تبغِيهِ خَوْناً في نفسِها ولا ماله). (۳۴)

---

۳۲ الشكر لابن أبي الدنيا. مسند أحمد (۱۴۵/۴) تفسير ابن جرير (۱۱۵/۷)، دولابي في الكنى (۱۱۱/۱)، فضيلة الشكر (۷۰) المغني عن حمل الأسفار ۱۱۵/۴ بحواله احمد والطبراني والبيهقي في الشعب بإسناد حسن.

۳۳ الشكر لابن أبي الدنيا. (۳۳)

۳۴ الشكر (۳۴) طبراني كبير (۱۳۴/۱۱ رقم ۲۷۵/۱۱) طبراني اوسط كما في مجمع البحرين (۱۹۱) الترغيب والترهيب للمنذري ۳۹۸/۲، وقال رواه الطبراني بإسناد جيد، مجمع الزوائد (۲۷۳/۴) تاريخ إصبهان (۱۶۷/۲) أمالي الشجري (۲۵۶/۱).

ترجمہ: چار چیزیں ایسی ہیں وہ جس کو عطا کر دی گئیں تو اس کو دنیا اور آخرت کی خیر عطا کر دی گئی۔(۱) شکر کرنے والا دل (۲) ذکر کرنے والی زبان (۳) مصیبت پر صبر کرنے والا بدن (۴) وہ بیوی جو خاوند کی اپنی ذات کے متعلق خیانت نہ کرے اور نہ اس کے مال میں خیانت کرے۔

ہر چیز اللہ کا شکر ادا کرتی ہے

۳۵۔حضرت صدقہ بن یسارؒ فرماتے ہیں۔

(بینا داود علیه السَّلامُ فی مِحرابه إذْ مَرَّتْ به دُرَّةٌ، فَنظَرَ إليها، وفكَّرَ في خَلْقِها، وعَجِبَ منها، وقال ما يَعْبأ الله عزَّوجلَّ بهذه؟ قال: فأنطقَهَا اللهُ عزَّوجلَّ، فقالَتْ: يا داؤدُ! أتعجبُكَ نفسُكَ؟ فوالذي نفسي بيدهِ لأنا على ما آتاني اللهُ مِنْ فَضْلِهِ أشْكَرُ مِنْكَ على ما آتاكَ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ). (۳۵)

ترجمہ: حضرت داؤد علیہ السلام اپنی محراب میں موجود تھے کہ آپ کے سامنے سے ایک خوبصورت موتی گزرا۔آپ نے اس کی طرف دیکھا اور اس کی تخلیق کے بارے میں فکر کرنے لگے اور اس سے متعجب ہو رہے تھے اور فرمایا اللہ عزوجل کے نزدیک اس کی کیا حیثیت ہے! تو اللہ تعالیٰ نے اس موتی کو بولنے کی قوت بخشی تو اس نے عرض کیا اے داؤد! کیا آپ کو اپنا جسم پسند آتا ہے؟ خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل سے مجھے جو (حسن) بخشا ہے اس پر میں آپ سے زیادہ شکر ادا کر رہا ہوں، جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عطا کیا ہے۔

۳۵۔ الشكر لابن أبي الدنيا. (۳۵)

حضرت داوٗدؑ کا شکر

٣٦۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں۔

(أَنَّ داود نبيَّ الله ــ ﷺ ــ ظَنَّ في نفسه أنَّ أحداً لم يَمْدَحْ خالِقَهُ أفْضَلَ مِمَّا مَدَحَهُ، وإنَّ مَلَكاً نَزَلَ وهو قاعدٌ في المحراب والبِرْكَةُ إلى جنبه، فقال: يا داود! افهمْ إلى ما تصوِّتُ الضِّفْدَعُ، فأنصتَ داوُدُ، فإذا الضِّفْدَعُ يمدَحُه بِمِدْحَةٍ لم يَمْدَحْهُ بها داود، فقال له المَلَكُ: كيف ترى يا داود؟ أفَهِمْتَ ما قالت؟ قال: نعم، قال: ماذا قالت؟ قال: سبحانَكَ وبحمدِكَ منتهى عِلمكَ يا ربِّ. قال داود: لا، والذي جعلني نبيَّه إنِّي لم أمدَحْهُ بهذا). (٣٦)

ترجمہ:۔ اللہ کے نبی حضرت داوٗدؑ نے اپنے دل میں خیال کیا کہ ان کی مدح سے زیادہ بہتر مدح خالق باری تعالیٰ کی کسی نے نہیں کی ہے تو ایک فرشتہ آپ کے پاس نازل ہوا جبکہ آپؑ محراب میں موجود تھے اور حوض ان کے پہلو میں تھا۔ اس نے عرض کیا اے داوٗد! مینڈک کی آواز کو سمجھیں تو حضرت داوٗد نے توجہ کی تو مینڈک ایسے الفاظ کے ساتھ اللہ کی مدح کر رہا تھا جن کے ساتھ حضرت داوٗد نے مدح نہیں کی تھی تو آپؑ سے فرشتے نے عرض کیا۔ اے داوٗد! کیا دیکھا؟ جو اس نے کہا ہے وہ آپ سمجھ گئے ہیں۔ فرمایا ہاں! تو پوچھا۔ اس نے کیا کہا ہے؟ فرمایا! یہ کہہ رہا ہے "سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ مُنْتَهٰى عِلْمِکَ یَا رَبِّ" (پاک ہے تو اور اے رب تو اپنے منتہائے علم کے ساتھ حمد کے لائق ہے) حضرت داوٗدؑ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس نے مجھے نبی بنایا ہے میں نے ان الفاظ کے ساتھ کبھی اس کی مدح نہیں کی۔

٣٦۔ الشکر (٣٦) کتاب الزهد امام أحمد (١/١٥٠).

فرشتوں کوتھکا دینے والی حمد

۳۷۔حضرت سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں اللہ کے نبی حضرت داوٗدؑ نے اللہ کو یادکرتے ہوئے یہ کلمات فرمائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْداً كَمَا يَنْبَغِىْ لِكَرَمِ وَجْهِ رَبِّىْ جَلَّ جَلَالُهُ. (۳۷)

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں ایسی حمد کے ساتھ جیسا کہ میرے پروردگار جل جلالہ کی شان کے لائق ہیں۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی کہ اے داوٗد! تو نے (اعمال نامہ لکھنے والے) فرشتوں کو تھکا دیا (یعنی ایسے الفاظ میں حمد کی کہ فرشتے اس کا ثواب لکھتے لکھتے تھک گئے' فرشتوں کے تھکنے کا مطلب یہ ہے کہ بہت کثیر ثواب والی حمد ادا کی ہے)

شکر میں شک کے کلمات نہ کہو

۳۸۔حضرت اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے روایت ہے کہ:۔

أَنَّ رجلاً كان يأتى النبىَّ ﷺ ويسلِّمُ عليه' فيقولُ النبىُّ ﷺ : (كيفَ أصبحتَ؟) فيقولُ الرجلُ: أحمدُ إليكَ اللهَ' وأحمدُ اللهَ اليكَ' فكان النبىُّ ﷺ يدعوله.

فجاء يوماً فقال له النبىُّ ﷺ (كيف أنتَ يا فلانُ؟) قال: بخيرٍ إنْ شكرْتُ' فسكتَ النبىُّ ﷺ' فقال الرجلُ: يا نبىَّ اللهِ! كنتَ تسألنى فتدعولى' وإنَّك سألتنى اليومَ فلم تدعُ لى! قال: (انّى كنتُ أسألُكَ فتشكُر اللهَ' وإنّى سألتُكَ اليومَ فشككْتَ فى الشُّكرِ) (۳۸)

---

۳۷ فضيلة الشكر للخرائطى (۸) الشكر لله.(۳۷).

۳۸ الشكر لابن ابى الدنيا(۳۸)،مسند أحمد(۱/۲۴۱)وسنده مرسل صحيح الإسناد. درمنثور ۱/۱۰۳ بحواله الشكر لابن ابى الدنيا والبيهقى فى الشعب

ترجمہ: ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا اور سلام عرض کرتا تھا۔ آپؐ اس سے پوچھتے کس حال میں صبح کی ہے۔ تو وہ عرض کرتا میں آپؐ کے سامنے اللہ کے لئے حمد بیان کرتا ہوں اور آپؐ کے سامنے اللہ کی حمد پیش کرتا ہوں تو آنحضرت ﷺ اس کے لئے دعا فرماتے تھے۔

پھر وہ ایک دن حاضر ہوا تو آنحضرت ﷺ نے اس سے پوچھا۔ اے فلاں کیسے ہو۔ اس نے کہا اگر میں شکر کروں تو خیر ہے تو حضور ﷺ خاموش ہو گئے تو اس شخص نے عرض کیا اے اللہ کے نبی: آپ مجھ سے حال پوچھا کرتے تھے اور مجھے دعا دیتے تھے اور آج آپ نے مجھ سے حال پوچھا ہے لیکن دعا نہیں دی۔ آپؐ نے فرمایا میں تم سے حال پوچھتا تھا تم اللہ کا شکر ادا کرتے تھے آج میں نے تم سے پوچھا تو تم نے شکر میں شک پیدا کر دیا۔

ہر وقت ذکر میں مشغولیت بھی شکر ہے

۳۹۔ حضرت عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا:۔

(یا ربِّ، ما الشُّکرُ الذی یَنبغِی لَکَ؟ قال: یا موسی، ألاَّ یزالَ لسانُکَ رَطباً مِنْ ذِکرِی). (۳۹)

ترجمہ: اے رب! آپ کا شکر کس طرح ادا کرنا چاہئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ: ہر وقت تیری زبان میرے ذکر میں مشغول رہنی چاہئے۔

دو بڑی نعمتیں: گناہوں کی پردہ پوشی اور لوگوں کے دلوں میں محبت

۴۰۔ حضرت یونس بن عبید فرماتے ہیں

قال رجلٌ لأبی تمیمةَ: کیف أصبحتَ؟ قال: أصبحتُ

۳۹ الشکر لابن أبی الدنیا (۳۹) مصنف ابن ابی شیبة (۱۳/ ۲۱۲). درمنثور (۱۵۳/۱)، بحواله ابن ابی شیبة و ابن أبی الدنیا و البیهقی فی الشعب.

بیـن نِعْـمَتَیْـنِ، لاأدری أیتھمـا أفـضلُ: ذُنُوبٌ سترَھا اللّٰہ عـزّوجـلَّ فـلا یستطیعُ أنْ یعیّرَنی بھا أحدٌ، ومودّۃٌ قذفَھا اللّٰہُ عزّوجلَّ فی قلوبِ العِبادِ لم یَبْلُغھا عَمَلِی. (۴۰)

ترجمہ: ایک شخص نے حضرت ابوتمیمہ سے پوچھا کس حال میں صبح کی ہے۔فرمایا! دونعمتوں کے درمیان ہوں۔ مجھے معلوم نہیں ہو سکا کہ ان میں سے کون سی افضل ہے۔(۱) ایسے گناہ جن کواللہ عزوجل نے چھپادیا ہے کہ اب کسی کی طاقت میں نہیں کہ وہ ان کی وجہ سے مجھ پر نکتہ چینی کرسکے۔(۲) اوروہ محبت جس کواللہ عزوجل نے (میرے لئے) اپنے بندوں کے دلوں میں ڈال دیاہے، جہاں تک میراعمل نہیں پہنچ سکا۔

شکر گناہ چھوڑنے کا نام ہے

۴۱۔حضرت محمد بن لوط انصاری فرماتے ہیں کہ:۔

(کان یقال: الشکر ترک المعصیۃ)) (۴۱)

ترجمہ:(صحابہ وتابعین میں) یہ بات مشہور تھی کہ شکر گناہ چھوڑنے کا نام ہے۔

امام زین العابدینؒ کے کلمات شکر

۴۲۔حضرت ولید بن صالح فرماتے ہیں مجھے اہل مدینہ کے ایک شیخ نے بیان کیا کہ حضرت امام زین العابدین یعنی علی بن حسینؓ منیٰ میں جو دعا مانگ رہے تھے اس میں سے کچھ یہ بھی ہے۔

(کَمْ مِنْ نِعمَۃٍ أنعمْتَھا عَلَیَّ قلَّ لَکَ عِندَھا شُکرِی، وَکَمْ

۴۰ الشکر لابن ابی الدنیا.(۴۰) حلیتہ الاولیاء (۳/۱۵)

۴۱ درمنثور (۱/۱۵۳) بحوالہ الشکر لابن ابی الدنیا (۴۱) والبیھقی فی شعب الإیمان.

مِنْ بَلِيَّةٍ ابْتَلَيْتَنِي بِهَا قَلَّ لَكَ عِنْدَهَا صَبْرِي، فَيَا مَنْ قَلَّ شُكْرِي عِنْدَ نِعْمَتِهِ فَلَمْ يَحْرِمْنِي، وَيَامَنْ قَلَّ صَبْرِي عِنْدَ بَلَائِهِ فَلَمْ يَخْذُلْنِي، وَيَامَنْ رَآنِي عَلَى الذُّنُوبِ الْعِظَامِ فَلَمْ يَفْضَحْنِي وَلَمْ يَهْتِكْ سِتْرِي، وَيَا ذَا الْمَعْرُوفِ الَّذِي لَا يَنْقَضِي، وَيَاذَا/ النِّعَمِ الَّتِي لَاتَحُولُ وَلَا تَزُولُ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا). (۴۲)

ترجمہ: کتنی نعمتیں ہیں جن کا تو نے مجھ پر انعام کیا لیکن اس کے حصول پر میرا شکر تیرے لئے کم تھا، سو اور کتنی مصیبتیں ایسی ہیں جن میں تو نے مجھے مبتلا کیا لیکن میں نے تیرے لئے اس پر تھوڑا صبر کیا۔ پس اے وہ ذات جس کی نعمت پر میرا شکر کم ادا ہوا پھر بھی اس نے مجھے محروم نہ کیا اور اے وہ ذات جس کی مصیبت پر میرا صبر کم ہوا پھر بھی اس نے مجھے رسوا نہ کیا۔ اے وہ ذات جس نے مجھے بڑے بڑے گناہوں میں مبتلا دیکھا پھر بھی اس نے مجھے شرمندہ نہ کیا اور میری پردہ دری نہ کی، اے وہ احسان کرنے والے جس کا احسان منقطع نہیں ہوتا۔ اے وہ کثیر نعمتوں والے جس کی نعمتیں نہ پھرتی ہیں نہ زائل ہوتی ہیں۔ حضرت محمد پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر درود نازل فرما اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحمت فرما۔

اللہ کا انسان سے شکوہ

۴۳۔ حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں میں نے بعض کتابوں میں پڑھا ہے۔

ان اللہ عزوجل يقول: يا ابن آدم! خيري ينزل إليك، وشرك يصعد إلي، وأتحب إليك بالنعم، وتتبغض إلي بالمعاصي، ولا يزال ملك كريم قد عرج إلي منك بعمل قبيح). (۴۳)

۴۲؎ حليه أبو نعيم (۳۷۸/۲) الشكر لابن أبي الدنيا. (۴۲)

۴۳؎ الشكر لابن أبي الدنيا. (۴۳)

ترجمہ: اللہ عزوجل فرماتے ہیں۔ اے انسان میری خیر تیری طرف نازل ہوتی ہے جبکہ تیرا شر میری طرف پہنچتا ہے۔ میں تجھے نعمتیں دے کر تجھ سے محبت حاصل کرنا چاہتا ہوں اور تو گناہ کر کے میرا بغض کمانا چاہتا ہے۔ شان والا فرشتہ تیری طرف سے میری طرف بدعملی لے کر ہی آتا ہے۔

شکر کے قابل رشک کلمات

۴۴۔ حضرت ابوعلی فرماتے ہیں:۔ میں نے اپنے ایک پڑوسی سے رات کے وقت یہ دعا کرتے ہوئے سنی۔

(اَللّٰھُمَّ' خَیْرُکَ إِلَیَّ نازِلٌ' وشَرِّیْ إِلَیْکَ صَاعِدٌ' وَکَمْ مِنْ مَّلَکٍ کَرِیْمٍ قَدْ صَعِدَ إِلَیْکَ بِعَمَلٍ قبِیْحٍ' أَنْتَ مَعَ غِناکَ عَنِّی تَتحبَّبُ إِلَیَّ بالنِّعَمِ' وَأَنَا مَعَ فَقْرِیْ إِلَیْکَ وَفَاقَتِیْ أَتَمَقَّتُ (إلیکَ) بِالْمَعَاصِیْ' وَأَنْتَ فِیْ ذٰلِکَ تُجِیْرُنِیْ وتَسْتُرُنِیْ وَتَرْزُقُنِیْ) (۴۴)

ترجمہ: اے اللہ تیری خیر میری طرف اترتی ہے اور میرا شر تیری طرف بلند ہوتا ہے۔ کتنے شان والے فرشتے ہیں جو تیری طرف (میرا) قبیح عمل لے کر چڑھتے ہیں تو مجھ سے مستغنی ہونے کے باوجود میری طرف نعمتیں پہنچانے کو پسند کرتا ہے اور میں تیرے سامنے اپنے محتاج اور فاقہ مست ہونے کے باوجود گناہوں کے ساتھ تیرے عذاب کو دعوت دیتا ہوں۔ اس صورت حال میں پھر بھی تو مجھے (عذاب سے) بچاتا ہے اور میرے (گناہوں کی) پردہ پوشی کرتا ہے اور مجھے رزق عطا فرماتا ہے۔

محتاج ہو کر خدا کو ناراض کرنے والے

۴۵۔ حضرت صعدی بن ابی الجعر فرماتے ہیں:

۴۴؎ الشکر لابن أبی الدنیا. (۴۴)

كُنَّا نَدْخُلُ على المُغيرة أبى محمد' فنقولُ كيفَ أصبحتَ يا أبا محمد؟ قال: أصبحْنَا مُغرَقِينَ فى النِّعَمِ مقصِّرين فى الشُّكْرِ' يتحبَّبُ إلينا ربُّنا عزَّوجلَّ وهو غَنِيٌّ عَنَّا' ونتمقَّتُ إليه ونحنُ إليه مُحْتَاجُونَ. (۴۵)

ترجمہ: ہم ابومحمد مغیرہ کے پاس جایا کرتے تھے اور پوچھتے تھے اے ابومحمد آپ کی صبح کیسی رہی۔ وہ کہتے ہم نعمتوں میں مالا مال ہوکر شکر میں کمی کرتے ہوئے صبح کررہے ہیں۔ ہمارا رب عزوجل ہمارے ساتھ محبت کرنا چاہتا ہے جبکہ وہ ہم سے مستغنی ہے اور ہم اس کو ناراض کرتے ہیں جبکہ ہم اس کے محتاج ہیں۔

ہر وقت مہربان کی نافرمانی کی جارہی ہے

۴۶۔ حضرت عبداللہ بن ثعلبہ نے دعا کرتے ہوئے کہا۔

اِلٰهِیْ' مِنْ كَرَمِکَ كَاَنَّکَ تُطَاعُ فَلَا تُعْصٰی' وَمِنْ حِلْمِکَ اَنَّکَ تُعْصٰی وَكَاَنَّکَ لَمْ تَرَ وَاَیُّ زَمَنٍ لَمْ یَعْصِکَ فِیْهِ سُكَّانُ اَرْضِکَ' فَكُنْتَ وَاللهِ بِالْخَیْرِ عَلَیْهِمْ عَوَّادًا. (۴۶)

ترجمہ: الٰہی تیرا کرم تو ایسا ہے جیسا کہ تیری فرمانبرداری کی جارہی ہے اور تیری نافرمانی نہیں کی جاتی اور تیرا حوصلہ ایسا ہے کہ تیری نافرمانی کی جارہی ہے اور تیری حالت یہ ہے کہ گویا تو نے دیکھا ہی نہیں۔ وہ کون سا وقت ہے جس میں تیری زمین کے رہنے والوں نے تیری نافرمانی نہ کی ہو لیکن خدا کی قسم پھر بھی تو ان پر بار بار خیر کا ہی معاملہ کرتا ہے۔

لباس کے شکر پر مغفرت

(۴۷۔ حدیث) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد

۴۵؎ حلية الأولياء (۶/ ۲۴۸) ' الشكر لابن ابى الدنيا. (۴۵)
۴۶؎ حلية الأولياء (۶/ ۲۴۶) ' الشكر لابن ابى الدنيا. (۴۶)

فرمایا:

((ما أنعم الله عزوجل على عبد نعمة يعلم أنها من عند الله عزوجل إلا كتب الله له شكرها' وما علم الله عزوجل من عبد ندامة على ذنب إلا غفرله قبل أن يستغفره' وإن الرجل ليشترى الثوب بالدينار فيلبسه' فيحمد الله عزوجل' فما يبلغ ركبتيه حتى يغفر له)).(۴۷)

ترجمہ: اللہ عزوجل جس بندے پر بھی کوئی نعمت فرماتے ہیں جس کو وہ جانتا ہے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر اس کا شکر فرض قرار دے دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جس بندے سے کسی گناہ پر ندامت کو دیکھتے ہیں تو اس کے استغفار سے پہلے اس کو بخش دیتے ہیں اور آدمی کوئی کپڑا ایک اشرفی کے بدلہ میں خریدتا ہے اس کو پہنتا ہے اور اس پر اللہ عزوجل کی حمد بیان کرتا ہے تو وہ کپڑا ابھی اس کے گھٹنوں تک نہیں پہنچا ہوتا کہ اس کی بخشش کر دی جاتی ہے۔

کلمات حمد سے صغیرہ گناہ معاف

۴۸۔ حضرت معاویہ بن قرہ فرماتے ہیں:

((من لبس ثوباً جديداً فقال: بسم الله والحمد لله غفر له)).

وسمعته يقول: ((من أكل طعاماً فقال: بِسْمِ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ غُفِرَ لَهُ وَمن شرب فقال: بسم الله والحمدلله غفر له)).(۴۸)

ترجمہ: جس شخص نے نیا کپڑا پہنا اور بِسْمِ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھا تو اس کی بخشش کر دی جاتی ہے۔

۴۷ فضيلة الشكر (۴۰) مستدرک (۵۱۴/۱) وصححه وتعقبه الذهبي' درمنثور (۱۵۳/۱) بحوالہ جات مذکورہ والبیہقی' والشکر للہ (۴۷).

۴۸ الشكر لابن أبي الدنيا. (۴۸)

اورانہوں نے یہ بھی فرمایا کہ جس شخص نے کھانا کھایا پھر کہا بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ اس کی بخشش کردی جاتی ہے اور جس شخص نے کوئی چیز پی اور پھر کہا بِسْمِ اللّٰہ وَالْحَمْدُللہِ تو اس کی بھی بخشش کردی جاتی ہے۔

(فائدہ) نیک اعمال کے صلہ میں جو گناہ معاف ہونے کی احادیث آئی ہیں ان سے مراد صغیرہ گناہوں کی معافی ہوتی ہے۔ کبیرہ گناہ توبہ کرنے سے معاف ہوتے ہیں اور حقوق العباد اصحاب حقوق کو ادا کرنے سے یا ان سے معاف کرانے سے ذمہ سے اترتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے جو فرائض مثلاً نماز روزہ کا چھوڑنا ان کی توبہ سے تاخیر کا گناہ معاف ہوتا ہے۔ اصل فرائض ادا کرنے سے ہی ادا ہوتے ہیں۔

ناشکری سے نعمت چھن جاتی ہے

(۴۹۔ حدیث) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(ما من عبد توکل بعبادة الله إلا غرم الله السماوات والارض ـ يعني رزقه ـ فجعله في أيدي بني آدم يعملونه حتى يدفعوه إليه، فان العبد قبله أوجب عليه الشكر، وإن أباه وجد الغني الحميد عباداً فقراء يأخذون رزقه ويشكرون له)(۴۹)

ترجمہ: جو آدمی اللہ کی عبادت کرنے پر بھروسہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو آسمانوں اور زمین سے رزق دیتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کے رزق کو انسانوں کے ہاتھوں میں منتقل کرتے ہیں۔ جو تمام قسم کی خدمات سرانجام دینے کے بعد اس بندے تک پہنچاتے ہیں۔ پھر جب وہ بندہ اس چیز کو قبول کرتا ہے تو

۴۹۔ الشکر لابن ابی الدنیا.

اس پر اس کا شکر واجب ہو جاتا ہے اور اگر وہ شکر ادا نہیں کرتا تو اللہ غنی وحمید اپنے فقیر بندوں کی طرف متوجہ ہوتا ہے وہ اس بندے کا رزق لینے کے بعد شکر ادا کرتے ہیں۔

اللہ اپنے بندے پر نعمت کا اثر دیکھنا پسند کرتا ہے

(۵۰۔حدیث): حضرت ابورجاء عطاردی فرماتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصینؓ ہمارے پاس تشریف لائے کہ ان پر ریشم کی نقش ونگار والی چادر تھی جس کو ہم نے نہ تو آپ پر پہلے دیکھا نہ بعد میں انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے

(اذا أنعم الله عزوجل على عبد نعمة' يحب أن يرى أثر نعمته على عبده) (۵۰)

ترجمہ:۔ جب اللہ عزوجل کسی بندے پر نعمت کا انعام فرماتے ہیں تو پسند کرتے ہیں کہ اپنی نعمت کا اثر اپنے بندہ پر دیکھیں۔

کھانے پینے اور صدقہ میں نعمت کا اظہار کرو

(۵۱۔حدیث) حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا:۔

(كلوا واشربوا وتصدقوا في غير مخيلة ولا سرف' فإن الله عزوجل يحب أن يرى أثر نعمته على عباده). (۵۱)

ترجمہ: کھاؤ اور پیو اور صدقہ کرو' بغیر کنجوسی اور بغیر فضول خرچی کے' کیونکہ

۵۰ الشكر (۵۰)، مجمع الزوائد (۱۳۲/۵) وقال رواه احمد والطبرانی ورجال احمد ثقات.

۵۱ (الشكر (۵۱) أخرجه أحمد (۱۸۲/۲) وقال الغماری فی الأربعين (ص ۲۳) رجال الإسناد ثقات' علقه البخاری (۲۵۲/۱۰ فتح الباری) الشطر الأول منه).

اللہ عزوجل (کھانے' پینے اور صدقہ کرنے میں) اپنے بندوں پر اپنی نعمت کے اثر کو دیکھنا پسند کرتا ہے۔

(۵۲۔حدیث) حضرت ابوالاحوص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ أتیتُ رسولَ اللهِ ﷺ وأنا قَشِفُ الهیئةِ' فقال: ((هَلْ لکَ مالٌ؟)) قُلْتُ: نعم. قال: ((من أیِّ المال؟)) قُلْتُ: من کلِّ المالِ قَدْ آتانی اللهُ عزَّوجلَّ: مِنَ الإبلِ والخَیْلِ والرَّقِیقِ والغنمِ. قال: ((فإذا آتاکَ اللهُ عزَّوجلَّ مالاً فلیُرَ علیکَ)). (۵۲)

(ترجمہ) میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ میں خستہ حال تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا تمہارے پاس مال ہے۔ میں نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے پوچھا کس قسم کا مال ہے؟ میں نے عرض کیا ہر قسم کا مال اللہ تعالیٰ نے مجھے دیا ہے۔ اونٹ بھی' گھوڑے بھی' غلام بھی اور بکریاں بھی۔ فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے تجھے مال دیا ہے تو اس کا اثر بھی تجھ پر دیکھا جانا چاہئے۔

(۵۳۔حدیث) حضرت علی ابن زید بن جدعانؒ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

إن الله عزوجل یحب أن یری أثر نعمته علی عبده' فی مأکله ومشربه) (۵۳)

ترجمہ: بے شک اللہ عزوجل پسند کرتے ہیں کہ اپنی نعمت کے اثر کو اپنے بندے پر اس کے کھانے اور پینے میں دیکھیں۔

۵۲ (أخرجه أحمد (۳/۴۷۳' ۴۷۴) أبوداود (۴۰۶۳)' ترمذی (۲۰۰۶) نسائی (۸/۱۹۶) کتاب الشکر. (۵۲) واکرام الضیف (۴۴) والحاکم والذهبی فی التلخیص. (۱/۲۰)

۵۳ الشکر (۵۳) وقال الغماری فی شکر النعم (ص ۴۴) هذا مرسل.

نعمت کا اثر ظاہر کرنے والا اللہ کا دوست ہے

(۵۴۔حدیث) حضرت بکر بن عبد اللہؒ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

(من أعطى خيراً فرئي عليه، سمي حبيب الله، محدثاً بنعمه الله عزوجل. ومن أعطي خيراً فلم ير عليه، سمي بغيض الله عزوجل: معادياً لنعمة الله عزوجل). (۵۴)

ترجمہ: جس شخص کو کوئی مال ودولت عطا کیا گیا اور اس پر اس کا اثر دیکھا گیا (یعنی خوش پوشاک اور کھانا پینا اچھا رکھے) تو اس کا نام اللہ کا دوست رکھا جاتا ہے، جو اللہ کی نعمت کو (بزبان حال) بیان کرتا ہے اور جس شخص کو کچھ مال ملا اور اس پر اس کا اثر نہ دیکھا گیا تو اس کا نام اللہ سے بغض کرنے والا اور اللہ کی نعمت سے عداوت کرنے والا رکھا جاتا ہے۔

مصیبت ٹلنے پر شکر اور حمد

(۵۵۔حدیث) حضرت محمد بن سوقہ فرماتے ہیں: مَرَرْتُ مع عَوْن بن عبدالله بالكوفة على قَصْرِ الحَجَّاج، فقلتُ : لو رأيتَ ما نَزَلَ بنا ها هنا زَمَنَ الحجَّاج؟! فقال: مَررتُ كأنَّكَ لم تُدْعَ إلى ضُرٍّ مَسَّكَ: ارجعْ فاحمدِ اللهَ تعالىٰ واشْكُرْهُ، أَلَمْ تَسْمَعْ إلى قولِ الله عزَّوجلَّ: ﴿مَرَّ كَأَنْ لَمْ يَدْعُنا إلى ضُرٍّ مَسَّهُ﴾ (يونس/۱۲).(۵۵)

میں حضرت عون بن عبد اللہؒ کے ساتھ کوفہ میں حجاج کے محل کے پاس سے

۵۴؎ الشكر (۵۴) وقال الغماری فی شكر النعم (ص ۲۴) وسويد بن سعيد مختلف فيه.

۵۵؎ الشكر.(۵۵)

گزرا تو میں نے کہا: کاش کہ آپ دیکھتے کہ حجاج کے زمانہ میں ہم پر یہاں کیا کیا مصیبتیں ڈھائی گئی تھیں۔ انہوں نے کہا (اب) تم اس طرح سے گزر رہے ہو گویا کہ تمہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچی تھی۔ چلو اللہ کی حمد اور اس کا شکر ادا کرو۔ تم نے اللہ عزوجل کی یہ بات نہیں سنی۔ (مَرَّ كَأَن لَّمْ يَدْعُنَا. اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ) وہ آہستہ سے کھسک گیا گویا کہ اس نے تکلیف کو دفع کرنے کے لئے جو اسے پہنچی تھی ہم کو پکارا ہی نہ تھا۔

دل اور زبان سے شکر نعمت

(۵۶۔حدیث) حضرت فضیل بن عیاض فرماتے ہیں کہ یہ بات مشہور تھی۔

(من عرف نعمة الله عزوجل وعز بقلبه وحمده بلسانه، لم يستتم ذلك حتى يرى الزيادة، لقول الله عزوجل: ﴿لئن شكرتم لأزيدنكم﴾ (ابراهيم/٨)(٥٦)

ترجمہ: جس شخص نے اللہ عزوجل کی نعمت کو اپنے دل سے پہچانا اور اپنی زبان سے اس کی تعریف کی وہ اپنی تعریف کو کامل نہیں کر پائے گا کہ وہ اس نعمت میں اضافہ دیکھے گا۔ کیونکہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے۔

(لَئِنْ شكرتم لازيدنكم)

اگر تم میرا شکر ادا کرو گے تو میں تمہارے لئے (نعمت میں) لازماً اضافہ کر دوں گا۔

حضرت فضیل بن عیاضؒ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ بات بھی مشہور تھی کہ نعمت کے شکر میں سے یہ بھی ہے کہ اس کو بیان کیا جائے۔

اور حضرت فضیل نے یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:۔

(يا ابن آدم إذا كنت تقلب في نعمتي وأنت تقلب في

٥٦۔ الشكر لابن أبي الدنيا. (٥٦)

معصیتی، فاحذرنی لا أصرعک بین معاصیک. یا ابن آدم، اتقنی ونم حیث شئت).

ترجمہ: اے ابن آدم! تو میری نعمتوں میں ہر وقت گھرا رہتا ہے۔ پھر بھی تو میری نافرمانی میں لگا رہتا ہے۔ مجھ سے ڈرنا اختیار کر تیری نافرمانیوں میں تجھے نہیں پچھاڑوں گا، اے ابن آدم: مجھ سے تقویٰ اختیار کر پھر تو جہاں چاہے آرام کر۔

شکر اور صبر کا ایمان میں مرتبہ

۵۷۔ حضرت عامر فرماتے ہیں:۔

الشکر نصف الإیمان، والصبر نصف الإیمان، والیقین الإیمان کله). (۵۷)

ترجمہ: شکر نصف ایمان ہے، صبر بھی نصف ایمان ہے اور یقین کل کا کل ایمان ہے۔

ذکر نعمت بھی شکر ہے

(۵۸) حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں:

(ذکر النعم شکر) (۵۸).

ترجمہ: نعمتوں کا ذکر کرنا بھی شکر ہے۔

شکر سے دنیا کا ضرر نہیں پہنچتا

(۵۹) حضرت ابوقلابہ فرماتے ہیں:۔

(لاتضرکم دنیا إذا شکرتموها) (۵۹).

ترجمہ: جب تم شکر کرو گے تو دنیا تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔

---

۵۷ (الشکر ۵۷، درمنثور ۱/۱۵۳، بحواله بیهقی وابن أبی الدنیا.

(۵۸) الشکر، درمنثور ۶/۳۶۳، بحواله سعید بن منصور.

(۵۹) الشکر (۵۹) درمنثور (۱/۱۵۳) بحواله ابن أبی الدنیا.

ناشکری سے نعمت عذاب بن سکتی ہے

(۶۰) حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں:

(بلغنی أن الله عزوجل' إذا أنعم علی قوم سألهم الشكر' فإذا شكروا كان قادراً أن يزيدهم' فإذا كفروه كان قادراً أن يعذبهم' يقلب نعمته عليهم عذاباً) (۶۰).

ترجمہ: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ اللہ عزوجل جب کسی قوم پر نعمت فرماتے ہیں تو ان سے شکر کا تقاضا کرتے ہیں۔ تو جب وہ شکر کرتے ہیں تو اللہ اس کی قدرت رکھتا ہے کہ اللہ ان کی نعمت میں اضافہ کردے اور جب وہ اس کی ناشکری کرتے ہیں تو وہ اس پر قادر ہے کہ ان کو عذاب دے' اپنی نعمت کو ان پر عذاب کی شکل میں بدل دے۔

نعمت کے باوجود نعمت کا احساس نہیں ہوتا

(۶۱) حضرت ابوالدرداءؓ فرمایا کرتے تھے:

(رب شاكر نعمة غيره ومنعم عليه ولا يدری. ويا رب حامل فقه غير فقيه). (۶۱)

بہت سے ایسے شکر گزار ہیں جن کو دوسروں کی نعمت نظر آتی ہے جب کہ ان کو بھی وہ نعمت حاصل ہوتی ہے لیکن وہ اس کو نہیں جانتے اور بہت سے فقہ کے جاننے والے ہیں لیکن فقیہ نہیں ہوتے۔

مصیبت یاد رکھنے والا اور نعمت بھلانے والا

(۶۲) حضرت حسن بن ابی الحسنؒ سے مروی ہے کہ:

﴿ان الانسان لربه لكنود﴾ (العاديات/ ۶) قال:

---

(۶۰) الشكر لابن أبی الدنيا. (۶۰)
(۶۱). (الشكرلله). (۶۱)

(لکفور) : یعدد المصائب وینسی النعمة.

ترجمہ: انسان اپنے رب کا ناشکرا ہے مصیبتیں تو یاد رکھتا ہے اور نعمتیں بھول جاتا ہے۔

قال عبداللہ: انشدنا محمود الوراق فی ذلک:

یا ایها الظالم فی فعله والظلم مردود علی من ظلم

الی متی انت وحتی متی تشکو المصیبات وتنسی النعم؟! (٦٢)

عبداللہ فرماتے ہیں کہ ہمیں محمود الوراق نے اس کے بارے میں یہ شعر کہہ کر سنائے۔

ترجمہ: (١) اے اپنے کام میں ظلم کرنے والے ظلم ظالم پر ہی لوٹایا جاتا ہے (٢) تو کہاں تک اور کب تک مصیبتوں کی شکایت کریگا اور نعمتوں کو بھلا دیگا۔

جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی نہیں کرتا

(٦٣۔حدیث) حضرت نعمان بن بشیرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(التحدث بالنعم شکرها' وترکها کفر' ومن لایشکر القلیل لایشکر الکثیر' ومن لایشکر الناس لایشکر اللہ عزوجل: والجماعة برکة' والفرقة عذاب) (٦٣).

ترجمہ: نعمتوں کو بیان کرنا شکر ہے اور بیان نہ کرنا ناشکری ہے۔ جو قلیل نعمت کا شکر ادا نہیں کرتا وہ کثیر کا شکر بھی ادا نہیں کرتا اور جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ عزوجل کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔ جماعت میں برکت ہے اور فرقہ

(٦٢) الشکر للہ (٦٣)، و الترغیب والترهیب للاصبهانی (٢٣٤٣)
(٦٣) الشکر احمد (٢٧٨/٤، ٣٧٥) وزوائد عبداللہ بن احمد (٣٧٥/٤) فضیلة الشکر (٨٢).

بندی میں عذاب ہے۔

عافیت اور شکر میں دنیا اور آخرت کی خیر ہے

(۶۴) حضرت مطرف بن عبداللہ فرماتے ہیں:

(لأن أعافى فأشكر ' أحب إلى من أن أبتلى فأصبر).

قال: فنظرت فى العافية والشكر فوجدت فيهما خير الدنيا والآخرة. (۶۴)

ترجمہ: مجھے عافیت پہنچے اور میں شکر ادا کروں یہ مجھے زیادہ محبوب ہے کہ میں مصیبت میں مبتلا ہو کر صبر کروں۔

یہ فرماتے ہیں کہ میں نے عافیت اور شکر میں غور کیا تو ان میں دنیا و آخرت کی خیر پائی۔

حمد اور استغفار کا باہمی ربط

(۶۵) حضرت بکر بن عبداللہ سے منقول ہے:

أنه لحق حمالاً عليه حمله وهو يقول: الحمد لله وأستغفر الله. قال: فانتظرته حتى وضع ما على ظهره' وقلت له: اما تحسن غير ذى؟ قال: بلى' أحسن خيراً كثيراً: أقرأ كتاب الله' غير ان العبد بين نعمة وذنب' فأحمد الله على نعمائه السابغة' واستغفره لذنوبى. فقلت: الحمال فيها افقه من بكر. (۶۵)

ترجمہ: یہ ایک وزن اٹھانے والے کو ملے جس نے وزن اٹھا رکھا تھا اور کہہ رہا تھا۔ "الحمد لله' أستغفر الله" یہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کا

(۶۴) الشکر للہ (۶۴)۔
(۶۵) الشکر للہ (۶۵)۔

انتظار کیا جب اس نے اپنا بوجھ پشت سے اتارا۔ میں نے اس سے کہا کہ تم اس کے علاوہ بھی کوئی اچھا کام کرتے ہو؟ کہا کیوں نہیں۔ میں اور بھی بہت سے اچھے کام کرتا ہوں۔ کتاب اللہ کی تلاوت کرتا ہوں۔ بس یہ بات ضرور ہے کہ آدمی نعمت اور گناہ کے درمیان گھرا رہتا ہے۔ اس لئے میں اللہ کی اترنے والی نعمتوں پر شکرادا کرتا ہوں اور اپنے گناہوں پر اس سے استغفار کرتا ہوں تو میں نے کہا مزدور بکر سے زیادہ سمجھ دار ہے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے کلمات شکر

(٦٦) حضرت عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں:۔

ما قلَّبَ عُمَرُ بنُ عبدِالعزیز بَصَرَه إلی نِعْمَةٍ أنْعَمَ اللهَ عزَّوجلَّ بها علیه إلاَّ قال: ((اَللّٰهُمَّ! إنِّی أعُوْذُ بِکَ أنْ اُبَدِّلَ نِعْمَتَکَ کُفراً، أو أکْفُرَها بَعْدَ مَعْرِفَتِها، أوْ أنْسَاهَا فَلا أُثْنِیْ بِهَا)). (٦٦)

ترجمہ: جب بھی حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی نگاہ کسی نعمت کی طرف اٹھی جو اللہ نے ان کو عطا فرمائی تھی تو انہوں نے یہ کہا:

,,اے اللہ میں آپ سے پناہ لیتا ہوں کہ میں آپ کی نعمت کے شکر کے بدلہ میں ناشکری کروں یا اس کے پہچاننے کے بعد ناشکری کروں یا اس کو بھول جاؤں اور اس پر ثناء پیش نہ کروں۔،،

نعمت کے اقرار نہ کرنے پر مذمت

(٦٧ حدیث) حضرت ابن عمرؓ نے نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ رحمٰن کی تلاوت کی یا آپ کے سامنے اس کی تلاوت کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

٦٦۔ الشکرللہ (٦٦). بزار (کشف الاستار ٢٢٦٩)

• (ما لی اسمع الجن أحسن جواباً لردها منکم ؟ ما أتیت علی قول الله عزوجل : ﴿فبای آلاء ربکما تکذبان﴾ (الرحمن: ۲۳) إلا قالت الجن: وَلَا بِشَیْءٍ مِّنْ نِعْمَةِ رَبَّنَا نُکَذِّبُ). (٦٧).

ترجمہ: مجھے کیا ہو گیا ہے میں نے تمہارے جواب سے بہتر جنات کا جواب سنا، جب میں اللہ کے ارشاد (فبای آلاء ربکما تکذبان). تک پہنچا تو جنات کہتے تھے: اے ہمارے رب ہم آپ کی کسی بھی نعمت کو نہیں جھٹلاتے۔

جنات کا شکر

(٦٨۔حدیث): حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کے سامنے سورۂ رحمٰن کی تلاوت کی اور تلاوت سے فارغ ہوئے۔ تو فرمایا:۔

(ما لی اراکم سکوتاً؟ للجن کانوا أحسن منکم رداً: ما قرأت علیهم من مرة ﴿فبای آلاء ربکما تکذبان﴾ إلا قالوا: وَلَا بِشَیْءٍ مِّنْ نِعَمِکَ یَا رَبِّ نُکَذِّبُ). (٦٨).

ترجمہ: مجھے کیا ہے میں تمہیں خاموش دیکھ رہا ہوں تم سے تو جنات نے بھی اچھا جواب دیا ہے۔ جب بھی میں ان کے سامنے "فبای آلاء ربکما تکذبان" پڑھتا تو وہ کہتے: اے رب! ہم تیری نعمتوں میں سے کسی ایک کو بھی نہیں جھٹلاتے۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنات کے اس جواب میں "وَلَکَ الْحَمْدُ" کا بھی ذکر کیا (کہ ہم ان نعمتوں پر تیری حمد بھی ادا کرتے ہیں)۔

---

(٦٧) الشکر لله (٦٧)

(٦٨) الشکر لله (٦٨) ترمذی (۳۲۹۱).

پانی پینے کی مسنون دعا

(۶۹۔حدیث) حضرت ابو جعفرؒ (امام باقر) فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب پانی پیا کرتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔

(اَلْحَمْدُ للهِ الَّذِیْ جَعَلَہٗ عَذْباً فُرَاتاً بِرَحْمَتِہٖ' وَلَمْ یَجْعَلْہُ مِلْحاً اُجَاجاً بِذُنُوْبِنَا) (۶۹).

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے اس پانی کو اپنی رحمت سے میٹھا کر دیا اور ہمارے گناہوں کی وجہ سے اس کو کھارا نہیں بنایا۔

حضرت حسن بصری کا معمول

(۷۰) فائدہ: حضرت حسن بصریؒ بھی جب پانی پیتے تھے تو مذکورہ دعا کرتے تھے۔(۷۰)۔

ٹھنڈے پانی کا بھی شکر ادا نہیں ہوسکتا

حضرت روح بن قاسمؒ فرماتے ہیں کہ

(۷۱) أنَّ رجلاً مِن أهْلِهِ تَنَسَّکَ فقالَ: لاآکُلُ الخَبِيصَ أو الفالوذج: لا أقومُ بشُکْرِهِ. قال: فلقِيتُ الحَسَنَ فقلْتُ له في ذلکَ' فقال الحَسَنُ: هذا إنسانٌ أحمَقُ' وهلْ يَقُومُ بِشُکْرِ الماءِ البارِدِ؟!. (۷۱).

انکے خاندان کے ایک شخص نے زہد و عبادت شروع کی تو کہا میں حلوہ اور فالودہ نہیں کھاؤں گا۔ کیونکہ میں اس کا شکر ادا نہیں کر سکتا۔ تو میں نے اسکی یہ بات حضرت حسن بصریؒ سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا یہ احمق آدمی ہے۔ کیا کوئی

---

۶۹ الشکر (۶۹) اتحاف السادة المتقين (۱۲۳/۵)' بحواله الطبراني في الدعاء مرسلاً' ورواه كذلك أبو نعيم في الحلية' وقال الحافظ في تخريج الأذكار هو مع إرساله ضعيف من أجل الجعفي.

۷۰ الشکر (۷۰)، الفتوحات الربانية لابن علان.(۲۳۵/۵).

۷۱ الشکر لله (۷۱)

شخص ٹھنڈے پانی کا بھی شکر ادا کر سکتا ہے۔

کثرت سے عبادت بھی شکر ہے

(۷۲۔حدیث) حضرت مغیرہ بن شعبہؓ فرماتے ہیں:

صلی النبی ﷺ حتی انتفخت قدماہ' فقیل له: یا نبی الله' تکلف ھذا وقد غفر الله لک؟ قال: (أفلا أکون عبداً شکوراً). (۷۲)

ترجمہ: آنحضرت ﷺ نے اتنا نماز پڑھی کہ آپکے قدم مبارک پھول گئے۔ آپ سے عرض کیا گیا: اے اللہ کے نبی! آپ اتنی تکلیف میں کیوں پڑتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپکی بخشش کی ہوئی ہے۔؟ فرمایا کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

نماز بھی شکر ہے

(۷۳) حضرت مسعر فرماتے ہیں:

لما قیل لھم: (اعملو آل داؤد شکراً) (سبا / ۱۳) لم تات علی القوم ساعة إلا وفیھم مصل. (۷۳)

ترجمہ: جب آل داؤد کو شکر کا حکم دیا گیا تو ان کی جماعت میں سے کوئی بھی جماعت ایسی نہیں جن پہ کوئی گھڑی آئی ہو اور ان میں سے کوئی نماز پڑھنے والا نہ ہو۔

پرانے لباس کا ثواب حاصل کرنے کا طریقہ

(۷۴۔حدیث) حضرت ابوامامہؓ سے مروی ہے کہ:

أنَّ عُمَرَ بنَ الخطَّاب' رضی الله عنه' لبِسَ قَمِیصاً' فَلَمَّا

۷۲ الشکر (۷۲) بخاری (۱۴/۳ فتح الباری) ومسلم (۲۱۷۱/۴).

۷۳ درمنثور (۲۲۹/۵) بحوالہ بیھقی فی الشعب وابن أبی الدنیا. (۷۳)

بَلَغَ تَرْقُوَتَهُ قال: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ مَا أُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ، وَأَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَيَاتِیْ. ثم مَدَّ يَدَيْهِ فنظر إلی كلّ شیء يزيد علی يَدَيْهِ فقطعَهُ، ثم انشأ يحدث، قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: (من لبس ثوباً ۔ احسبه قال جديداً ۔ فقال حين يبلغ ترقوته ۔ اوقال قبل ان يبلغ ترقوته ۔ مثل ذلک، ثم عمد إلی ثوبه الخلق فكساه مسكيناً، لم يزل فی جوار الله، وفی ذمة الله، وفی كنف الله عزوجل، حيا وميتا، حيا وميتا، حيا وميتا (ثلاثا)، مابقی من الثوب سلک واحد) . (۴۷).

ترجمہ: حضرت عمر بن خطابؓ نے ایک قمیص پہنا تو کہا "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ مَا أُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَأَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَيَاتِیْ" (تمام تعریفیں اس ذات کیلئے جس نے مجھے وہ لباس پہنایا۔ جس سے میں اپنے ننگ کو چھپا سکتا ہوں اور میں اپنی زندگی میں اس کے ساتھ زیب و زینت اختیار کرسکتا ہوں) پھر انہوں نے اپنا بازو سیدھا کیا تو کچھ کپڑا انکے ہاتھ سے نکل رہا تھا تو اس کو کاٹ دیا پھر یہ حدیث سنائی کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔

"جس شخص نے نیا کپڑا پہنا اور وہ اس کی ہنسلی کی ہڈی تک پہنچایا ہنسلی کی ہڈی تک پہنچنے سے پہلے یہ دعا کی پھر اپنا پرانا کپڑا کسی مسکین کو پہنا دیا۔ یہ شخص اللہ کی ہمسائیگی میں اور اللہ کے ذمہ میں اور اللہ کی حفاظت میں رہے گا۔ زندگی میں بھی اور موت کی حالت میں، زندگی میں بھی اور موت کی حالت میں بھی، زندگی میں بھی اور موت کی حالت میں بھی۔ (آپؐ نے یہ بات تین بار ارشاد فرمائی)۔ جب تک کہ اس کپڑے کا ایک دھاگہ بھی باقی رہے گا۔

(راوی حدیث یٰسین الزیات فرماتے ہیں کہ (اس حدیث کے بیان

۴۷ الشکر ترمذی (۳۶۳۱) ابن ماجة (۳۵۵۷)، أحمد (۱/۴۴)، حاکم (۴/۱۹۳) ابن سنی (۲۷۲).

کرنے والے اپنے استاذ) حضرت عبیداللہ بن زحر سے پوچھا (کرتہ اور چادر) دونوں کپڑوں میں سے (مسکین کو پہنانے کے لئے) کون سا مراد ہے؟ فرمایا مجھے معلوم نہیں۔

(جو بھی کپڑا پہنائے گا ان شاء اللہ اس کا ثواب ملے گا)۔

نئے قمیص پر الحمد للہ کہنے سے گناہ معاف

(۷۵) حضرت عون بن عبداللہ فرماتے ہیں۔

لبس رجل قميصاً جديداً فحمد لله عزوجل، فغفرله: فقال له الرجل: لا أرجع حتى اشترى قميصاً جديداً والبسه، فأحمد لله. (۷۵ے)

ترجمہ: ایک شخص نے نیا قمیص پہنا اور اس پر اللہ عزوجل کی حمد ادا کی تو اللہ نے اس کو بخش دیا۔ تو اس کو ایک اور شخص نے کہا میں بھی اس وقت تک واپس نہیں آؤں گا جب تک کہ نیا قمیص خرید کر اس کو پہن کر اس پر اللہ کی حمد ادا نہ کرلوں۔

اس بات کے راوی حضرت مسعر بن کدام فرماتے ہیں کہ اس کا مقصد اس سے ثواب حاصل کرنا تھا۔

صحت اور شکر دونوں کو طلب کرو

(۷۶) حضرت عون بن عبداللہ فرماتے ہیں:

قال بعض الفقهاء: أني روأت في أمري، فلم أر خيراً لا شر معه، الا إلمعافاة والشكر: فرب شاكر في بلاء، ورب معافى غير شاكر: فاذا سألتم الله عزوجل فاسألوهما جميعاً. (۷۶ے)

۷۵ے الشكرلله (۷۵).
۷۶ے الشكرلله (۷۶).

ترجمہ: ایک فقیہ کہتے ہیں میں نے اپنے معاملہ میں غور وخوض کیا تو مجھے جو بھی خیر نظر آئی اس کے ساتھ شر بھی نظر آیا، مگر طلب عافیت اور شکر میں، بہت سے لوگ مصیبت میں شکر کرتے ہیں اور بہت سے صحت مند ناشا کر ہوتے ہیں۔ پس جب تم اللہ عزوجل سے مانگو۔ تو ان دونوں کو اکٹھے مانگا کرو۔

پردہ پوشی عافیت ہے

(۷۷) حضرت سفیان بن عیینہؒ فرماتے ہیں:

الستر من العافية. (۷۷)

ترجمہ: پردہ پوشی عافیت میں سے ہے۔

نعمت کے شر سے محفوظ ہونا بھی نعمت ہے

۷۸۔ حضرت ایوب فرماتے ہیں:

((إن من نعمة الله عزوجل على العبد أن يكون ما مونا على ما جاء به)). الشكر (۷۸)

ترجمہ: بندہ پر اللہ عزوجل کی نعمتوں میں سے ایک نعمت یہ ہے کہ جو نعمت اس کو عطا کی گئی ہے وہ اس کے شر سے بھی محفوظ ہو۔

(جیسے کسی کو دولت مل جاتی ہے تو یہ نعمت ہے لیکن اس کا شر یہ ہے کہ اس کو آدمی گناہوں میں خرچ کرتا ہے اور مال کا گناہوں میں خرچ نہ ہونا بھی نعمت ہے بلکہ مال کا اللہ کی فرمانبرداریوں میں خرچ ہونا ڈبل نعمت ہے۔)

ہر مصیبت میں تین نعمتیں پوشیدہ ہیں

۷۹۔ حضرت شریحؒ فرماتے ہیں:

(ما أصيب عبد بمصيبة إلا كان لله عزوجل فيها ثلاث

۷۷ۓ الشكر لله (۷۷) حلية ابو نعيم (۷/۷ و ۱۹).

۷۸ۓ الشكر لله (۷۸).

نعم : ألا تكون كانت في دينه، وألا تكون أعظم مما كانت، وإنها لا بد كائنة فقد كانت). (۷۹).

ترجمہ: جب بھی کسی بندہ پر کوئی مصیبت نازل ہوتی ہے تو اس میں اللہ تعالیٰ کی تین نعمتیں موجود ہوتی ہیں ایک یہ کہ وہ مصیبت اس کے دین میں نہیں ہوئی، دوسری یہ کہ وہ جتنا ہے اس سے بڑی نہیں ہے تیسری یہ کہ جس مصیبت نے آنا ہے وہ آ چکی۔

مصیبت نعمت اور فراوانی مصیبت ہے

۸۰۔ حضرت سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں:

كان يقال: ليس بفقيه من لم يعد البلاء نعمة والرخاء مصيبة. (۸۰).

ترجمہ: مشہور تھا کہ وہ شخص فقیہ نہیں ہے جو مصیبت کو نعمت اور فراوانی کو مصیبت نہیں شمار کرتا۔

نعمت کے ذریعہ معصیت تک نہ پہنچنا نعمت کا حق ہے

۸۱۔ حضرت زیادؒ فرماتے ہیں:

ان مما يجب لله عزوجل على ذى النعمة بحق نعمة، ألا يتوصل بها إلى معصيته. (۸۱).

ترجمہ: اللہ عزوجل کو جو چیز نعمت والے کی طرف سے اللہ عزوجل کیلئے بطور حق نعمت کے واجب ہے وہ یہ ہے کہ وہ اس نعمت کے ساتھ معصیت تک نہ پہنچے۔

۷۹۔ الشكر لله. (۷۹)

۸۰۔ الشكر لله (۸۰). حلية ابو نعيم (۷/۵۵).

۸۱۔ الشكر لله. (۸۱)

محمود الوراق کے اشعار

٨٢۔ محمود الوراق کہتے ہیں:

إذا كان شكري نعمة الله نعمة — علي له في مثلها يجب الشكر
فكيف بلوغ الشكر إلا بفضله — وإن طالت الأيام واتصل العمر
إذا مس بالسراء عم سرورها — وإن مس بالضراء أعقبها الأجر
وما منهما إلا له فيه منة — تضيق بها الأوهام والبر والبحر
(٨٢)۔

ترجمہ:

(١) جب میری طرف سے اللہ کی نعمت کا شکر کرنا بھی نعمت ہے تو ایسی نعمت پر بھی شکر واجب ہے۔

(٢) شکر تک اللہ کے فضل کے بغیر کیسے پہنچا جا سکتا ہے، اگرچہ زمانہ دراز ہو جائے اور عمر لمبی ہو جائے۔

(٣) جب راحت پہنچتی ہے تو اس سے بڑا سرور ملتا ہے اور جب تکلیف پہنچتی ہے تو اس کے بعد اجر بھی ملتا ہے۔

(٤) اس خوشی اور غم میں سے ہر ایک میں اللہ کی نعمت ہے جس کو نہ کسی کے اوہام پہنچ سکتے ہیں اور نہ بر و بحر۔

مؤمن خیر ہی کے درجہ پر ہے

(٨٣۔ حدیث) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

(إن المؤمن عندي بمنزلة كل خير' يحمدني وأنا أنزع نفسه من بين جنبيه) (٨٣)

٨٢۔ الشكر (٨٢). فضيلة الشكر (٤٥).
٨٣۔ الشكر (٨٣). اخرجه أحمد (٢/ ٣٤١).

ترجمہ: میرے نزدیک مومن ہر خیر کے مرتبہ میں ہے۔ میں اس کے سانس کو اس کے دونوں پہلوؤں سے چھین رہا ہوتا ہوں تب بھی وہ میری حمد کرتا ہے۔

تکلیف پر بھی اللہ کی حمد کرو

۸۴۔ ایک دیہاتی کہتا ہے:

(اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَا یُحْمَدُ عَلَی الْمَکْرُوْہِ غَیْرُہٗ) (۸۴).

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں کہ جس کے غیر کے لئے ناپسندیدہ چیز پر تعریف نہیں کی جاتی۔

نعمت کو گناہ میں استعمال مت کرو

۸۵۔ حضرت علی بن عثام کلابی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں

(مر محمد بن المنکدر بشاب یقاوم امرأۃ، فقال: یا بنی، ماھذا جزاء نعمۃ اللہ عزوجل علیک!؟). (۸۵).

ترجمہ: حضرت محمد بن منکدر ایک جوان کے پاس سے گزرے۔ جو ایک عورت کو پھسلا رہا تھا تو فرمایا: اے بیٹے! اللہ عزوجل نے جو تجھ پر نعمت فرمائی ہے کیا یہی اس کا صلہ ہے؟۔

بخار اتارنے کی دعا

۸۶۔ حضرت ابو غسان عبایہ فرماتے ہیں:

مجھے نیشاپور میں بخار ہو گیا اور ایسا ہوا کہ مجھ کو کہیں کا نہ چھوڑا تو میں نے یہ دعا کی۔ تو میرا بخار اتر گیا۔

(اِلٰھِیْ! کُلَّمَا اَنْعَمْتَ عَلَیَّ نِعْمَۃً قَلَّ عِنْدَھَا شُکْرِیْ،

۸۴ الشکر (۸۴).
۸۵ الشکر (۸۵).

وَكُلَّمَا ابْتَلَيْتَنِيْ بِبَلِيَّةٍ قَلَّ عِنْدَهَا صَبْرِيْ، فَيَامَنْ قَلَّ شُكْرِيْ عِنْدَ نِعْمَتِهِ فَلَمْ يَخْذُلْنِيْ، وَيَامَنْ قَلَّ عِنْدَ بَلَائِهِ صَبْرِيْ فَلَمْ يُعَاقِبْنِيْ، وَيَامَنْ رَآنِيْ عَلَى الْمَعَاصِيْ فَلَمْ يَفْضَحْنِيْ! اكْشِفْ ضُرِّيْ). (۸۶).

ترجمہ: الٰہی تو نے جب بھی مجھ پر کوئی نعمت فرمائی ہے۔ اس پر میرا شکر کم ہی ادا ہوا ہے اور جب بھی آپ نے مجھے کسی مصیبت میں مبتلا کیا ہے اس پر میرا صبر بھی کم رہا ہے۔ پس اے وہ ذات! جس کی نعمت پر میرا شکر کم ہوا پھر بھی اس نے مجھے شرمندہ نہیں کیا۔ اے وہ ذات جس کی مصیبت پر میرا صبر کم ہوا لیکن پھر بھی مجھے اپنی گرفت میں نہیں لیا۔ اے وہ ذات جس نے مجھے گناہوں میں مبتلا دیکھا۔ مگر مجھے رسوا نہیں کیا۔ میری تکلیف کو ہٹا دے۔

حمد اور استغفار کرنے والا ہلاک نہیں ہوتا

۸۷۔ حضرت ابو العالیہ فرماتے ہیں:

(إني لأرجو ألا يهلك عبد بين اثنتين: نعمة يحمد (الله) عليها، وذنب يستغفر منه) (۸۷).

ترجمہ: مجھے امید ہے کہ جس آدمی کی دو عادتیں ہوں۔ وہ کبھی ہلاک نہیں ہوگا۔ اللہ کی نعمت پر حمد کرنے والا اور گناہ پر استغفار کرنے والا۔

امام محمدؒ کے لئے امام ابن سماکؒ کی نصیحت

۸۸. (أما بعد! فلتكن التقوى من بالك على كل حال، وخف الله عزوجل في كل نعمة عليك، لقلة الشكر عليها مع المعصية بها: فإن في النعمة حجة وفيها تبعة: فاما الحجة فيها فالمعصية بها، وأما التبعة

۸۶۔ الشکر (۸۶).
۸۷۔ الشکر (۸۷). حلية الأولياء لأبي نعيم (۲/۲۱۹).

فیھا فقلة الشکر علیھا: فعفا اللہ عنک کلما ضیعت من شکر، أو رکبت من ذنب، أو قصرت من حق. (۸۸).

ترجمہ: امابعد! ہر حال میں تقویٰ کا خیال رکھنا۔ اللہ عزوجل سے نعمت کے ساتھ نافرمانی اور کم شکری سے ڈرتے رہنا کیونکہ نعمت اللہ کی حجت ہے۔ اس کا حساب ہوگا، حجت کا معنی یہ ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے نافرمانی نہ کی جائے۔ تبعہ کا مطلب یہ ہے کہ نعمت پر شکر کم کیا جائے۔ پس آپ سے جتنا بھی شکر میں کمی ہو یا گناہ سرزد ہو یا حق میں کوتاہی ہو اللہ تعالیٰ آپ کو معاف فرمائے۔

عافیت والے جنتیوں کے مشابہ ہیں

۸۹۔ نصر بن اسماعیل بیان کرتے ہیں کہ:۔

مَرَّ الرَّبیعُ بنُ أبی راشدٍ برجلٍ به زَمَانَةٌ، فجلَس یحمَدُ اللہَ عزّوجلَّ ویبکی، فمرَّبه رجلٌ فقال: ما یُبْکِیکَ رَحِمَکَ اللہ؟ قال: ذکرْتُ أهْلَ الجَنَّةِ وأهْلَ النَّارِ، فشبَّهتُ أهْلَ الجَنَّةِ بأهْلِ العَافِیَةِ، وأهلَ النَّارِ بأهْلِ البَلاءِ، فذلکَ الَّذی أبْکانی. (۸۹).

حضرت ربیع بن ابی راشد ایک اپاہج کے سامنے سے گزرے تو بیٹھ کر اللہ عزوجل کی حمد بیان کرنے لگے اور روتے رہے۔ آپکے پاس سے ایک شخص گزرا۔ اور پوچھا: اللہ آپ پر رحم کرے۔ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا: میں نے جنتیوں اور دوزخیوں کو یاد کرلیا تھا۔ پھر میں نے اہل جنت کو اہل عافیت کے ساتھ متشابہت دی اور اہل جہنم کو مصیبت زدہ لوگوں کے ساتھ اسی چیز نے مجھے رلا دیا ہے۔

۸۸۔ الشکر (۸۸). حلیة الأولیاء لأبی نعیم (۸/۲۰۵).

۸۹۔ الشکر (۸۹)، حلیة الأولیاء لأبی نعیم (۵/۷۸).

اپنے بارے میں نعمتوں کی پہچان کا طریقہ

(۹۰-حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(إذا أحبَّ أحدُكُم أن يَعْلَمَ قَدْرَ نِعْمَةِ اللهِ عزَّوجلَّ عليه' فَلْيَنْظُرْ إلىٰ مَنْ هُوَ تَحتَهُ' وَلا يَنْظُرْ إلىٰ مَنْ هُوَ فَوْقَهُ). (۹۰)۔

ترجمہ: تم میں سے جو شخص اپنے متعلق اللہ تعالیٰ کی نعمت کی مقدار کو جاننا چاہے تو اس کو چاہئے کہ وہ اپنے سے کم تر کو دیکھ لے' اپنے سے زیادہ خوش حال کو نہ دیکھے۔

ہر چیز میں نعمت کو پہچانو

(۹۱-حدیث) حضرت ابوالدرداءؓ فرماتے ہیں۔

(مَنْ لَمْ يَعْرِفْ نِعَمَ اللهِ عزَّوجلَّ عليهِ إلّا في مَطْعَمِهِ وَمَشْرَبِه' فَقَدْ قَلَّ عِلْمُهُ وَحَضَرَ عَذَابُهُ). (۹۱)۔

ترجمہ: جو شخص اپنے اوپر اللہ کی ہوئی نعمتوں کو نہیں پہچانتا سوائے اپنے کھانے اور پینے میں تو اس کا علم قلیل ہے اور اس کو عذاب پہنچنے ہی والا ہے۔

حال پوچھنے پر اللہ کی حمد ادا کی جائے

۹۲-حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں:

سمعت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنه يسلم على رجل' فرد عليه الرجل السلام' فقال عمر للرجل: كيف أنت؟ قال الرجل: أحمد الله اليک. قال عمر: هذه أردت منک (۹۲)۔

۹۰ فی الشکر (۹۰). کتاب الزهد لابن المبارک (۱۴۳۳).

۹۱ فی الشکر (۹۱). حلية الأولياء لابی نعيم (۱/۲۱۰).

۹۲ فی الشکر (۹۲).

ترجمہ: میں نے حضرت عمر بن خطابؓ سے سنا کہ انہوں نے ایک شخص کو سلام کہا تو اس نے سلام کا جواب دیا۔ پھر حضرت عمرؓ نے اس شخص سے حال پوچھا تو اس نے کہا میں آپ کے سامنے اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں۔ تو حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ میرا تم سے سوال کرنے کا مقصد یہی تھا۔

کثرت سے ملاقات بھی اللہ کی حمد کیلئے ہونی چاہئے

۹۳۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں:

(لعلنا نلتقي في اليوم مراراً ليسكن بعضنا ببعض، وأن نتقرب بذلك، إلا لنحمد الله عزوجل). (۹۳).

ترجمہ: ہم ایک دن میں کئی مرتبہ ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں تاکہ ہم ایک دوسرے سے راحت پائیں اور قرب حاصل کریں تاکہ اس پر اللہ عزوجل کی حمد ادا کریں۔

کلمہ طیبہ ظاہری اور باطنی نعمت ہے

۹۴۔ آیت:

وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً (لقمان: ۲۰).

اس نے تم پر اپنی ظاہر اور پوشیدہ نعمتیں نچھاور کی ہیں۔

حضرت مجاہد اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ:

﴿وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً﴾ (لقمان: ۲۰)،

قال: لاإله إلا الله.

باطنی نعمتوں سے مراد کلمہ توحید کا انعام ہے۔ (۹۴)۔

---

۹۳ الشكر (۹۳).

۹۴ الشكر (۹۴). درمنثور (۱۶۷/۵) بحوالہ ابن ابی حاتم و بیہقی، ابن جریر.

سب سے بڑی نعمت لا الہ الا اللہ کی پہچان ہے

۹۵۔ حضرت سفیان بن عیینہؒ فرماتے ہیں:

ما أنعم الله عزوجل علی العباد نعمة افضل من أن عرفهم (ان) (لا الـه الا الله) قال: وان (لااله الا الله) لهم في الآخرة كالماء في الدنيا. (۹۵).

ترجمہ: اللہ عزوجل نے اپنے بندوں کو اس سے بڑی اپنی کوئی نعمت عطا نہیں فرمائی کہ ان کو "لا الـہ الا اللہ" کی پہچان دے دی۔ فرمایا کہ "لا الـہ الا اللہ" اللہ کے بندوں کیلئے آخرت میں ایسی اہمیت رکھے گا جیسا کہ دنیا میں پانی کی اہمیت ہے۔

نعمتوں کی طرف توجہ دلانیوالا وعظ

۹۶۔ حضرت عبداللہ بن مخمر شرعبیؒ منبر پر تشریف لے گئے اور لوگوں کی طرف نظر دوڑائی کہ زرق برق لباس پہنے ہوئے ہیں (بدن پر) سرخ رنگ چڑھا ہوا ہے۔ رشوت لیتے ہیں اور خوش لباس نظر آ رہے ہیں تو انکی طرف متوجہ ہوکر فرمایا:

(يـا حُسْنَـاهُ ويـا جَـمـالاه! بـعـدَ العدم الخيام مِنَ الأَدَمِ، والحَوْتَكِيَّةِ والبُرُودِ – وهي ثيابٌ تُصْنَعُ باليمن ليس لها عَرُضٌ – أصبَحْتُم زهـراً وأَصْبَـحَ النَّاسُ غبراً، أصبحَ النَّاسُ يَنْسُجُون وأَنْتُمْ تَـلْبَسُـونَ، وأصبَحَ النَّاسُ يُعْطُونَ وأَنْتُم تأخُذُونَ، وأَصْبَحَ النَّـاسُ يُنْتِجُـون وأَنْتُم تَرْكَبُونَ، وأَصْبَحَ النَّاسُ يَزْرَعُون وأَنْتُم تأكلون. فبكَى وأبْكاهُم). (۹۶).

۹۵۔ الشکر (۳۰)، حلية الأولياء لابی نعيم (۲۷۲/۷).

۹۶۔ الشکر (۹۶). لابن ابی الدنيا، التجريد للذهبی (۳۳۳/۲).

ترجمہ: کیا خوبصورتی اور کیا جمال اپنایا ہے کہ قیام اور حوتکیہ اور بروت پہنی ہوئی ہے۔ (یہ یمن کے تیار کردہ کپڑوں کی اقسام تھیں) تم کتنے خوشحال نظر آ رہے ہو جبکہ بہت سے لوگ غبار آلود (مسکینی کی حالت میں) پریشان ہیں۔ لوگ کپڑے بنتے ہیں اور تم پہنتے ہو۔ لوگ دیتے ہیں اور تم لیتے ہو لوگوں کے جانور پھل دیتے ہیں اور تم سوار ہوتے ہو لوگ کاشت کرتے ہیں اور تم کھاتے ہو۔ یہ فرما کر خود بھی رو پڑے اور انکو بھی رلا دیا۔

۹۷۔ حضرت عبداللہ بن قرط الازدی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ہیں۔ عیدالاضحی یا عیدالفطر کے دن منبر پر بیٹھے اور لوگوں پر مختلف قسم کے کپڑے دیکھے تو فرمایا:

(یا لها من نعمة ما أسبغها! ویالها من کرامة ماأظهرها' وانه ما زال عن جادة قوم شیء' أشد علیهم من نعمة لایستطیعون ردها' وإنما تثبت النعمة بشکر المنعم علیه للمنعم). (۹۷).

ترجمہ: نعمتوں کا کیا حال ہے؟ کتنا وافر مقدار میں پہنچتی ہیں اور ان سے کیا شان وشوکت ٹپک رہی ہے۔ نعمت سے بھی زیادہ قیمتی سرمایہ لوگوں کے ذمہ لازم ہے لیکن وہ اس کی ادائیگی کی توفیق نہیں رکھتے' جس شخص پر نعمت ظاہر ہو وہ اس کو نعمت عطا کرنے والے کے شکر سے ہی باقی رکھ سکتا ہے۔

۹۷۔ الشکر (۹۷). فضیلة الشکر للخرائطی (۹۳)' الدر المنثور للسیوطی (۱/۱۵۴)' بیهقی فی شعب الإیمان.

نعمت کا بقاء شکر سے ہی ممکن ہے

۹۸۔ حضرت عبداللہ بن قرط ازدی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھے عید قربانی یا عید الفطر کے دن منبر پر تشریف فرما تھے جب کہ لوگوں نے بہترین قسم کے کپڑے پہنے ہوئے تھے آپ نے فرمایا:

ما قَالَ عَبْدٌ: الحمدُ لِلّٰہِ ' الاَّ وَجَبَتْ علیہِ نِعْمَۃٌ بقولِہِ : الحمدُ لِلّٰہِ . قال : فما جَزاءُ تِلْکَ النِّعْمَۃِ ؟ قال : جزاؤھا انْ تقولَ : الحمدُ لِلّٰہِ ' فجاء تْ نِعْمَۃٌ اُخْرَی ' فلا تَنْفَدُ انْعُمُ اللّٰہِ عزَّوجلَّ. (۹۸)

ترجمہ: کتنا نعمتوں کی فراوانی ہے اور کتنا شان وشوکت کا اظہار ہے لوگوں کے طور طریقہ میں یہ نعمت کتنا مضبوط طریقہ سے داخل ہو گئی ہے جس کو یہ چھوڑ نہیں سکتے جبکہ یہ نعمت خدا کی خاطر انعام یافتہ کے شکر کرنے سے ہی باقی رہ سکتے ہیں۔

وہ نعمتیں جن کا آدمی کو احساس نہیں ہوتا

۹۹۔ حضرت ابوعثمانؒ (نہدی) حضرت سلمان فارسیؓ سے نقل کرتے ہیں

ان رجلاً بسط لہ من الدنیا' فانتزع ما فی یدیہ'

۹۸۔ الشکر للہ (۹۸).

فجعل يحمد الله عزوجل ويثنى عليه' حتى لم يكن له فراش إلا بارى' فجعل يحمد الله ويثنى عليه' وبسط لآخر من الدنيا' فقال لصاحب البارى: أرأيتك أنت علام تحمد الله ؟ قال: أحمده على ما لو أعطيت به أعطى الخلق لم أعطهم اياه به' قال: وما ذاك ؟ قال: أرأيت بصرك' أرأيت لسانك' أرأيت يديك' أرأيت رجليك؟. (۹۹).

ترجمہ: ایک شخص کے لئے دنیا کی بڑی فراوانی کی گئی۔ پھر جو کچھ بھی اس کے قبضہ میں تھا سب چھین لیا گیا۔ وہ پھر بھی اللہ عزوجل کی حمد اور اس پر ثناء ادا کرتا رہا۔ حتیٰ کہ اس کے پاس سوائے چٹائی کے کوئی بستر بھی نہ رہا۔ وہ پھر بھی اللہ کی حمد وثناء بیان کرتا رہا۔ ایک اور شخص کو بڑی دولت مل گئی تو اس نے اس چٹائی والے سے کہا تو کس چیز پر خدا کی حمد کرتا ہے؟ فرمایا: میں اس کی ان نعمتوں پر حمد کر رہا ہوں جو مجھے بھی عطا کی گئی ہیں اور دوسروں کو بھی۔ اگر وہ صرف مجھے عطا کی جاتیں تو میں کسی کو بھی نہ دیتا۔ اس نے کہا وہ کون سی چیزیں ہیں۔ کہا تم اپنی نگاہ کو نہیں دیکھتے' تم اپنی زبان کو نہیں دیکھتے' تم اپنے ہاتھوں کو نہیں دیکھتے۔ تم اپنی ٹانگوں کو نہیں دیکھتے۔ (کیا یہ دوسروں کو کوئی دے سکتا ہے' میں اس پر خدا کی حمد کر رہا ہوں کہ یہ تو مجھے حاصل ہیں)۔

۹۹: الشکر (۹۹).

ہر آدمی کے پاس لاکھوں کروڑوں موجود ہیں

۱۰۰۔حضرت سعید بن عامر یا ان کے علاوہ بصرہ میں سے کسی نے بیان کیا:

جاء رجل إلى يونس بن عبيديشكو ضيق حاله' فقال له يونس: أيسرك ببصرك هذا الذى تبصر به مائة الف درهم؟ قال الرجل: لا' قال: فبيدك مائة الف درهم؟ قال الرجلُ لا. قال: فبرجلك؟ قال الرجل: لا. قال: فذكره نعم الله عزوجل. فقال يونسُ أرى عندك مئين الوف وانت تشكو الحاجة؟! (۱۰۰)

ترجمہ: ایک شخص حضرت یونس بن عبید کے پاس اپنی تنگ حالی کی شکایت لے کر آیا تو اس سے حضرت یونسؒ نے فرمایا: یہ نگاہ جس سے تم دیکھ رہے ہو اس کے بدلہ میں تمہیں ایک لاکھ درہم اچھے لگتے ہیں؟ اس نے کہا نہیں۔ تو انہوں نے پوچھا کیا تجھے اپنے ہاتھ کے بدلہ میں ایک لاکھ درہم اچھے لگتے ہیں؟ آدمی نے کہا نہیں۔ انہوں نے پوچھا کیا اپنے پاؤں کے بدلہ میں ایک لاکھ درہم لینا پسند کرو گے؟ اس نے کہا نہیں۔ اس طرح سے آپ نے اس شخص کے سامنے اللہ عزوجل کی بہت سی نعمتیں گنوا دیں۔ پھر فرمایا: میرے خیال میں تیرے پاس لاکھوں کروڑوں ہیں' پھر بھی تو محتاجی کی شکایت کرتا ہے۔

صحت بدن کی دولت ہے

۱۰۱۔حضرت ابوالدرداءؓ فرمایا کرتے تھے:

(الصحة غنى الجسد). (۱۰۱)

---

(۱۰۰). الشكر (۱۰۰). حلية الأولياء لأبى نعيم (۳/ ۲۲).

۱۰۱. الشكر (۱۰۱).

ترجمہ: صحت بدن کی دولت ہے۔

افضل دعا اور افضل ذکر کون سے ہیں؟

(۱۰۲ حدیث) حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

أَفْضَلُ الدُّعَاءِ لا إِلَـهَ إِلَّا اللهُ، وأَفْضَلُ الذِّكْرِ الحَمْدُ للهِ). (۱۰۲ے).

ترجمہ: افضل دعا لا الہ الا اللہ ہے اور افضل ذکر الحمد للہ ہے۔

الحمد للہ کا ثواب بہت ہے

۱۰۳۔ حضرت ابراہیم (نخعیؒ) فرماتے ہیں:

يقال: إنَّ الحمدَ - يعني - أكثرُ الكلام تضعيفًا (۱۰۳ے).

مشہور تھا کہ حمد باقی گفتگو کی بجائے کئی گنا زیادہ ثواب رکھتا ہے۔

حضورؐ بھی شکر ادا کرتے تھے

۱۰۴۔ حدیث: حضرت کعب بن عجرہؓ فرماتے ہیں:

بعث رسول الله ﷺ بعثا من الأنصار، وقال: (إن سلمهم الله عزوجل وغنمهم، فان لله عزوجل على في ذلک شكراً) قال فلم يلبثوا أن غنموا وسلموا، فقال بعض اصحابه: سمعناک تقول: (إن سلمهم الله وغنمهم فان على في ذلک شكرا لله عزوجل) قال: قد فعلت، قد قلت: أَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ شُكْراً، وَلَکَ الْمُنُّ فَضلاً). (۱۰۴ے)

۱۰۲ے الشکر (۱۰۲). ترمذی (۳۳۸۰) ابن ماجة (۳۸۰۰) حاکم (۱/۴۹۸).
۱۰۳ے الشکر (۱۰۳) درمنثور (۱/۱۲) سنن کبریٰ للبیهقی.
۱۰۴ے الشکر (۱۰۴). الدر المنثور للسیوطی (۱/۱۲)، بیهقی فی شعب الإیمان

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے انصار میں سے ایک جماعت کو کسی طرف (جہاد کیلئے) بھیجا اور فرمایا اگر اللہ عزوجل نے ان کو محفوظ رکھا اور ان کو مال غنیمت دیا تو اس کے متعلق مجھ پر اللہ عزوجل کا شکر لازم ہوگا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ جماعت کچھ عرصہ غائب رہنے کے بعد مال غنیمت لے کر صحیح سالم لوٹی تو آپ کے بعض صحابہ نے عرض کیا کہ ہم نے آپ سے سنا تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت کی اور ان کو مال غنیمت دیا تو اس کی وجہ سے مجھ پر اللہ کا شکر ادا کرنا لازم ہوگا۔ فرمایا: کہ میں ادا کر چکا ہوں۔ میں نے (بطور حمد وشکر کے) یہ کہہ دیا ہے۔

(أَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ شُكْراً، وَلَكَ الْمَنُّ فَضْلاً

اے اللہ میں بطور شکر کے تیری حمد بجالاتا ہوں اور آپ کے فضل کے بموجب آپ کے احسان کا اقرار کرتا ہوں۔

جامع کلمۂ حمد

۱۰۵۔ حضرت امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں:

فقد أبی بغلته، فقال: لئن ردها الله علی لأحمدنه بمحامد یرضاها، فما لبث أن أتی بها، بسرجها ولجامها، فرکبها، فلما استوی علیها، وضم الیه ثیابه، رفع رأسه إلی السماء، ثم قال: الحمد لله، لم یزد علیها. فقیل له فی ذلک، فقال: هل ترکت شیئاً او ابقیت شیئاً؟ جعلت الحمد لله کله عزوجل. (۱۰۵ اِ).

ترجمہ: میرے والد گرامی کا خچر گم ہو گیا تو فرمایا کہ اگر اس کو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر لوٹا دیا تو میں ضرور بالضرور تعریفوں کے ساتھ ایسی حمد ادا کروں گا جن

۱۰۵ اِ الشکر (۱۰۵). الدر المنثور (۱/۱۲) بحواله حلية الأولياء (۱۸۶/۳) وبيهقي في شعب الإيمان

سے اللہ راضی ہو جائے گا۔ کچھ دیر نہیں گزری تھی کہ (گمشدہ) خچر زین اور لگام سمیت پیش کر دیا گیا تو آپ اس پر سوار ہوئے اور اس پر سیدھے بیٹھ گئے تو اپنے کپڑوں کو سمیٹ کر اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا پھر یہ کہا۔

الحمد للہ اس سے زیادہ کچھ نہ کہا۔ تو آپ کے سامنے آپ کی بات دہرائی گئی کہ میں اللہ کی ایسی ایسی حمدیں بیان کروں گا جن سے وہ خوش ہو جائے گا۔ انہوں نے فرمایا کیا میں نے کوئی چیز چھوڑی ہے یا کوئی چیز باقی رکھی ہے۔ میں نے تو کل کی کل حمد اللہ عزوجل کے لئے کہہ دی ہے۔

کامل حمد اور کامل استرجاء

۱۰۶۔ حضرت یحییٰ بن سعید بلخیؒ فرماتے ہیں:۔

مَنْ قال: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ نِعْمَةٍ کَانَتْ أَوْ هِیَ کَائِنَةٌ، خَاصَّةً أَوْ عَامَّةً، فَقَدْ حَمِدَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ علی کُلِّ نِعْمَةٍ کانَتْ أو هی کائنةٌ، خاصَّةً أو عامَّةً. وَمَنْ قال: إنَّا لِلّٰہِ وإنَّا إلیه راجِعُون، علی کل مصیبة کانت أو هی کائنة، خاصة أو عامة، فقد استرجع فی کل مصیبة کانت أو هی کائنة، خاصة او عامة. (۱۰۶ ا)۔

ترجمہ: جس نے کہا: "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ نِعْمَةٍ کَانَتْ أَوْهِیَ کَائِنَةٌ خَاصَّةً أَوْ عَامَّةً" (تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں۔ ہر نعمت پر جو موجود ہے یا ملنے والی ہے خاص ہو یا عام) وہ اللہ عزوجل کی ہر نعمت کی حمد بجالایا۔ چاہے وہ موجود تھی یا ملنے والی تھی۔ خاص تھی یا عام اور جس شخص نے کہا "إِنَّا لِلّٰہِ وَإِنَّا إِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ" تو اس نے ہر مصیبت جو اس کو پہنچی یا پہنچنے والی تھی۔ خاص تھی یا عام اس پر (انا للہ وانا

۱۰۶ ا الشکر (۱۰۶)۔

الیه راجعون کہہ کر) اللہ کی طرف رجوع کرلیا۔

خیرخواہوں کا شکریہ

۱۰۷۔ حضرت ابن زید فرماتے ہیں: حضرت محمد بن المنکدرؒ نے حضرت ابوحازمؒ سے فرمایا:

ما أكثر من يلقاني فيدعو لي بالخير، ماأعرفهم وما صنعت إليهم خيراً قط. فقال له أبو حازم: لا تظن أن ذلك من قبلك، ولكن انظر إلى الذين جاءك ذاك من قبله فاشكره، وقرأ ابن زيد: ﴿إن الذين آمنوا وعملو الصالحات سيجعل لهم الرحمن ودا﴾ (مريم ٩٦) (١٠٧).

ترجمہ: اکثر لوگ جو مجھے ملتے ہیں وہ میرے لئے خیر کی دعا کرتے ہیں حالانکہ نہ تو میں انکو جانتا ہوں اور نہ میں نے ان سے کوئی اچھا سلوک کیا ہوتا ہے تو ان سے حضرت ابوحازم نے فرمایا۔ یہ اپنی طرف سے نہ سمجھنا بلکہ یہ ان لوگوں کی طرف سے سمجھنا جنہوں نے اپنی طرف سے آپ کے لئے دعا کی ہے۔ اس پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ پھر اس کی تائید میں حضرت ابن زیدؒ نے یہ آیت تلاوت کی۔

ان الذين آمنوا وعملو الصالحات سيجعل لهم الرحمن وُدًّا. (مريم ٩٦).

ترجمہ: وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے عنقریب محبت ڈال دیں گے)۔

صالحین کی محبت پر کلمات شکر

(۱۰۸ حدیث) حضرت معاذؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

١٠٧ الشكر (١٠٧). حلية الأولياء لأبى نعيم (٢٣٣/٣).

(إنى أحبك' فقل: اَللّٰهُمَّ أَعِنِّیْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عبادَتِكَ).

قال الصُنابحي: قال لي معاذ: إني أحبك' فقل هذا الدُّعاءَ' قال أبو عبدالرحمن: قال لي الصُّنابحي: وأنا أحبُّك' فقل: قال عقبة: قال لي أبو عبدالرحمن: وأنا أحبُّك فقل: قال حَيْوَة: قال لي عقبة: وأنا أحبُّك فقُل: قال أبو عَبْدة: قال لي حَيوة: وأنا أحبُّك فقُل: قال عمرو: فقال لي أبو عَبْدة: وأنا (١/١٩) أحبُّك فقُل: (قال لي حسن - يعني الجَرَوى -: وأنا أحبُّك فقُل / قال لنا أبو بكر بن أبي الدنيا: وأنا أحبُّكم فقولوا ، قال لنا أبو بكر النجَّاد: وأنا أحبُّكم فقولوا ، قال لنا الشريف: قال لنا الحُرفي: وأنا أحبُّكم فقولوا ، وقال ابنُ خُشيش: وقال لنا ابنُ شاذان: وأنا أحبُّكم فقولوا: وقال لنا الشريفُ وابنُ خُشيش: ونحن نحبُّكم فقولوا' وقال لنا الحافظُ أبو طاهر أحمد بن محمد: وأنا أحبُّكم فقولوا، وقال لنا شيخنا أبو الفضل جعفر: وأنا أحبُّكم فقولوا' وقال لنا شيخنا ناصر الدين أبو نصر محمد بن عَرَبْشَاهُ: وأنا أحبُّكم فقولوا).(١٠٨)

میں تم سے محبت کرتا ہوں۔اس لئے تم یہ دعا کیا کرو۔

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّی عَلٰی ذِكْرِكَ وشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ.

اے اللہ! اپنے ذکر، اپنے شکر اور اپنے لئے حسن عبادت میں میری مدد فرما

صنابحیؒ فرماتے ہیں: مجھے حضرت معاذ نے فرمایا: میں بھی تم سے محبت کرتا

١٠٨ـ الشكر(١٠٨). أبوداود (١٥٢٢)' نسائي (٥٣/٣)' ابن حبان (٢٣٤/٣و ٢٣٥).

ہوں تم یہ دعا پڑھا کرو۔ابوعبدالرحمٰن فرماتے ہیں مجھے صنابحیؒ نے فرمایا میں تم سے محبت کرتا ہوں تم بھی یہ دعا کیا کرو۔حضرت عقبہؒ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابوعبدالرحمٰن نے فرمایا: میں بھی تم سے محبت کرتا ہوں تم بھی یہ دعا کیا کرو۔حضرت حَیْوَۃؒ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عقبہ نے فرمایا میں بھی تم سے محبت کرتا ہوں تم بھی یہ دعا کیا کرو۔حضرت ابوعبدہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت حَیْوَۃؒ نے فرمایا میں بھی تم سے محبت کرتا ہوں تم بھی یہ دعا کیا کرو۔ حضرت عمرو فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابوعبدہ نے فرمایا میں بھی تم سے محبت کرتا ہوں۔تم بھی یہ دعا کیا کرو۔حضرت عمرو فرماتے ہیں مجھ سے حضرت حسن جرویؒ نے بھی فرمایا کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں تم بھی یہ دعا کیا کرو۔اور ابن ابی الدنیا کے شاگرد فرماتے ہیں کہ ہمیں انہوں نے بھی فرمایا کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں تم بھی یہ دعا کیا کرو وہ شاگرد کہتے ہیں کہ ہمیں ابوبکر نجاد نے کہا کہ میں بھی تم سے محبت کرتا ہوں تم بھی یہ دعا کیا کرو، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شریف نے کہا وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حرفی نے کہا میں بھی تم سے محبت کرتا ہوں تم بھی یہ کہا کرو۔ابن خشیش فرماتے ہیں کہ ہمیں ابن شاذان نے فرمایا کہ میں بھی تم سے محبت کرتا ہوں تم بھی یہ کہا کرو۔ یہ فرماتے ہیں کہ ہمیں شریف اور ابن خُشیش نے کہا کہ ہم تم سے محبت کرتے ہیں تم بھی یہ کہا کرو۔وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حافظ ابوطاہر احمد بن محمد کہتے ہیں میں بھی تم سے محبت کرتا ہوں تم بھی یہ کہا کرو۔یہ کہتے ہیں ہمیں ہمارے شیخ ابوالفضل جعفر نے کہا میں بھی تم سے محبت کرتا ہوں تم بھی یہ کہا کرو اور وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ہمارے شیخ ناصر الدین ابونصر محمد بن عرب شاہ نے کہا کہ میں بھی تم سے محبت کرتا ہوں تم بھی یہ کہا کرو۔

شکر صدیقی

۱۰۹۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ اپنی دعا میں یہ کہا کرتے تھے۔
((أَسأَلُکَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فِي الْأَشْيَاءِ كُلِّهَا، وَالشُّكْرَ لَكَ عَلَيْهَا حَتّٰى تَرْضٰى وَبَعْدَ الرِّضٰى، وَالْخِيَرَةَ فِي جَمِيعِ مَاتَكُونُ فِيهِ الْخِيَرَةُ بِجَمِيعِ مَيْسُورِ الْأُمُورِ كُلِّهَا، لَا بِمَعْسُورِهَا يَا كَرِيمُ)) (۱۰۹).

ترجمہ: میں تمام اشیاء میں آپ کی تمام نعمتوں کا سوال کرتا ہوں اور اس پر ایسے شکر کا طلب گار ہوں جس پر آپ راضی ہو جائیں اور راضی ہونے کے بعد بھی آپ راضی رہیں اور جن چیزوں میں خیر ہے ان تمام میں بہتری کا سوال کرتا ہوں کہ وہ تمام امور باسہولت ہو جائیں نہ کہ مشکل اے کریم۔

کیا الحمد للہ کا کلمہ نعمت سے افضل ہے

۱۱۰۔ حضرت یوسف صباغ سے روایت ہے کہ حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں:

(ما أنعم الله علی عبد نعمة فقال: الحمد لله، إلا كان ماأعطى أكثر مما أخذ) (۱۱۰).

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جس بندہ پر بھی کسی نعمت کا انعام فرماتے ہیں اور وہ اس پر الحمد للہ کہتا ہے تو اس نے جتنی نعمت حاصل کی ہے اس سے زیادہ حمد ادا کی ہے۔

اور مجھے حضرت یوسف صباغ کو حضرت امام سفیان بن عیینہؒ سے یہ بات پہنچی ہے کہ ان سے حضرت حسن بصری کی اس بات کے بارے میں پوچھا گیا

---

۱۰۹ الشکر (۱۰۹). عزاه السيوطي في الدر (۱/۱۵۳) إلى المصنف.

۱۱۰ الشکر (۱۱۰). رواه ابن السني (۳۵۶) والخرائطي في فضيلة الشكر (۱)

تو انہوں نے فرمایا: یہ بات غلط ہے، بندہ کا عمل اللہ کے عمل سے افضل نہیں ہو سکتا۔ (یعنی بندہ کا الحمدللہ کہنا اللہ کی نعمت سے افضل نہیں ہے)۔

اور بعض اہل علم حضرت حسن بصریؒ کے اس قول کی تفسیر اس طرح بیان کرتے ہیں کہ جب کسی آدمی پر اللہ اپنی نعمت فرماتے ہیں اور وہ شخص ایسے لوگوں میں سے ہوتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ اپنی حمد کرنے کو پسند کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اس پر جو نعمت کی ہوتی ہے اس کو وہ نعمت جتلا دیتے ہیں تو وہ اللہ کا ویسا شکر ادا کرتا ہے جیسا کہ اس کو شکر ادا کرنا چاہئے۔ اس طرح سے اللہ تعالیٰ اس کو اس عبادت کا شکر عطا فرماتے ہیں جو اس کی نعمت میں مضمر ہوتا ہے۔ اس طرح سے اس کے الحمدللہ کو اس نعمت پر فضیلت حاصل ہو جاتی ہے۔ (کہ یہ بھی اس پر اللہ کی طرف سے توفیق اور نعمت کے طور پر ظاہر ہوتا ہے اور اس میں اللہ کی حمد بھی ہے)۔

دنیا کی آسائشوں میں نہ رہنا بھی نعمت ہے

۱۱۱۔ حضرت مجمع انصاریؒ ایک اہل خیر شخص سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

(لَنِعَمُ اللهِ فِيمَا زَوٰى عَنِّيْ (مِنَ) الدُّنْيَاَ أَفْضَلُ مِنْ نِعَمِهٖ فِيمَا بَسَطَ لَنَا مِنْهَا، وَذٰلِكَ إِنَّ اللهَ لَمْ يَرْضَهَا لِنَبِيِّهٖ، فَأَكُوْنُ فِيمَا رَضِيَ لِنَبِيِّهٖ وَأَحَبَّ لَهٗ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكُوْنَ فِيمَا كَرِهَ لَهٗ وَسَخِطَ). (۱۱۱)

ترجمہ: اللہ کی وہ نعمتیں جو دنیا میں مجھ سے لپیٹ لی گئیں، دنیا کی ان نعمتوں سے افضل ہیں جو ہمارے لئے پھیلا دی گئیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کے لئے ان نعمتوں کے دینے پر راضی نہیں ہوا تو میں بھی اسی حالت میں ہوں گا جو حالت اللہ نے اپنے نبی کے لئے پسند کی ہے اور جو حالت اللہ

۱۱۱۔ الشکر (۱۱۱). ابونعیم فی الحلیة (۸۲/۷).

نے اپنے نبی کے لئے پسند کی ہے وہ مجھے زیادہ محبوب ہے۔ اس سے کہ میں اس حالت میں رہوں جس کو اللہ نے حضورؐ کے لئے پسند نہیں کیا۔

عالم کا شکر

۱۱۲۔ ایک عالم فرماتے ہیں:

ینبغی للعالم أنْ یَحْمَدَ اللہَ علی ما زَوَی عنہ من شہواتِ الدُّنیا ' کما یَحْمَدُہ علی ما أعطاہ أن یقَعَ ما أعطاہُ ' والحساب یأتی علیہ إلی ما عافاہُ اللہُ فلم یَبْتَلِہِ بہ فیشتغِلَ قَلْبُہُ وَتَتْعَبَ جوارحُہُ ' فیشکر اللہ علی سکونِ قلبِہِ وجمعِ ہمِّہ. (۱۱۲).

عالم کے لئے مناسب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اس پر بھی حمد ادا کرے کہ اس سے دنیا کی خواہشات منقطع کر دی گئی ہیں۔ جس طرح سے کہ وہ اللہ کی اس نعمت پر حمد کرتا ہے جو اللہ نے اس کو عطا کی ہے۔

نعمتوں کا مذاکرہ کرنا

۱۱۳۔ حضرت احمد بن ابی الحواریؒ فرماتے ہیں:

جلس فُضَیل بن عیاض وسفیان بن عُیَیْنَۃ لیلۃً إلی الصباح یتذاکران النِّعَمَ ' فجعَلَ سفیانُ یقول: أنْعَمَ اللہُ علینا فی کذا ' أنْعَمَ اللہُ علینا فی کذا ' فَعَلَ بنا کذا ' فَعَلَ بنا کذا. (۱۱۳).

کہ حضرت فضیل بن عیاض اور حضرت سفیان بن عیینہ ایک رات صبح تک نعمتوں کا مذاکرہ کرتے رہے۔ حضرت سفیان کہتے تھے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فلاں معاملہ میں یہ نعمت فرمائی اور فلاں میں یہ فرمائی۔ فلاں میں یہ نعمت فرمائی

۱۱۲۔ الشکر (۱۱۲).
۱۱۳۔ الشکر للہ عزوجل لابن ابی الدنیا. (۱۱۳)

اور ہمارے ساتھ یہ کیا اور یہ کیا۔

نعمتیں بھی عذاب کا سبب بنتی ہیں

۱۱۴۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

سنستدرجهم من حيث لايعلمون: الاعراف (۱۸۲)

ترجمہ: ہم ان کوایسی جگہ سے پکڑتے ہیں جہاں سے ان کو معلوم نہیں ہوتا۔

عن سفيان في قوله: ﴿سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لا يَعْلَمُونَ﴾ (الاعراف) قال: نُسْبِغُ عليهم النِّعَمَ ونمنعُهُم الشُّكْرَ فقال غيرُ سفيان: كلّما أحدَثُوا ذَنْباً أُحْدِثَتْ لهم نِعْمَةٌ. قال ابنُ داود: وينسوا. (۱۱۴)

اس کی تفسیر میں حضرت سفیان بن عیینہ سے منقول ہے کہ ہم ایسے لوگوں پر کثرت سے نعمتیں فرماتے ہیں اوران کوشکر کرنے سے روک دیتے ہیں۔

حضرت سفیانؒ کے علاوہ ایک مفسر اس کی تفسیر فرماتے ہیں کہ جب بھی یہ لوگ کوئی نیا گناہ کرتے ہیں تو ان کے لئے ایک اور نعمت کا اضافہ کردیا جاتا ہے۔

اور ابن داودؒ فرماتے ہیں کہ ان کونعمتیں ملتی ہیں لیکن ان کو بھلا دیا جاتا ہے۔

استدراج کیا ہے؟

۱۱۵۔حضرت ثابت بنانیؒ سے استدراج کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؒ نے فرمایا:

ذاكَ مَكْرُ اللهِ بالعباد المضيّعِينَ.

قال: وقال يُونس: إنَّ العَبْدَ إذا كانت له عِنْدَ اللهِ منزلةٌ فحفِظَها وأبْقَى عليها' (ثم) شَكَرَ اللهَ بما أعْطَاهُ' (أعطاه اللهُ)

---

۱۱۴ الشكر لله عزوجل لابن ابى الدنيا. اخرجه البيهقى فى الأسماء والصفات (ص ۴۸۹).

أشرف منها. وإذا هو ضيّعَ الشُّكْرَ استَدْرَجَهُ اللهُ، وكان تضييعُه للشكرِ استِدْراجاً. (۱۱۵ل).

یہ اللہ کی نعمتوں کے ضائع کرنے والے بندوں کو گرفت میں لانے کی اللہ کی خفیہ تدبیر کا نام ہے۔

حضرت یونسؒ فرماتے ہیں: بندہ کی اللہ کے نزدیک کچھ شان ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کرتا ہے اور اس کی شان کو باقی رکھتا ہے پھر آدمی اپنی اس نعمت کے بدلہ میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس سے بھی بڑا مرتبہ عطا فرماتا ہے اور اگر وہ شکر کو ضائع کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنی خفیہ گرفت میں لے لیتے ہیں اور اس کے شکر کو ضائع کرنا ہی خفیہ گرفت میں گھیرنا ہے۔

دنیاوی نعمتیں ہلاکت کا سبب بھی بنتی ہیں

۱۱۶۔ حضرت ابو حازمؒ فرماتے ہیں:

((نعمة الله علي فيما زوى عني من الدنيا أعظم علي من نعمته فيما أعطاني منها: إني رأيته أعطاها قوما فهلكوا)). (۱۱۶ل).

(ترجمہ) مجھ پر اللہ کی وہ نعمت جو دنیا کے اعتبار سے مجھ سے لپیٹ دی گئی ہو وہ مجھ پر اللہ کی اس نعمت سے بڑی ہے جو اس نے مجھے دنیا کی قسم سے عطا کی ہے کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ اللہ نے بہت سے لوگوں کو دنیا کی نعمتیں عطا فرمائیں تو وہ ہلاک ہوگئے۔ (الشکر للہ عزوجل ۵۰)۔

آئینہ میں دیکھنے کا شکر

(۱۱۷۔ حدیث) حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ:

۱۱۵ل الشكر لله عزوجل (۱۱۵) أخرجه البيهقي في الأسماء والصفات (۴۸۹).

۱۱۶ل الشكر. (۱۱۶) أبو نعيم في الحلية (۲۳۳/۳).

كان رسولُ الله ﷺ إذا نَظَرَ إلى وجْهِهِ في المرآة قال: (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ سَوّٰى خَلْقِي فعدَّله، وكرَّمَ صُوْرَةَ وَجْهِيْ وَحَسَّنَهَا، وجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ). (۱۱۷).

آنحضرت ﷺ جب اپنا چہرہ مبارک آئینہ میں دیکھتے تھے تو یہ دعا فرماتے تھے:۔

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے جس نے میری تخلیق کو درست کیا اور ہر عیب سے پاک کیا اور میرے چہرہ کی شکل کو عزت بخشی اور اس کو حسن عطا کیا اور مجھے مسلمانوں میں سے بنایا۔

اسلام اللہ کی نعمت ہے

۱۱۸۔ حضرت شریح بن عبید وغیرہؒ فرماتے ہیں:

كان مَرْوَانُ بن الحَكَم إذا ذكر الإسلام قال: بِنِعْمَةِ رَبِّيْ لَا بِمَا قَدَّمَتْ يَدَيَّ وَلَا بِإِرَادَتِيْ، إِنِّيْ كُنْتُ خَاطِئاً. (۱۱۸).

کہ جب (خلیفہ) مروان بن حکم کے سامنے اسلام کا ذکر کیا جاتا تو وہ کہتا یہ میرے رب کی نعمت میں سے ہے۔ میرے کسب کا اس میں کوئی دخل نہیں۔ نہ ہی میرے ارادہ کا دخل ہے، میں تو خطا کار تھا۔

عافیت مخفی حکومت ہے

۱۱۹۔ حضرت زید بن اسلم حضرت وہب بن منبہؒ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: آل داؤدؑ کی حکمت میں لکھا ہوا تھا:

العافية الملك الخفي. (۱۱۹).

ترجمہ: عافیت خفی حکومت ہے۔

---

۱۱۷ الشکر لله عزوجل (۱۱۷) لابن أبی الدنیا. أخرجه ابن السنی (۱۶۵).
۱۱۸ الشکر لله عزوجل لابن أبی الدنیا (۱۱۸).
۱۱۹ الشکر لله عزوجل لابن أبی الدنیا (۱۱۹).

نعمتوں کی بعض صفات

وکم من مدخل لو مت فیہ لکنت بہ نکالاً فی العشیرہ
وقیت السوء والمکروہ فیہ ورحت بنعمۃ فیہ ستیرہ
وکم من نعمۃ للہ تمسی وتصبح لیس تعرفھا کبیرہ
(۱۲۰)

ترجمہ اشعار:

(۱) کتنے مواقع ایسے ہیں کہ اگر میں ان میں مرجاتا تو میں اپنے قبیلہ کے لئے باعث وبال بن جاتا۔

(۲) میں تکلیف اور ناپسندیدہ چیزوں سے ان مواقع میں بچایا گیا اور مجھے نعمت کی ایسی راحت ملی جس میں سب تکلیفیں چھپ گئیں۔

(۳) کتنی اللہ کی ایسی نعمتیں ہیں جو صبح اور شام کو حاصل ہوتی ہیں لیکن تو ان کو بڑی نعمت نہیں سمجھتا۔

مسلمان کو رسوائی سے بچانے پر شکر

۱۲۱۔ حضرت راشد بن سعدؒ فرماتے ہیں:

دُعِی عثمانُ رضی اللہُ عنہ إلی یومٍ اجتمَعُوا علی ریبۃٍ لھم، فانطلَقَ لِیأْ خُذَھُم فتفرَّقوا قبلَ أنْ یبلغَھُم، فأعْتَقَ رَقَبَۃً شکراً للہ ألاَّ یکونَ جَرَی علی یَدَیْہِ خِزیُ مُسْلِمٍ. (۱۲۱)

کہ حضرت عثمانؓ کو کچھ لوگوں کی طرف بلایا گیا جو آپس میں کسی شک وشبہ میں پڑے ہوئے تھے۔ آپ ان کی طرف چلے گئے تاکہ ان کے بارے

۱۲۰۔ الشکر للہ عزوجل لابن أبی الدنیا(۱۲۰).

۱۲۱۔ الشکر للہ عزوجل لابن أبی الدنیا(۱۲۱).

میں فیصلہ کریں لیکن ان کے پہنچنے سے پہلے وہ لوگ بکھر گئے تو حضرت عثمانؓ نے اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے ایک غلام آزاد کر دیا کہ ان کے ہاتھوں کسی مسلمان کی رسوائی نہیں ہوئی۔

گناہ کی پردہ پوشی اور لوگوں کی محبت بھی نعمتیں ہیں

حضرت عقبہ بن عبداللہ رفائیؒ فرماتے ہیں:

۱۲۲. دخلت أنا وبكر بن عبدالله المزنيّ على أبي تَميمةَ الهُجَيْمي نعودُهُ، فقال له بكرٌ: كيفَ أصبحْتَ يا أبا تَميمةَ؟ قال: أصبحتُ بينَ نِعْمَتين أميلُ بينهما، لا أدرى أيُّهما أفضل: ذنب سَتَرَهُ اللهُ عليَّ فأصبحت لا أخاف أن يعيّرني به أحد، ومودّةٌ جعلها الله لي في صدورِ النّاسِ لَمْ أبْلُغْها. (۱۲۲ا).

کہ میں اور حضرت بکر بن عبداللہ المزنیؒ حضرت ابوتمیمہ الجہیمی کی عیادت کے لئے گئے تو ان سے حضرت بکرؒ نے فرمایا: اے ابوتمیمہ کیا حال ہے: فرمایا! دو نعمتوں کے درمیان موجود ہوں' معلوم نہیں کر سکا کہ ان میں سے افضل کون سی ہے۔ ایک تو وہ گناہ جس کی اللہ نے مجھ پر پردہ پوشی فرمادی۔ اب میں کسی سے خوفزدہ نہیں کہ کوئی مجھے اس پر عار دلائے' دوسرے وہ محبت جو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں میں میرے لئے رکھی ہے جن کے دلوں تک میرا اختیار نہیں پہنچ سکا۔

دنیا کی نعمت سے محرومی بھی نعمت ہے

۱۲۳۔ حضرت صالح بن مسمارؒ فرماتے ہیں۔

۱۲۲ا. الشكر لله عزوجل لابن أبي الدنيا (۱۲۲).

نعمة الله (علی) فیما زوی عنی من الدنیا أفضل من نعمته فیما أعطانی. (۱۲۳)
ترجمہ: مجھ پر اللہ کی وہ نعمت جو مجھ سے دنیا کے اعتبار سے لپیٹ لی گئی ہے۔ یہ اس نعمت سے افضل ہے جو مجھے عطا کی گئی۔
(کیونکہ دنیا کی نعمتیں اکثر گناہوں میں مبتلا کر دیتی ہیں، ہمیں اس لئے ایسی ترک نعمت بھی نعمت ہے)۔

نوحؑ کا شکر نعمت

(۱۲۴حدیث) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:
(ان نوحا علیہ السلام لم یقم عن خلاء قط إلا قال: الحمد لله الذی أذا قنی طعمه وأبقی منفعته فی جسدی، وأخرج عنی أذاه). (۱۲۴)
ترجمہ: حضرت نوحؑ جب بھی قضائے حاجت سے فارغ ہو کر اٹھے تو انہوں نے یہ دعا کی۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذَاقَنِیْ طَعْمَهٗ وَاَبْقٰی مَنْفِعَتَهٗ فِیْ جَسَدِیْ وَأَخْرَجَ عَنِّیْ أَذَاهُ.
تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے اپنی نعمت کا ذائقہ چکھایا اور میرے جسم میں اس کی منفعت باقی رکھی اور اس کی گندگی مجھ سے نکال دی۔
(۱۲۵فائدہ) حضرت نوحؑ جب قضائے حاجت کی جگہ سے نکلتے تھے تو یہ دعا کرتے تھے۔ اس وجہ سے ان کا نام شکر گزار بندہ رکھا گیا۔ (۱۲۵)

---

۱۲۳ الشکر لله عزوجل لابن أبی الدنیا (۱۲۳).
۱۲۴ الشکر لله عزوجل لابن أبی الدنیا (۱۲۳) الدر المنثور للسیوطی (۱۶۲/۴) بحواله مصنف ابن أبی شیبة، والبیهقی فی الشعب، الاتحاف للزبیدی (۳۴۰/۲). الخرائطی فی فضیلة الشکر (۲۱).
۱۲۵ الشکر (۱۲۵) الدر المنثور (۱۶۲/۴).

اعضاء کا شکر کیا ہے؟

ایک شخص نے حضرت ابو حازم سے پوچھا:

(۱۲۶۔حدیث) ما شُكْرُ العَيْنَيْن يا أبا حازم؟ قال: إنْ رأيْتَ بهما خيراً أعْلَنْتَهُ، وإنْ رأيْتَ بهما شرّاً سَتَرْتَهُ. قال: فما شُكْرُ الأذنين؟ قال: إنْ سَمِعْتَ بهما خيراً وعَيْتَهُ، وإنْ سمِعْتَ بهما شرّاً أخفيتَه. قال: ما شُكْرُ اليَدَيْن؟ قال: لا تأخُذْ بهما ما ليس لهما، ولا تَمنَعْ حقّاً لله هو فيهما. قال: ما شُكْرُ البَطْنِ؟ قال: أنْ يكونَ أسفَلَهُ طعاماً وأعْلاهُ عِلْماً. قال: ما شُكْرُ الفَرْجِ؟ قال: كما قالَ اللهُ تبارك وتعالىٰ: ﴿إلَّا عَلَى أزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ﴾ (المؤمنون: ٦). إلى قوله: ﴿فَأُولَئِكَ هُمُ العَادُونَ﴾ (المؤمنون: ٨) قال: فما شُكْرُ الرِّجْلَيْنِ؟ قال: إنْ رَأَيْتَ / حيّاً غَبَطْتَهُ، اسْتَعْمَلْتَ بهما عَمَلَهُ، وإنْ رأيْتَ مَيتاً مَقَتَّهُ: (كَفَفْتَهُما) عن عملِهِ وأنْتَ شاكرٌ لله.

وأمّا مَنْ شَكَرَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَشْكُرْ بجميعِ أعْضَائِهِ، فمَثَلُهُ كَمَثَلِ رجلٍ لَهُ كِسَاءٌ، فأخَذَ بِطَرَفِهِ ولم يَلْبَسْهُ، فلَمْ يَنفَعْهُ ذلكَ مِنَ الحَرِّ والبَرْدِ والثَّلْجِ والمَطَرِ. (۱۲۶)

اے ابو حازم: آنکھوں کا شکر کیا ہے۔فرمایا: جب تو ان کے ساتھ اچھی چیز دیکھے تو اس کا اظہار کرے اور جب بری چیز دیکھے تو اس کو چھپا دے۔ عرض کیا: کانوں کا شکر کیا ہے۔؟ فرمایا: جب تو ان کے ساتھ اچھی چیز سنے تو اس کو محفوظ کر لے اور جب بری چیز سنے تو اس کو چھپا دے۔ کہا ہاتھوں کا شکر کیا ہے؟ فرمایا: جو ان کے لئے درست نہ ہو ان سے نہ پکڑے اور جس چیز میں اللہ تعالیٰ کا حق ہو اس کو نہ روکے۔

۱۲۶ الشكر لله عزوجل لابن ابى الدنيا (۱۲۵). حلية الأولياء لأبى نعيم (۲۴۳/۳) درمنثور (۱۵۳/۱) بحواله مصنف ابن أبى شيبة وبيهقى.

کہا پیٹ کا شکر کیا ہے؟ فرمایا: اس کے نچلے حصہ میں کھانا ہو اور اوپر والے میں علم۔ کہا شرمگاہ کا شکر کیا ہے؟ فرمایا: اس کا شکر یہ ہے کہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

"الا علی أَزْوَاجِهِمْ أو مَامَلَكَتْ أَيمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيرُ مَلُومِينَ فَمَنِ ابْتَغىٰ وَرَاءَ ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ"

ترجمہ: مگر اپنی بیویوں اور اپنی لونڈیوں کے متعلق ان پر کوئی ملامت نہیں، جو شخص اس کے علاوہ کا طلب گار ہوگا تو ایسے لوگ حد سے گزرنے والے ہوں گے۔

کہا قدموں کا شکر کیا ہے؟ فرمایا: اگر تو کسی سانپ کو دیکھے تو اس کو کچل دے۔ کچلنے میں دونوں پاؤں کا استعمال کرے، اگر مردہ دیکھے تو اس کو اپنے عمل کی وجہ سے ہٹا دے جبکہ تو اللہ کا شکر ادا کر رہا ہو۔ اور جو شخص زبان سے شکر ادا کرے لیکن اپنے اعضاء سے شکر نہ کرے تو اس کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جس کے پاس کمبل ہو وہ اس کو ایک کونہ سے پکڑ لے اور نہ پہنے نہ تو وہ کمبل اس کو گرمی سے بچائے نہ سردی سے نہ برف باری سے نہ بارش سے۔

نعمت کے حصول پر تواضع اختیار کرو

(۱۲۷۔ حدیث) صنعاء کا ایک آدمی بیان کرتا ہے کہ

أرسلَ النَّجاشيُّ ذاتَ يومٍ إلى جَعْفَر (بنِ أبي طالب) وأصحابِهِ، فدخلوا عليه وهو في بَيْتٍ عليه خُلْقان (وهو) جالسٌ على التُّراب، قال جَعْفَر: وأشفَقْنا منه حينَ رأيناه على تلكَ الحال، فلمَّا رأى ما في وُجُوهِنا قال: إنِّي أُبَشِّرُكم بما يَسُرُّكُم: أنَّه جاءَني من نحو أرضِكم عينٌ لي وأخبرني أنَّ الله قد نَصَرَ نبيَّه ﷺ وأهلَكَ عَدوَّه، وأسِرَ فلانٌ وفلان وفلان، وقُتِلَ فلانٌ وفلان، التَقَوا بوادٍ يقال له: بَدْر، كثير الأراك، كأنِّي أنظُرُ إليه، كُنتُ أرعى به لسيِّدي - رجلٍ من بني ضَمْرَة

- إبلَهُ، فقال له جعفر: ما بالُکَ جالساً علی التُّرابِ لیسَ تحتَکَ بساطٌ وعلیکَ هذه الأخلاق ؟ قال: إنَّا نجدُ فیما أنزَلَ اللهُ تبارک وتعالیٰ علی عیسیٰ: (أنَّ حقاً علی عِبادِاللهِ أنْ یُحدِثُوا للهِ تواضُعاً عندما أحْدَثَ اللهُ لهم مِن نِعَمِهِ) فَلَمَّا أحدَثَ اللهُ لی نَصرَ نبیِّهِ أحدَثْتُ له هذا التواضُعَ. (۱۲۷).

نجاشی بادشاہ نے ایک دن حضرت جعفر بن ابی طالب اوران کے ساتھیوں کو بلا بھیجا۔ جب یہ حضرات نجاشی کے پاس پہنچے تو وہ اپنے گھر میں موجود تھا۔ دو پرانی چادریں اس کے اوپر تھیں مٹی پر بیٹھا ہوا تھا۔

حضرت جعفرؓ فرماتے ہیں کہ جب ہم نے اس کواس حالت میں دیکھا تو ہم اس سے ڈر گئے۔ جب اس نے ہمارے چہروں پر پریشانی دیکھی تو کہا کہ تمہارے علاقہ سے میرا ایک جاسوس لوٹا ہے اور مجھے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کی مدد فرمائی ہے اور اس کے دشمن کو ہلاک کر دیا ہے اور فلاں فلاں قید کردیئے گئے ہیں اور فلاں فلاں مارے گئے ہیں۔ ایک وادی میں ان کی جنگ ہوئی ہے جس کا نام بدر ہے۔ وہاں پیلو کے درخت بہت ہیں گویا کہ میں اس کی طرف دیکھ رہا ہوں اور اپنے ایک سردار کے اونٹ چرا رہا ہوں۔ یہ سردار بنوضمرہ سے تعلق رکھتا ہے اس سے حضرت جعفرؓ نے فرمایا: آپ کی یہ کیا حالت ہے کہ آپ مٹی پر بیٹھے ہوئے ہیں جس کے نیچے کوئی بچھونا نہیں ہے اوراوپر یہ پرانی چادر اوڑھ رکھی ہے تو اس نے کہا کہ حضرت عیسیٰؑ پر جو کچھ نازل کیا تھا اس میں ہم یہ بات بھی دیکھتے ہیں۔

اَنَّ حَقّاً عَلٰی عِبَادِاللهِ اَن یُّحْدِثُوا لِلهِ تَوَاضُعاً عِنْدَ مَا أحْدَثَ اللهُ لَهُمْ مِن نِعَمِهٖ.

ترجمہ: اللہ کے بندوں پر حق ہے کہ وہ اللہ کے لئے تواضع اختیار کریں جب اللہ تعالیٰ ان کے لئے نعمتوں میں سے کوئی چیز عطا کریں۔

---

۱۲۷ الشکر (۱۲۷).

پس جب اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے نبی کی نصرت کو ظاہر کیا ہے تو میں نے اس کے لئے یہ تواضع اختیار کی ہے۔

مصیبت میں بھی نعمت ہے

۱۲۸۔حضرت حبیب بن عبید فرماتے ہیں:۔

ما ابتلى الله عبداً ببلاء إلا كان لله عليه فيه نعمة ألا يكون ابتلاه باشد منه. (۱۲۸)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کسی بندے کو کسی مصیبت میں مبتلا نہیں کرتا، مگر اس میں بھی اس کے لئے ایک نعمت ہوتی ہے۔ وہ یہ کہ اس کو اس سے بڑی مصیبت میں تو مبتلا نہیں کیا۔

صبر اور شکر کو جانچنا

۱۲۹۔حضرت عبدالملک بن ابجر فرماتے ہیں:۔

ما من الناس إلا مبتلى بعافية لينظر كيف شكره، وببلية لينظر كيف صبره. (۱۲۹)

ترجمہ: لوگوں میں سے جو بھی عافیت میں ہو اس کو دیکھنا چاہئے کہ وہ کیا شکر ادا کر رہا ہے اور جو کسی مصیبت میں مبتلا ہو تو اس کو دیکھنا چاہئے کہ وہ کیا صبر کر رہا ہے۔

مصیبت دعا منگوانے کے لئے اترتی ہے

۱۳۰۔حضرت وہب بن منبہؒ فرماتے ہیں:۔

ينزل البلاء ليستخرج به الدعاء. (۱۳۰)۔

۱۲۸ الشکر لابن ابی الدنیا(۱۲۸)۔

۱۲۹ ابونعیم فی الحلیة (۱۲۸) (۸۵/۵) الشکر (۱۲۸)۔

۱۳۰ الشکر (۱۳۰)۔

ترجمہ: مصیبت اس لئے نازل ہوتی ہے تاکہ دعا کر کے اس سے نکلا جائے۔

مصیبت میں آہ وزاری سے زیادہ انعام

۱۳۱۔ حضرت سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں:۔

لقد أنعم الله على عبد فى حاجة أكثر من تضرعه إليه فيها. (۱۳۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کسی بندہ پر اس کی حاجت میں اس کے تضرع سے بھی زیادہ انعام فرماتے ہیں۔

سجدہ شکر

(۱۳۲حدیث) حضرت ابو بکرہؓ فرماتے ہیں:۔

(ان النبى ﷺ كان اذا جاءه أمر يسره خر ساجداً، شكرا لله) (۱۳۲)

ترجمہ: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب کوئی ایسا معاملہ پیش ہوتا، جس میں آپؐ خوش ہوتے تو اللہ کے شکر کے لئے سجدے میں گر جاتے۔

حضرت کعب بن مالکؓ کا توبہ قبول ہونے پر سجدہ شکر

۱۳۳۔ حضرت کعب بن مالکؓ فرماتے ہیں:۔

(لما تاب الله عليه سجد وألقى رداءه إلى الذى بشره). (۱۳۳)

ترجمہ: جب اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ کو قبول کیا تو آپؓ سجدہ میں گر گئے

۱۳۱۔ أبو نعيم فى الحلية (۶/۷) الشكر لله عزوجل لابن أبى الدنيا (۱۳۱)،
۱۳۲۔ ابوداود (۲۷۷۴)، ترمذی (۱۵۷۸)، ابن ماجة (۱۳۹۴).
۱۳۳۔ الشكر (۱۳۳).

اور اپنی کملی اس شخص کو دے دی جس نے ان کو بشارت سنائی تھی۔
فائدہ: یہ جنگ تبوک میں کسی وجہ سے مجاہدین سے پیچھے رہ گئے' جب حضور ﷺ اپنے صحابہ سمیت جنگ سے فارغ ہو کر واپس آئے تو سب نے حضرت کعب بن مالکؓ سے مقاطعہ کرلیا۔

دشمن کی موت پر سجدہ شکر

۱۳۴۔ حضرت علاء بن مغیرہ فرماتے ہیں:۔

(بشرت الحسن بموت الحجاج وهو مختف' فسجد) (۱۳۴)

ترجمہ: میں نے حضرت بصریؒ کو حجاج کی موت کی بشارت سنائی جبکہ حضرت حسن بصریؒ (حجاج کے شر سے بچنے کے لئے) چھپے ہوئے تھے تو آپ نے سجدہ کیا۔

حضورﷺ کا سجدہ شکر

۱۳۵۔ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ان سے بیان کیا۔

(انی لقیت جبریل علیه السلام فبشرنی وقال: إن الله يقول لک: من صلى عليک صليت عليه، ومن سلم عليک سلمت عليه: فسجدت لله شكراً) (۱۳۵)۔

ترجمہ: میری حضرت جبریلؑ سے ملاقات ہوئی، انہوں نے مجھے بشارت سنائی اور کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے لئے فرمار ہے ہیں جو شخص آپ پر درود بھیجے گا میں اس پر رحمت کروں گا' جو آپ پر سلام عرض کرے گا میں اس کو

۱۳۴۔ الشکر (۱۳۴). الخرائطی فی فضیلۃ الشکر (٦٦)
۱۳۵۔ الشکر (۱۳۵). أحمد و البیهقی والحاکم

سلامتی عطا کروں گا تو میں نے اللہ کے لئے سجدۂ شکر ادا کیا۔

غیر بھی تجھ پر نعمت کی گواہی دیں گے

۱۳۶۔ حضرت سلام بن ابی مطیعؒ فرماتے ہیں:

متی شِئْتَ أنْ تَرَی مِنَ النِّعْمَةِ علیک أکثرَ منها علیه رأیته. قال سلّام بن أبی مطیع: أی والله، إن أغلقتَ علیک بابکَ جاءَکَ مَنْ یَدُقُّ علیکَ بابکَ یسألُکَ لیعرِّفکَ اللهُ نِعْمَتَهُ علیک. (۱۳۶)۔

جب تو اپنے اوپر اپنی نعمت کو اس سے بھی زیادہ دیکھنا چاہے جتنا تو نے اس کو دیکھا ہے۔ خدا کی قسم! اگر تو اپنے اوپر دروازہ بند کردے پھر بھی کوئی شخص تیرا دروازہ کھٹکھٹائے گا۔ جو تجھ سے سوال کرے گا تاکہ وہ تجھے اللہ کی نعمت جتا سکے۔

مصیبت کے وقت بے کسوں کو بھی سوچ لو

۱۳۷۔ حضرت سلام بن ابی مطیعؒ فرماتے ہیں:

دخلت علی مریض أعوده' فاذا هو یئن فقلت له: اذکر المطروحین فی الطریق' اذکر الذین لاماوی لهم ولا لهم من یخدمهم. قال: ثم دخلت علیه بعد ذلک فلم أسمعه یئن. قال: وجعل یقول: اذکر المطروحین فی الطریق' اذکر من لاماوی له ولا له من یخدمه. (۱۳۷)

ترجمہ: میں ایک مریض کی عیادت کے لئے گیا تو وہ رو رہا تھا۔ میں نے اس کو کہا کہ راستے میں گرے پڑے ہوئے لوگوں کو یاد کرو' ان لوگوں کو یاد کرو جن کا کوئی ٹھکانہ نہیں اور ان کی کوئی خدمت کرنے والا نہیں۔ اس کے بعد

۱۳۶؁ الشکر لله عزوجل (۱۳۶). أخرجه أبونعیم فی الحلیة (۱۸۸/۶).
۱۳۷؁ الشکر لله عزوجل (۱۳۷). (الحلیة ۱۸۹/۶)

میں پھر اس کے پاس گیا تو میں نے اس کو روتے ہوئے نہ سنا بلکہ وہ یہ کہنے لگا: میں راستہ میں پڑے ہوئے لوگوں کو یاد کررہا ہوں' میں ان کو یاد کررہا ہوں جن کا کوئی ٹھکانہ نہیں۔ جن کا کوئی خدمت گار نہیں۔

ہر وقت کے منعم کا آسان شکر

۱۳۸۔ حضرت عبداللہ بن ابونوحؒ فرماتے ہیں:

قال لي رجل' على بعض السواحل: كم عاملته تبارك اسمه بما يكره فعاملك بما تحب؟ قلت: ما أحصي ذلك كثرة، قال: فهل قصدت إليه في أمر كربك فخذلك؟ قلت: لا والله' ولكنه أحسن إلي فأعانني. قال فهل سألته شيئاً قط فأعطاك؟ قلت: وهل منعني شيئاً سألته؟ ما سألته شيئاً قط إلا أعطاني' ولا استغثت به إلا أغاثني. قال: أرأيت (لو أن) بعض بني آدم فعل بك هذه الخلال ما كان جزاؤه عنك؟ قلت: ما كنت أقدر له على مكافأة ولا جزاء. قال: فربك أحق وأحرى أن تدئب نفسك له في اداء شكر نعمته عليك' وهو المحسن قديماً وحديثاً إليك: والله لشكره ايسر من مكافأة عباده' إنه تبارك وتعالىٰ رضى بالحمد من العباد شكراً. (۱۳۸)

ترجمہ: ایک شخص نے مجھے ایک ساحل پر بات کی تو نے اللہ تبارک وتعالیٰ کے ناپسندیدہ کتنے کام کئے' پھر بھی اس نے تمہاری پسند کا تمہارے ساتھ معاملہ کیا۔ میں نے کہا بہت ہیں' میں گن نہیں سکتا۔ اس نے کہا تجھے کوئی دکھ پہنچا ہو پھر تو نے اللہ کی طرف توجہ کی ہو اور اس نے تجھے شرمسار کیا ہو؟ میں نے کہا خدا کی قسم بالکل نہیں۔ بلکہ اس نے میرے ساتھ اچھا سلوک کیا اور میری مدد کی' پھر پوچھا تو نے اس سے کبھی کوئی چیز مانگی ہو اور اس نے نہ دی

۱۳۸۔ الشکر (۱۳۸). ابو نعیم في الحلية (۲۹۹/۶).

ہو؟ میں نے کہا وہ کون سی چیز ہے جو میں نے اس سے مانگی ہو اور اس نے مجھے نہ دی ہو۔ میں نے جب بھی اس سے کوئی چیز مانگی ہے۔ اس نے مجھے عطا فرمائی ہے اور جب بھی میں نے اس سے فریاد کی ہے اس نے میری فریاد رسی کی ہے۔ اس نے پوچھا تمہارا کیا خیال ہے اگر کوئی انسان تمہارے ساتھ یہ اچھے سلوک کرے تو تمہارے نزدیک اس کا کیا بدلہ ہے۔ میں نے کہا میں اس کی جزاء اور بدلہ چکانے کی قدرت نہیں رکھتا۔ فرمایا: تیرا اب زیادہ حقدار اور زیادہ لائق ہے کہ تو اپنے آپ کو اس کی اس نعمت کے شکر کی ادائیگی میں مصروف رکھے جو اس نے تجھ پر کی ہے۔ وہ تیرا پہلے بھی محسن رہا اور اب بھی ہے۔ خدا کی قسم اس کا شکر اس کے بندوں کو بدلہ چکانے سے زیادہ آسان ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندوں سے بطور شکر کے الحمد اللہ کہنے سے بھی راضی ہو جاتا ہے۔

نعمت کو مکمل کرنا منعم پر لازم ہے

۱۳۹۔ حضرت قاسم بن عثمان دمشقی فرماتے ہیں:

الدِّمَشْقی، قال: قلت لیمان أبی معاویة الأسود العابد: رأیتَ إبراهیم بن أدهم؟ قال: فضحِکَ. قال: وأکبر من إبراهیم بن أدهم. قُلْتُ: مَنْ؟ قال: سفیان الثوری، ثم قال: سمعتُ أخی سُفیانَ الثوریَّ یقول: ما کان الله لیُنْعِمَ علی عَبْدٍ فی الدُّنیا فیفضَحَهُ فی الآخرة، وحقٌّ علی المنعِمِ أنْ یتمَّ علی مَنْ أنْعَمَ علیه. (۱۳۹)۔

ترجمہ۔ کہ میں نے عابد وصالح حضرت ابو معاویہ الاسود یمانی سے کہا آپ نے حضرت ابراہیم بن ادہمؒ کی زیارت کی تھی؟ تو وہ ہنس پڑے اور فرمایا: میں نے ابراہیم بن ادہم سے بھی بڑے کی بھی زیارت کی ہے۔ میں

۱۳۹۔ الشکر للہ عزوجل (۱۳۹). حلیة الأولیاء لأبی نعیم (۶/۷).

نے کہا وہ کون ہے؟ فرمایا: سفیان ثوریؒ' پھر فرمایا میں نے اپنے بھائی حضرت سفیان ثوریؒ سے سنا تھا انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ دنیا میں جس بندہ پر نعمت فرماتے ہیں اس کو آخرت میں رسوانہیں کریں گے اور منعم پر یہ بات لازم ہے کہ وہ جس پر نعمت کرے اس کو تمام کرے۔

توحید پر کلمات شکر

۱۴۰۔ حضرت احمد بن ابی الحواریؒ فرماتے ہیں:

يـا أبـا معاوية، ما أعظمَ النِّعَمِ علينا في التوحيد! نسألُ اللهَ ألّا يَسْلبناهُ، قال: يحقُّ على المُنعِمِ أنْ يُتِمَّ على مَنْ أنْعَمَ عليه. (۱۴۰)۔

ترجمہ۔ میں نے حضرت ابو معاویہ الاسود سے پوچھا: اے ابو معاویہ توحید کے معاملہ میں ہم پر سب سے بڑی نعمت کون سی ہے؟ ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہم سے توحید کو نہ سلب کرے۔ فرمایا: منعم پر لازم ہے کہ وہ جس پر نعمت کرے اس پر نعمت کو مکمل کرے۔

(جب اللہ نے توحید کی نعمت دے دی تو اب توحید پر جو انعامات دینے ہیں ان کی بھی اللہ تکمیل کرے گا)۔

نیک عمل قبول ہو کر رہتا ہے

۱۴۱۔ حضرت احمد بن ابی الحواریؒ فرماتے ہیں میں نے اہل عکا کے حضرت محمد بن اسحاق سے سنا۔ وہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت ابو معاویہ اسود یمانیؒ عابد سے سنا۔

الله أكرم من أن ينعم بنعمة إلا أتمها' أو يستعمل بعمل إلا قبله. (۱۴۱)۔

۱۴۰۔ (الشكر لله عزوجل. (۱۴۰) حلية الأولياء لأبي نعيم (۸/۲۸۲).

۱۴۱۔ الشكر لله عزوجل (۱۴۱). الإصبهاني في الترغيب (۲۳۴۲).

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اس سے برتر ہے کہ وہ کسی پر کوئی نعمت کرے۔ پھر اس کو مکمل نہ کرے یا کسی کو نیک عمل میں استعمال کرے پھر اس کو قبول نہ کرے۔

پل بھر میں شکر نعمت کی طلب

۱۴۲۔ حضرت احمد بن ابی الحواریؒ فرماتے ہیں:

قالت لی مؤمنة المتعَبِّدَةُ: أنا فی شیء قد شَغَلَ قلبی. قلْتُ: ما هو؟ أریدُ أنْ أعرِفَ نِعْمَةَ اللهِ علیَّ فی طرفةِ عینٍ، أو أعرِفَ تَقْصِیرِی عن شکر النِّعْمَةِ علیَّ فی طَرْفَةِ عینٍ. قُلْتُ لها: أنْتِ تریدین ما لا تهتدی إلیه عقولُنا. (۱۴۲)۔

مجھے ایک عبادت گزار خاتون جس کا نام مومنہ تھا، نے کہا کہ میں ایک ایسی حالت میں مبتلا ہوں جس نے میرے دل کو مشغول کر رکھا ہے۔ میں نے کہا کیا چیز ہے؟

کہنے لگی: میں چاہتی ہوں کہ پل بھر میں اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو پہچان لیا کروں۔ یا شکر نعمت میں جو تقصیر ہوئی ہو اس کو پل بھر میں جان سکوں۔ میں نے اس سے کہا تم اس چیز کی طلب کر رہی ہو جہاں تک ہماری عقلیں نہیں پہنچتیں۔

ایک شخص کی حمد سے سب اہل مجلس کی ضرورتوں کی کفایت

۱۴۳۔ حضرت عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم فرماتے ہیں:

یقال: إنَّه لیکوْنُ فی المَجْلِسِ الرَّجُلُ الواحدُ یَحْمَدُ اللهَ عزَّوجلَّ: فَتُقْضَی لأهل ذلک المجلس حوائجُهم کلِّهم. (۱۴۳)

یہ بات مشہور تھی کہ مجلس میں کوئی ایسا آدمی بھی ہوتا ہے جو اللہ عزوجل کی حمد ادا

۱۴۲۔ الشکر لله عزوجل (۱۴۲).

۱۴۳۔ الشکر لله عزوجل لابن أبی الدنیا (۱۴۳).

کرتا ہے۔ جس سے اس مجلس کے سب لوگوں کی ضروریات پوری کردیجاتی ہیں۔

خوشی اور غمی میں حمد کا صلہ

۱۴۴۔ حضرت عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ہی سے منقول ہے کہ:

ذکر بعضُ أهلِ العِلْمِ أنَّ فی بَعْضِ الکُتُبِ التی أنزَلَ اللّٰهُ جلَّ جلالُه قال: سُرُّوا عَبْدِیَ المؤمنَ: فکان لا یأتیه شیء یحبُّه إلّا قال:

احمدُللّٰه، الحمدُللّٰه، ما شاءَ اللّٰه، روِّعوا عَبْدِیَ المؤمِنَ، قال: ولا تطلع علیه طلیعةٌ من طلائع المکروه إلّا قال: الحمدُ للّٰه، الحمدُللّٰه. فقال تبارک وتعالیٰ: لَعَبْدِی یحمَدُنی حین رُعْتُه کما یَحمَدُنی حینَ سَرَرْتُه، أدْخِلوا عَبْدِیَ دَارَ عَدْنٍ کما یحمَدُنی علی کلِّ حالاتِهِ. (۱۴۴)۔

ایک اہل علم نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے جو کتابیں نازل فرمائی تھیں ان میں سے ایک کتاب میں یہ حکم نازل کیا تھا میرے مومن بندہ کو خوش کرو جب بھی اس کو کوئی پسندیدہ چیز حاصل ہوتی ہے تو وہ یہ حمد ادا کرتا ہے۔

أَحْمَدُ اللّٰهَ، اَلْحَمْدُ للّٰه، مَاشَآءَ اللّٰه.

میرے مومن بندہ سے گھبراہٹ کو دور کرو اس کو ناپسندیدہ چیزوں میں سے جب بھی کوئی ناپسندیدہ چیز پیش آتی ہے تو وہ "الحمدللّٰہ، الحمدللّٰہ" کہتا ہے۔ تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندہ کو دیکھو۔ جب میں اس کو گھبراہٹ میں ڈالتا ہوں تو وہ میری حمد کرتا ہے۔ جس طرح سے کہ میں اس کو خوشی دیتا ہوں اس وقت بھی وہ میری حمد کرتا ہے۔ میرے بندے کو جنت میں داخل کردو۔ جیسا کہ اس نے ہر حال میں میری حمد کی ہے۔

۱۴۴۔ الشکر (۱۴۴).

پچاس سال کی عبادت ایک رگ کی صحت کے برابر ہے

۱۴۵۔حضرت وہب بن منبہؒ فرماتے ہیں:

عبد اللہ عابد خمسین عاماً، فأوحی إلیہ إنی قد غفرت لک. قال: أی رب، وما تغفرلی ولم أذنب؟! فأذن اللہ لعرق فی عنقہ فضرب علیہ: فلم ینم ولم یصل، ثم سکن فنام، فأتاہ ملک فشکا إلیہ، فقال لہ:

ما لقیت من ضربان العرق، فقال الملک: إن ربک یقول: عبادتک خمسین سنۃ تعدل سکون ذا العرق. (۱۴۵ل).

ترجمہ:۔ایک عابد نے اللہ تعالیٰ کی پچاس سال کی عبادت کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف القاء کیا کہ میں نے تیری بخشش کر دی ہے۔اس نے عرض کیا اے رب! تو میری کیا بخشش کرے گا جبکہ میں نے تو کوئی گناہ بھی نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی گردن کی ایک رگ کو اجازت دی تو اس نے اس کو تکلیف میں مبتلا کر دیا۔جس سے وہ نہ تو سو سکا اور نہ نماز پڑھ سکا۔پھر کچھ سکون ہوا تو سو گیا۔اس کے بعد ایک فرشتہ آیا تو اس نے اس سے شکایت کی کہ مجھے اس رگ سے بڑی تکلیف پہنچی ہے تو فرشتہ نے کہا تیرا رب کہتا ہے تیری پچاس سال کی عبادت اس رگ کے سکون کے برابر ہے۔

آدمی پر ادنیٰ نعمت الٰہی

۱۴۶۔حضرت ابوایوب القرشیؒ فرماتے ہیں:

قال داود: یا ربِّ، أخبرنی ما أدنی نِعَمِکَ علیَّ؟ فأوحَی اللہُ إلیہ: یا داود تنفَّسْ، فتنفَّسَ، فقال: ھذا أدنی نِعَمی علیکَ. (۱۴۶ل).

۱۴۵ل (الحلیۃ (۶۸/۴)، الشکر للہ عزوجل لا بن ابی الدنیا(۱۴۵).

۱۴۶ل الشکر للہ عزوجل لابن ابی الدنیا(۱۴۶).

حضرت داود علیہ السلام نے عرض کیا: یا رب آپ کی مجھ پر ادنیٰ درجہ کی نعمت کون سی ہے تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی طرف وحی کی کہ اے داود! سانس لو تو انہوں نے سانس لیا۔ پھر فرمایا یہ میری تم پر سب سے ادنیٰ نعمت ہے۔ (حالانکہ اسی سانس پر آدمی کی زندگی کا مدار ہے)۔

ہر حال میں شکر افضل شکر ہے

۱۴۷۔ حضرت ابو الملیح فرماتے ہیں:

قال موسى عليه السلام: ربِّ ما أفضلُ الشُّكرِ؟ قال: أنْ تَشْكُرَني على كُلِّ حالٍ. (۱۴۷)۔

موسیٰ نے عرض کیا اے رب! افضل ترین شکر کیا ہے؟ فرمایا: یہ ہے کہ تم ہر حال میں میرا شکر ادا کرو۔

حمد اور استغفار کو لازم کر لو

۱۴۸۔ حضرت بکر بن عبداللہ مزنیؒ فرماتے ہیں کہ:

لَقِيتُ أخاً من إخواني من الضُّعَفاءِ فقلْتُ: يا أخي، أوْصِنِي، قال: ما أدْرِي ما أقولُ، غيرَ أنَّه ينبغي لهذا العَبْدِ ألَّا يفتُرَ عن الحمدِ والاستغفار: فإنَّ ابنَ آدمَ بين نِعْمَةٍ وذَنْبٍ، ولا تصلُحُ النِّعْمَةُ إلَّا بالحَمْدِ والشُّكرِ، ولا يَصْلُحُ الذَّنْبُ إلَّا بالتَّوْبَةِ والاسْتغفارِ، قال: فأوْسَعنى عِلْماً ما شئتُ. (۱۴۸)۔

ترجمہ۔ میں اپنے ضعیف دوستوں میں سے ایک دوست سے ملا اور کہا کہ مجھے کچھ نصیحت کرو۔ اس نے کہا کہ مجھے کچھ ذہن میں نہیں آ رہا۔ میں کیا کہوں۔ بس اتنی سی بات ہے کہ آدمی کو حمد اور استغفار کبھی نہیں چھوڑنا چاہئے

۱۴۷۔ الشكر لله عزوجل لا بن أبی الدنيا(۱۴۷).
۱۴۸۔ الشكر لله عزوجل(۱۴۸).

کیونکہ آدمی نعمت اور گناہ کے درمیان رہتا ہے۔
اور نعمت حمد اور شکر کا تقاضا کرتی ہے اور گناہ توبہ اور استغفار کا تقاضا کرتا ہے۔ حضرت بکر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں جتنا چاہتا تھا انہوں نے مجھے اس سے بھی زیادہ بتا دیا۔

یہ پھوڑا بھی نعمت ہے

۱۴۹۔ حضرت عبدالعزیز بن ابی رواد فرماتے ہیں:

رأيت في يد محمد بن واسع قرحة' قال: فكأنه رأى ماشق علي منها' فقال لي: تدري ماذا لله علي في هذه القرحة من نعمة؟ فأسكت' قال: إذ لم يجعلها على حدقتي' ولا على طرف لساني' ولا على طرف ذكري' فهانت علي قرحته. (۱۴۹)

ترجمہ: میں نے حضرت محمد بن واسعؒ کے ہاتھ پر ایک پھوڑا دیکھا اور اس کو دیکھنے سے مجھے بڑی تکلیف ہوئی تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: آپ کو معلوم ہے کہ اس پھوڑے میں مجھے اللہ کی کونسی نعمت حاصل ہے؟ تو میں خاموش ہوگیا۔ فرمایا: کہ (اللہ تعالیٰ نے) اس کو میری آنکھ پر نہیں نکالا اور نہ ہی زبان کی نوک پر اور نہ ہی شرم گاہ کے سر پر۔
ان کے یہ بیان کرنے سے مجھ پر ان کا پھوڑا بے حیثیت ہوگیا۔

دعائے عافیت کی کثرت

(۱۵۰۔ حدیث) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(يا عباس' يا عم النبي' أكثر الدعاء بالعافية). (۱۵۰)

۱۴۹۔ الشكر لله عزوجل لابن أبي الدنيا (۱۴۹).
۱۵۰۔ الشكر لله عزوجل لابن أبي الدنيا. (۱۵۰) مستدرك حاكم (۵۲۹/۱)، مسند أحمد (۲۰۹/۱) ترمذي (۳۵۱۴).

ترجمہ: اے عباسؓ اے نبی کے چچا عافیت کی دعا کثرت سے کیا کرو۔

عفو وعافیت سب سے افضل نعمت ہے

۱۵۱۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں:

قام أبوبكر رضى الله عنه على المِنبَرِ فقالَ: قد عَلِمتُم ما قامَ به فيكم رَسُولُ اللهِ ﷺ عامَ أوَّلَ في مقامي هذا، ثم أعادَها، ثم بَكى، ثم أعادها، ثم بكى، فقال: إنَّ الناسَ لم يُعطَوا في هذه الدنيا شيئاً أفضَل من العفوِ والعافِيةِ، فسلُوهما اللهَ عزَّوجلَّ. (۱۵۱)

کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: تم جانتے ہو کہ تم میں رسول اللہ ﷺ گذشتہ سال اس جگہ پر کس لئے کھڑے ہوئے تھے۔ آپؐ نے یہی بات پھر دہرائی اور رو پڑے۔ اس کے بعد پھر دہرائی اور رو پڑے۔ پھر فرمایا: اس دنیا میں لوگ عفو وعافیت سے افضل کوئی چیز نہیں دیئے گئے۔ پس تم اللہ عزوجل سے ان دونوں چیزوں کا سوال کیا کرو۔

حضور ﷺ کے خاص کلمات شکر

(۱۵۲۔ حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا:

ان النبي ﷺ قرأ: ﴿واذا سألك عبادى عنى فانى قريب اجيب دعوة الداع اذا دعان﴾ الآية (البقرة /۱۸٦) فقال النبي ﷺ:

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے یہ آیت پڑھی۔

واذا سألك عِبَادِىْ عنى فانى قريب اجيب دعوة

۱۵۱۔ الشكر لله عزوجل لا بن ابى الدنيا (۱۵۱). النسائى فى اليوم والليلة(۸۸٦) أحمد (۱/۵،۸،۹،۱۰)، ابن ماجة (۳۸۴۹)

الداع اذا دعان.

ترجمہ: جب آپ سے میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں تو آپ بتادیجئے میں قریب ہوں، میں پکارنے والے کی دعا کو سنتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔

پھر نبی کریم ﷺ نے عرض کیا:۔

(اَللّٰهُمَّ (إنَّکَ) أمَرْتَ بِالدُّعَاءِ وَتَوَكَّلْتَ بِالإِجَابَةِ، لَبَّيْکَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْکَ، لَبَّيْکَ لَاشَرِيْکَ لَکَ لَبَّيْکَ، إنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ، لَاشَرِيْکَ لَکَ، أَشْهَدُ أَنَّکَ فَرْدٌ أَحَدٌ صَمَدٌ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُواً احَدٌ، وَأَشْهَدُ أَنَّ وَعْدَکَ حَقٌّ، وَلِقَاءَکَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةَ حَقٌّ، وَالنَّارَ حَقٌّ، وَالسَّاعَةَ آتِيَةٌ لَّارَيْبَ فِيهَا، وَأَنَّکَ تَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ) (۱۵۲)۔

ترجمہ: اے اللہ! تو نے دعا کا حکم دیا ہے اور قبول کرنے کی ذمہ داری لی ہے، میں حاضر ہوں۔ اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں۔ بے شک حمد اور نعمت تیرے لئے ہے اور ملک بھی، تیرا کوئی شریک نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تو تنہا ہے، اکیلا ہے، بے نیاز ہے، جس نے نہ کسی کو جنا ہے اور نہ کوئی اس سے جنا گیا ہے اور اس کا کوئی ہمسر نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرا وعدہ سچا ہے اور تیری ملاقات حق ہے۔ جنت بھی حق ہے اور جہنم بھی حق ہے، قیامت آنے والی ہے۔ جس میں کوئی شک نہیں اور تو ان لوگوں کو قبر سے اٹھائے گا جو قبروں میں ہیں۔

۱۵۲ ل الشکر (۱۵۲). والبیھقی فی الأسماء والصفات (ص ۹۳)، ابن مردویه کما فی ابن کثیر (۳۱۵/۱) والدیلمی (۱۷۹۸) والترغیب والترهیب للاصبهانی (۱۲۳۸).

کمال نعمت

(۱۵۳احدیث) حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ ایک شخص کے پاس گئے، جو یہ دعا کر رہا تھا۔

اَللّٰهُمَّ إنی اَسْئَلُکَ تَمَامَ النِّعْمَةِ.

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے کامل نعمت کا سوال کرتا ہوں۔

(ابنَ آدم، وهَلْ تَدْرِی ما تمامُ النِّعْمَةِ؟) قال: يا رسولَ اللهِ، دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بها أرجو بها خيراً، فقال: (إنَّ مِنْ تَمامِ النِّعْمَةِ فَوْزاً مِن النَّارِ و دُخُولاً إلى الجنَّةِ). (۱۵۳)۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے انسان! تجھے معلوم ہے کہ کامل نعمت کیا ہے؟ عرض کیا! یا رسول اللہ ﷺ میں نے ایک دعا کی ہے۔ بس اس سے خیر کی امید رکھتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا:

ان من تمام النعمة فوزاً من النار و دخولا الی الجنة.

ترجمہ: کمال نعمت میں سے یہ ہے کہ جہنم سے نجات ہو اور جنت میں داخلہ مل جائے۔

اہل عافیت دکھیاروں سے زیادہ دعا کرنے کے لائق ہیں

۱۵۴۔ حضرت مسعر فرماتے ہیں:

كان عبد الأعلى التيمى يقول: أكثروا سؤال الله العافية: فان المبتلى وإن اشتد بلاؤه ليس بأحق بالدعاء من المعافى الذى لا يأمن البلاء، وما المبتلون اليوم إلا من أهل العافية بالأمس، وما المبتلون بعد اليوم إلا من أهل العافية اليوم، ولو كان بلاء، يجره إلى خير ما كنا من رجال

۱۵۳ الشکر لابن أبی الدنیا (۱۵۳). مسند أحمد (۲۳۵/۵) ترمذی (۳۵۲۷)

البلاء: انہ رب بلاء قد أجهد في الدنيا وأجزى في الآخرة، فما يؤمن من أطال المقام على معصية الله أن يكون قد بقي له (في) بقية عمره من البلاء ما يجهد في الدنيا ويفضحه في الآخرة. ثم يقول عند ذلك: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ إِنْ نَّعُدَّ نِعْمَةً لَا نُحْصِيْهَا، وَإِنْ نَّدْأَبْ لَهُ عَمَلاً لَا نَحْرُمُهَا، وَإِنْ نُّعَمَّرْ فِيْهَا لَا نُبْلِيْهَا. (۱۵۴)

ترجمہ: حضرت عبدالاعلیٰ تیمیؒ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرو۔ کیونکہ مصیبت میں مبتلا شخص کی جب مصیبت بڑھ جاتی ہے تو وہ صحت مند سے زیادہ دعا کرنے کا حق دار نہیں ہوتا، بلکہ صحت مند سے زیادہ جو مصیبت میں گھرنے سے محفوظ نہیں ہے دعا کرنے کا زیادہ حق دار نہیں ہوتا۔ جو لوگ آج مبتلا ہیں وہ کل عافیت والے ہوں گے اور جو لوگ کل مبتلا ہوں گے وہ لوگ آج عافیت والے ہیں۔ اگر کوئی مصیبت آدمی کو خیر کی طرف لے جائے تو وہ آدمی مصیبت زدہ نہیں سمجھا جاتا کیونکہ بہت سی مصیبتیں ایسی ہیں کہ آدمی کو دنیا میں مشقت میں ڈال دیتی ہیں اور آخرت میں ان کا صلہ دیا جاتا ہے۔ پس کوئی شخص جو اللہ کی نافرمانی میں کافی عرصہ مبتلا رہا تو وہ زندگی کی باقی طویل مدت مصیبت میں گھر سکتا ہے اور آخرت میں اس کی وجہ سے رسوا ہو سکتا ہے۔

اس کے بعد فرمایا: تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں کہ اگر ہم اس کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہیں تو شمار نہیں کر سکتے اور اگر ہم اس کے باقی رکھنے کے لئے ہمیشہ اچھا عمل کرتے رہیں تو ہم ان سے کبھی محروم نہیں کئے جائیں گے اور اگر ہمیں عمر بھر کے لئے وہ نعمتیں عطا کر دی جائیں تو ہم ان کو ختم نہیں کر سکیں گے۔

---

۱۵۴ الشکر للہ عزوجل لابن ابی الدنیا (۱۵۴).

۱۵۵۔حضرت ابوعبداللہ تیمی فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت سفیان ابن عیینہ نے فرمایا۔

انِّي سمِعتُ مِسعَراً يَذكُرُ عن عبد الاعلی جدِّک في سؤال الله العافيةَ ' فهل تحفظُهُ ؟ قال : فقلتُ احدِّثُک بما احفَظُ ' فقراُتُ عليه ' فقال : هو هذا ' هو هذا.(۱۵۵)

ترجمہ: میں نے حضرت مسعر نے آپ کے دادا حضرت عبدالاعلیٰ سے اللہ تعالیٰ سے عافیت کے متعلق سوال کرنے کا ذکر کیا تھا کیا آپ کو یہ بات یاد ہے تو میں نے کہا جو مجھے یاد ہے وہ میں آپ کو بیان کرتا ہوں پھر میں نے عافیت کی وہ دعا ان کے سامنے سنائی تو حضرت سفیان ابن عیینہ نے فرمایا ہاں ایسے ہی ہے ہاں ایسے ہی ہے۔

نعمت کے حساب سے بچنے کا طریقہ

۱۵۶۔حضرت تمیم بن سلمیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث بیان کی گئی ہے۔

أن الرجل اذا ذكر اسم الله علی اول طعامه / وحمده علی آخره' لم يسأل عن نعيم ذلک الطعام. (۱۵۶)۔

ترجمہ: کہ جب کوئی شخص کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھ لے اور اس کے آخر میں الحمد لله کہہ دے تو اس کھانے کی نعمت کے متعلق اس کا حساب نہیں ہوگا۔

فائدہ: کنز العمال میں بھی اس مفہوم کی ایک حدیث مروی ہے کہ کھانے سے پہلے بسم اللہ اور آخر میں الحمد للہ کہنے سے اس نعمت کا سوال نہیں ہوگا۔

---

۱۵۵ الشكر لله عزوجل لابن أبی الدنيا(۱۵۵).

۱۵۶ الشكر لله عزوجل لابن أبی الدنيا(۱۵۶).

ساری مخلوق کی نعمتوں پر حمد ادا کرنا

۱۵۷۔ حضرت یحیٰی بن بلیق الجمال جو بنو ودیعہ بن عبداللہ بن لؤی کے آزاد کردہ غلام تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ:

كنا بطريق مكة فأصابنا عطش شديد' فاكترينا دليلاً يخرج بنا إلى موضع ذكر لنا أن فيه ماءً' فبينا نحن نسير نبادر الماء بعد طلوع الفجر' إذا صوت نسمعه وهو يقول: ألا تقولون؟ قال يحيىٰ: فأجبته فقلت: وما نقول؟ فقال: اللهم ما اصبح بنا من نعمة أو عافية' أو كرامة في دين' أو دنيا جرت علينا فيما مضى' او هي جارية علينا فيما بقي' فإنها منك وحدك لا شريك لك' فلك الحمد بذلك عليها' ولك المن' ولك الفضل' ولك الحمد عدد ما أنعمت به علينا' وعلى جميع خلقك من لدنك إلى منتهى علمك' لا إله إلا أنت. ثم قال: هذا من البداء الى البقاء. (۱۵۷)

ترجمہ: ہم مکہ کے راستہ میں چل رہے تھے' ہمیں سخت پیاس لگی تو ہم نے ایک راہنما کو کرایہ پر رکھا' تاکہ وہ ہمیں اس جگہ پر لے جائے جہاں ہمیں پانی کے متعلق بیان کیا جا رہا تھا' چنانچہ ہم طلوع فجر کے بعد پانی کی طلب میں چل رہے تھے کہ اچانک ہم نے ایک آواز سنی' وہ کہتا تھا کیا تم کہتے نہیں تھے؟ میں نے جواب دیا: ہم کیا کہتے تھے؟ تو اس نے کہا۔

اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِنَا مِنْ نِعْمَةٍ وَعَافِيَةٍ اَوْ كَرَامَةٍ فِي دِيْنٍ اَوْ دُنْيَا جَرَتْ عَلَيْنَا فِيْمَا مَضٰى اَوْ هِيَ جَارِيَةٌ عَلَيْنَا فِيْمَا بَقِيَ فَاِنَّهَا مِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ بِذٰلِكَ عَلَيْهَا وَلَكَ الْمَنُّ وَلَكَ الْفَضْلُ وَلَكَ الْحَمْدُ

۱۵۷۔ الشكر (۱۵۷)

عَدَدَ مَا اَنْعَمْتَ بِهٖ عَلَيْنَا وَعَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِكَ مِنْ لَّدُنْكَ اِلٰى مُنْتَهٰى عِلْمِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ.

ترجمہ: اے اللہ! نعمت یا عافیت یا دین کی شان وشوکت جو ہمیں نصیب ہوئی ہے یا گذشتہ اوقات میں ہمیں دنیا کی نعمتیں پہنچی ہیں یا باقی عمر تک جاری رہیں گی۔ یہ سب صرف تیری طرف سے ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ اس کی وجہ سے اس نعمت پر تیری حمد ہو اور یہ تیرا ہی احسان اور تیرا ہی فضل ہے اور جتنا بھی تو نے ہم پر نعمت کی ہے۔ اس کی تعداد کے برابر تیرے لئے حمد ہو اور تیری تمام مخلوقات پر جو تو نے اپنے منتہائے علم تک اپنی طرف سے پیدا کرنی ہے اور تو نے اس پر جو نعمت فرمائی ہے اس پر بھی تیری حمد ہے۔ تیرے سوا کوئی حمد کے لائق نہیں۔

اس کے بعد اس ہاتف نے کہا یہ وہ حمد کے کلمات ہیں جو شروع نعمت سے لے کر بقائے مخلوق تک کے لئے کافی ہیں۔

حضرت حسن بصریؒ کی حمد

۱۵۸۔ حضرت حسن بصریؒ جب کسی مجلس میں بیٹھتے تھے تو یہ کہتے:

(اَللّٰهُمَّ) لَكَ الْحَمْدُ بِالْاِسْلَامِ، وَلَكَ الْحَمْدُ بِالْقُ... وَلَكَ الْحَمْدُ بِالْاَهْلِ وَالْمَالِ، بَسَطْتَ رِزْقَنَا وَاَظْهَرْتَ امـ... وَاَحْسَنْتَ مُعَافَاتَنَا، وَمِنْ كُلِّ مَا سَاَلْنَاكَ رَبَّنَا اَعْطَيْتَنَا، فَلَكَ الْحَمْدُ كَثِيْرًا كَمَا تُنْعِمُ كَثِيْرًا: اَعْطَيْتَ خَيْرًا كَثِيْرًا، وَصَرَفْتَ شَرًّا كَبِيْرًا، فَلِوَجْهِكَ الْجَلِيْلِ الْبَاقِي ا...ـمِ الْحَمْدُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. (۱۵۸)۔

ترجمہ: اے اللہ! اسلام کی نعمت پر بھی تیری حمد ہو، قرآن کی نعمت پر بھی تیری حمد ہو اور اہل و مال کی عطا پر بھی تیری حمد ہو تو نے ہمارا رزق وسیع کر دیا

۱۵۸۔ الشکر (۱۵۸)

اور ہمارا امن ظاہر کر دیا اور ہمیں اچھی عافیت بخشی اور جو کچھ بھی ہم نے آپ سے اے ہمارے رب سوال کیا۔ آپ نے ہمیں عطا کیا۔ پس آپ کے لئے کثرت سے حمد ہو جس طرح سے آپ ہم پر کثرت سے نعمت فرماتے ہیں۔ آپ نے ہمیں خیر کثیر عطا فرمائی اور شر کبیر ہٹا دیا۔ پس تیرے باقی رہنے والے شان والے دائمی چہرہ کے لئے حمد ہو تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں۔

اپنے سے کم حالت کو دیکھ کر شکر کرو

(۱۵۹۔حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(انظروا إلى من هو أسفل منكم، فإنه أجدر ألا تزدروا نعمة الله عليكم). (۱۵۹ لـ).

ترجمہ: اس شخص کی طرف دیکھو جو تم سے نچلے درجہ میں ہو۔ یہ اسی لائق ہے تاکہ تم اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو کم نہ سمجھنے لگو۔

حضرت ابن عمرؓ کا سفر کا شکر

۱۶۰۔حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ جب سفر میں ہوتے اور فجر طلوع ہو جاتی تو اونچی آواز میں پکار کر کہتے:

سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَنِعْمَتِهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا، ثلاثاً، اَللّٰهُمَّ صَاحِبْنَا فَأَفْضِلْ عَلَيْنَا، ثلاثاً، عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ، ثلاثاً، لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، ثلاثاً. (۱۶۰ لـ).

---

۱۵۹ لـ (مسلم (۲۲۷۵/۴) ترمذی (۲۵/۳) ابن ماجة (۱۴۲۴) بیهقي في الآداب (۹۸۳) (الشكر لله عزوجل لابن أبي الدنيا. (۱۵۹)

۱۶۰ لـ الشكر لله عزوجل لابن أبي الدنيا. (۱۶۰)، مسلم(۲۰۸۶/۴).

ترجمہ: سننے والے نے اللہ کی حمد اور اس کی نعمت اور اچھی آزمائش کو جو ہم پر ہوئی ہے سن لیا ہے۔ (یہ الفاظ تین دفعہ فرمائے) اے اللہ تم ہمیں اپنی رفاقت عطا فرما اور ہم پر اپنا فضل فرما۔ (یہ کلمات بھی تین دفعہ فرمائے) ہم اللہ کے ساتھ جہنم سے پناہ پکڑتے ہیں۔ (تین مرتبہ) کوئی قوت اور طاقت نہیں مگر اللہ کے پاس (تین مرتبہ)۔

دوست بنانے کا معیار

۱۶۱۔ حضرت محمد نضر الحارثیؒ فرماتے ہیں: کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے موسیٰؑ کی طرف وحی کی۔

أن يا موسى بن عمران! كن يقظاناً مرتاداً لنفسك أخداناً، وكل خدن لا يؤاتيك على مسرتي فلا تصحبه، فإنه لك عدو، وهو يقسي قلبك، وأكثر من ذكري حتى تستوجب الشكر وتستكمل المزيد. (۱۶۱)۔

ترجمہ: اے موسیٰ بن عمران! اپنے لئے دوستوں کی طلب میں چوکس رہو۔ ہر وہ دوست جو مجھے راضی کرنے کے لئے تیری بات میں نہ آئے اس کے ساتھ صحبت مت اختیار کرو وہ تمہارا دشمن ہے وہ تمہارے دل کو سخت کرے گا۔ مجھے کثرت سے یاد کرو، حتیٰ کہ تم قدردانی کے قابل ہو جاؤ اور مزید نعمت کی تکمیل کرا سکو۔

اندھے بہرے، مصیبت زدہ کیوں پیدا کئے گئے

۱۶۲۔ حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں:

خَلَقَ الله آدمَ حين خَلَقَه، فأخرَجَ أهلَ الجنة من صفحته اليمنى، وأخرج أهل النار من صفحته اليسرى، فدبوا على

۱۶۱۔ الشکر للّٰہ عزوجل (۱۶۱)۔ ابو نعیم فی الحلیة (۲۲۲/۸).

وجه الأرض، منهم الأعمى والأصم والمبتلى، فقال آدم: يا رب، ألا سويت بين ولدى، قال: يا آدم، إنى أردت أن أشكر. (۱۶۲)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے جب آدمؑ کو پیدا کیا تو اہل جنت کو ان کے داہنے پہلو سے نکالا اور اہل جہنم کو ان کے بائیں پہلو سے نکالا تو زمین کے فرش پر رینگنے لگ گئے۔ ان میں سے کوئی اندھا تھا، کوئی بہرا اور کوئی مصیبت زدہ تو حضرت آدمؑ نے عرض کیا۔ یارب! کیا تو نے میری اولاد کے درمیان برابری نہیں کی۔ فرمایا: اے آدم میں چاہتا ہوں کہ میرا شکرادا کیا جائے۔

پورے دن کی نعمتوں کے شکر کے کلمات

۱۶۳۔ حضرت ابن غنام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت یہ کہے۔

(اَللّٰهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِىْ مِنْ نِعْمَةٍ أَوْ بِأَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ، وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ، فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ، إِلَّا أَدَّى شُكْرَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ). (۱۶۳)۔

ترجمہ: اے اللہ! جو نعمت مجھے یا تیری مخلوق میں سے کسی کو حاصل ہوتی ہے تو وہ صرف تیری طرف سے ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ حمد بھی تیرے لئے ہے، شکر بھی تیرے لئے ہے۔

تو اس نے اس دن کا شکرادا کرلیا۔

شاکر عذاب سے محفوظ ہو جاتا ہے

۱۶۴۔ حضرت سخمرۃ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

۱۶۲ ل الشكر لله عزوجل لابن ابى الدنيا. (۱۶۲)

۱۶۳ ل أبو داود (۳/۰۵) النسائى فى عمل اليوم والليلة (۷) وابن حبان (۲/۱۱۱. الاحسان) الشكر (۱۶۳).

(من ابتلی فصبر، وأعطی فشکر، وظلم فغفر، وظلم فاستغفر (ثم شکر) ثم سکت، قالوا: ما له یا رسول الله؟ قال: ﴿أولئک لهم الأمن وهم مهتدون﴾ (الأنعام/ ۸۲). (۱۶۴).

ترجمہ: جس شخص کو مصیبت میں مبتلا کیا گیا اور اس نے صبر کیا اور اس کو دیا گیا تو شکر کیا اور ظلم کیا گیا تو بخش دیا اور اگر ظلم کیا تو استغفار کیا، پھر شکر کیا پھر آپؐ خاموش ہو گئے، تو صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اس کو کیا ثواب ملے گا۔ تو فرمایا:

أُولٰئِکَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ (الأنعام/ ۸۲).

ترجمہ: ان کے لئے امن ہوگا اور وہ ہدایت یافتہ ہوں گے۔

شکر نعمت میں اضافہ کا سبب ہے

۱۶۵۔ امام سفیان بن عیینہؒ فرماتے ہیں: ہمارے مضبوط علماء میں سے ایک عالم نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو تین چیزوں کی وصیت فرمائی۔ فرمایا:

(أَکْثِرْ ذِکْرَ الْمَوْتِ یُسَلِّکَ عَمَّا سِوَاهُ، وَعَلَیْکَ بِالدُّعَاءِ، فَإِنَّکَ لَا تَدْرِی مَتَی یُسْتَجَابُ لَکَ، وعلیکَ بالشُّکْرِ، فَإِنَّ الشُّکْرَ زِیَادَةٌ). (۱۶۵)۔

ترجمہ: کثرت سے موت کو یاد کرو۔ یہ تمہیں ماسوائے موت کے ہر چیز پر تسلی بخشے گی اور اپنے اوپر دعا مانگنے کو لازم کرلو، کیونکہ تم نہیں جانتے کہ تمہاری دعا کب قبول ہو جائے اور اپنے اوپر شکر کو بھی لازم کرلو کہ شکر نعمت میں اضافہ (کا سبب) ہے۔

۱۶۴۔ الشکر للّٰہ عزوجل (۱۶۴) الخرائطی فی فضیلة الشکر (۳۶) أبو نعیم في تاریخ إصبهان (۲/۲۲۵).

۱۶۵۔ الشکر للّٰہ عزوجل (۱۶۵). الأربعین للغماری (ص ۴۵) الجامع الصغیر السیوطی.

کھانے سے پہلے حضرت عروہؒ کے کلمات

۱۶۶۔ جب حضرت عروہؒ کے سامنے کھانا رکھا جاتا۔ تو جب تک وہ یہ کلمات نہ کہہ لیتے' اس وقت تک وہ کھانا ڈھکا رہتا تھا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا وَاَطْعَمَنَا' وَسَقَانَا وَنَعَّمَنَا' اَللّٰہُ اَکْبَرُ' اَللّٰھُمَّ اَلِفَتْنَا نِعْمَتُکَ وَنَحْنُ بِکُلِّ شَرٍّ' فَاَصْبَحْنَا۔ وَاَمْسَیْنَا مِنْھَا بِکُلِّ خَیْرٍ' اَسْأَلُکَ تَمَامَھَا وَشُکْرَھَا' لَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُکَ' وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ' اِلٰہَ الصَّالِحِیْنَ وَ رَبَّ الْعَالَمِیْنَ' اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ' لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ' مَاشَاءَ اللّٰہُ' لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ' اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْمَا رَزَقْتَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. (۱۶۶)۔

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں ہدایت دی اور کھانا دیا اور پلایا اور نعمت بخشی۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اے اللہ! تیری نعمت ہمیں پہنچی جبکہ ہم ہر قسم کے شر میں مبتلا ہیں لیکن ہمیں صبح وشام اس شر کے مقابلہ میں ہر طرح کی خیر پہنچتی ہے۔ ہم آپ سے ہر قسم کی خیر کا تمام ہونا اور اس پر شکر کے ادا کرنے کا سوال کرتے ہیں۔ تیری خیر کے سوا کوئی خیر نہیں۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہی صالحین کا الٰہ ہے اور سب جہانوں کا پروردگار ہے۔ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو اللہ چاہے (وہی) ہوتا ہے۔ کوئی قوت اور طاقت نہیں' مگر اللہ کے پاس' اے اللہ! جو رزق تو نے ہمیں عطا فرمایا اس میں ہمارے لئے برکت رکھ دے اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔

۱۶۶ الشکر (۱۶۶). ابن أبی شیبة (۱۲۳/۸) ومالک فی الموطا.

کھانے کے بعد حضور ﷺ کے کلمات شکر

(۱۶۷۔ حدیث) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب کھانا کھاتے تو فرماتے:

(اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ وَسَقَانِیْ وَھَدَانِیْ، وَکُلُّ بَلَاءٍ حَسَنٍ اَبْلَانِیْ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الرَّزَّاقِ، ذِی الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنِ، اَللّٰھُمَّ لَاتَنْزِعْ مِنَّا صَالِحاً اَعْطَیْتَنَا، وَلَا صَالِحاً رَّزَقْتَنَا، وَاجْعَلْنَا لَکَ مِنَ الشَّاکِرِیْنَ). (۱۶۷)

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے کھلایا اور پلایا اور میری رہنمائی کی اور ہر اچھی نعمت عطا فرمائی۔ تمام تعریفیں اللہ رزاق کے لئے ہیں جو قوت اور طاقت کا مالک ہے۔ اے اللہ! ہم سے اس اچھی چیز کو نہ چھین، جو تو نے ہم کو عطا فرمائی اور نہ اس عمدہ چیز کو جس کا تو نے ہم کو رزق دیا اور ہمیں اپنے شکر گزاروں میں سے بنا۔

کھانے کے بعد کی ایک اور مسنون دعا

۱۶۸۔ حدیث: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ جب کھانا کھاتے تھے تو یہ دعا کرتے تھے:

(اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَہٗ وَجَعَلَ لَہٗ مَخْرَجًا). (۱۶۸)

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے کھلایا اور پلایا اور اس کو نیچے اتارا اور اس کے لئے نکلنے کا راستہ بنایا۔

---

۱۶۷ الشکر (۱۶۷). الأربعین للغماری (۶۴).

۱۶۸ الشکر (۱۶۸). ابو داود (۳۸۵۱) ابن حبان (۷/۳۲۶. الإحسان) ابن السنی (۴۷۰)

تین بڑی نعمتیں

۱۶۹۔حدیث: حضرت وہب بن معبہؒ فرماتے ہیں:

رؤوس النعم ثلاثة: فأولها: نعمة الإسلام التى لاتتم نعمة إلا بها' والثانية: نعمة العافية التى لا تطيب الحياة إلا بها' والثالثة: نعمة الغنى التى لا يتم العيش إلا به. (۱۶۹)۔

ترجمہ: بڑی نعمتیں تین ہیں۔ سب سے پہلے درجہ کی نعمت اسلام ہے۔ جس کے بغیر کوئی نعمت تمام نہیں ہوسکتی۔ دوسرے درجہ کی نعمت عافیت ہے۔ جس کے بغیر زندگی اچھی نہیں لگتی۔ تیسرے درجہ کی نعمت غنا کی نعمت ہے جس کے بغیر زندگی صحیح نہیں گزرتی۔

نعمتیں گننا بھی شکر ہے

(۱۷۰۔حدیث) حضرت سلام بن ابی مطیع فرماتے ہیں کہ:

أتينا الجُرَيْرِىَّ وكان من مشايخ أهلِ البَصْرة، وكان قد قَدِمَ من الحج فجعَلَ يقولُ: أبْلانا اللهُ فى سفرنا كذا، وأبْلانا فى سفرنا كذا، ثم قال: كان يقالُ: إنَّ تَعْدَادَ النِّعَمِ مِنَ الشُّكْرِ. (۱۷۰).

ہم حضرت جریری کے پاس آئے یہ بصرہ کے مشائخ میں سے تھے۔ جبکہ حج کر کے واپس آچکے تھے' انہوں نے یہ کہنا شروع کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس سفر میں یہ نعمت عطا کی اور ہمیں اس سفر میں یہ آزمائش ڈالی پھر فرمایا کہ یہ بات مشہور تھی کہ نعمتوں کا گننا بھی شکر میں سے ہے۔

---

۱۶۹ الشکر (۱۶۹). أبو نعيم فى الحلية (۶۸/۴)

۱۷۰ الشکر لله عزوجل (۱۷۰). أبو نعيم فى الحلية (۲۰۰/۶).

تکلیف والا خدا کو زیادہ پہچانتا ہے

۱۷۱۔ حضرت ابو محمد خزیمہ العابد فرماتے ہیں:

مَرَّ وَهَب بن مُنَبِّه بِمُبْتَلىً، أعمى، مَجذُوم، مُقْعَدٍ، عُرْيان، به وَضَحٌ، وهو يقولُ: الحَمْدُلله على نِعْمَتِهِ، فقالَ رَجُلٌ كان مع وَهْبٍ: ايُّ شيْءٍ بقيَ عليكَ مِنَ النِّعْمَةِ تَحْمَدُ اللهَ عليها؟ فقال له المُبْتَلَى: ارْمِ ببصرِكَ إلى أهلِ المدينة، انظرْ إلى كَثْرَةِ أهْلِها، أو لا أحمَدُ اللهَ أنَّهُ ليْسَ فِيها أحَدٌ يَعْرِفُهُ غَيْرِي؟. (۱۷۱)۔

حضرت وہب بن منبہؒ ایک مصیبت زدہ اندھے کوڑھی اپاہج ننگے برص زدہ کے پاس سے گزرے جو کہہ رہا تھا۔ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى نِعْمَتِهٖ" (اس کی نعمت پر تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں) تو حضرت وہب کے ساتھ جو شخص چل رہا تھا۔ اس نے کہا کون سی نعمت تم پر باقی رہ گئی ہے۔ جس پر تم اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کر رہے ہو۔ تو اس کو مبتلا شخص نے کہا شہر والوں پر ایک نگاہ کر دیکھو! کتنا کثرت سے لوگ اس میں رہ رہے ہیں۔ میں اس پر اللہ کی حمد کیوں نہ کروں کہ اس شہر میں میرے سوا خدا کو پہچاننے والا کوئی نہیں۔

شکر ادا ہو جانے کا وقت

۱۷۲۔ حضرت محمد بن عمروؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سری بن عبداللہ سے اس وقت سنا جب وہ طائف کے حکمران تھے اور بارش ہو چکی تھی۔ انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیا اور کہا کہ:

أيُّها النَّاسُ، احمَدُوا اللهَ على ما وَضَعَ لكم مِن رِزْقِهِ، فإنَّه بلَغَنِي عن النبيِّ ﷺ أنه قال: (إذا أنْعَمَ اللهُ على عَبْدٍ نِعْمَةً فحمِدَهُ عِنْدَها، فَقَدْ أدَّى شُكْرَها). (۱۷۲)۔

۱۷۱۔ الشکر للہ عزوجل (۱۷۱). حلیۃ الاولیاء لأبی نعیم (۶۸/۴).
۱۷۲۔ الشکر (۱۷۲). السیوطی فی الدر ۱/۱۵۴)

اے لوگو! جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے رزق اتارا ہے اس پر اس کی حمد ادا کرو، کیونکہ مجھے آنحضرت ﷺ سے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے پر کوئی نعمت فرماتے ہیں اور وہ اس کے حصول پر اللہ کی حمد ادا کرتا ہے تو اس نے اس نعمت کا شکر ادا کر دیا۔

قید میں اذیت سے حفاظت کا عمل

۱۷۳۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ:

أتى بُخْتُنَصَّر بدانيالَ النبيّ عليه السلام، فأمَرَ به فحُبِسَ، وأضْرَى أسَدَيْن، فألْقاهما في جُبٍ مَعَهُ، وطيَّنَ عليه وعلى الأسَدَين، ثم حَبَسَه خَمْسَةَ أيَّامٍ في الْجُبِّ مَعَ الأسَدَيْنِ، ثم فَتَحَ عنه بَعْدَ خَمْسَةِ أيَّامٍ، فوجَدَ دانيالَ قائماً يصلِّي والأسدان في ناحيةِ الجُبِّ لَمْ يَعْرِضا له، فقالَ لَهُ بُخْتُنَصَّرُ: أخبرنِي ماذا قُلْتَ فدُفِعَ عنكَ؟ قالَ: قُلْتُ: الحَمْدُ للهِ الذي لا يَنْسىٰ مَنْ ذَكَرَهُ، والحَمْدُ للهِ الذي لا يُخَيِّبُ مَنْ رَجاه، والحَمْدُ للهِ الذي لا يَكِلُ مَنْ توكَّلَ عليهِ إلى غيرِهِ، والحَمْدُ للهِ الذي هو ثقتنا حِينَ تَنْقَطِعُ عنَّا الحِيَلُ، والحَمْدُ للهِ الذي هو رجاؤنا حين يَسوءُ ظَنُّنا بأعمالِنا، والحَمْدُ للهِ الذي يكشِفُ ضُرَّنا عندَ كَرْبِنَا، الحَمْدُ لله الذي يَجزي بالإحسان إحساناً، الحمدُ للهِ الذي يجزي بالصَّبْرِ نجاةً. (۱۷۳)۔

حضرت دانیال نبیؑ کو بخت نصر (ظالم بادشاہ) کے سامنے پیش کیا گیا تو اس نے آپ کو (کنویں میں) قید کرنے کا حکم دے دیا۔ پھر اپنے دو شیروں کو

۱۷۳۔ الشكر لله عزوجل (۱۷۳). الفرج بعد الشدة لا بن أبي الدنيا (ص ۴۱)، وللتنوخي (۱/۷۹ و ۸۰)، كنز العمال (۴۹۹۵).

بھوکا رکھا اور ان کو بھی اس کنویں میں پھینک دیا اور آپ پر اور ان شیروں پر مٹی سے لیپ دیا اور پانچ دن تک ان کو ان شیروں کے ساتھ کنویں میں بند رکھا۔ پھر پانچ دن کے بعد اس کو کھولا تو حضرت دانیال؈ کو کھڑے ہو کر نماز پڑھتے ہوئے پایا جبکہ دونوں شیر کنویں کے کونے میں بیٹھے تھے اور آپ کو کوئی ضرر نہ پہنچایا۔ تو آپ سے بخت نصر نے کہا مجھے بتاؤ تم نے کیا پڑھا تھا کہ تم شیروں سے بچ گئے؟ آپ نے فرمایا کہ میں نے یہ پڑھا تھا۔

اَلْحَمْدُ للهِ الَّذِیْ لَا یَنْسٰی مَنْ ذَکَرَہٗ ' وَالحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی لَا یُخَیِّبُ مَنْ رَّجَاہُ' وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی لَا یَکِلُ مَنْ تَوَکَّلَ عَلَیْہِ اِلٰی غَیْرِہٖ' وَالحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی ھُوَ ثِقَتُنَا حِیْنَ تَنْقَطِعُ عَنَّا الْحِیَلُ' وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی ھُوَ رَجَاؤُنَا حِیْنَ یَسُوْءُ ظَنُّنَا بِاَعْمَالِنَا' وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی یَکْشِفُ ضُرَّنَا عِنْدَ کَرْبِنَا' اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی یَجْزِیْ بِالْاِحْسَانِ اِحْسَاناً' اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی یَجْزِیْ بِالصَّبْرِ نَجاۃً. (۱۷۳)۔

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو اپنے یاد کرنے والے کو نہیں بھولتا۔ تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جو اس سے امید قائم کرنے والے کو نامراد نہیں لوٹاتا۔ تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جو اس پر بھروسہ کرے وہ اس کو کسی غیر کے سپرد نہیں کرتا۔ تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں کہ جب ہم سے ہر طرح کے حیلے ختم ہو جاتے ہیں تو وہ ہمارا سہارا بنتا ہے۔ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں کہ جب ہم اپنے اعمال سے بدظن ہو جاتے ہیں تو وہی ہماری امید گاہ بنتا ہے۔ تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جو ہمارے دکھ کے وقت ہماری تکلیف کو دور کر دیتا ہے۔ تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جو احسان کا بدلہ احسان سے دیتا ہے۔ تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جو صبر کا بدلہ نجات کی صورت میں ادا کرتا ہے۔

آئینہ دیکھنے کی مسنون دعا

(۱۷۴۔حدیث) امام جعفر صادق اپنے والد حضرت امام باقرؒ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب آئینہ میں دیکھتے تو یہ دعا کرتے تھے:

(اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَأَحْسَنَ خَلْقِیْ وَخُلُقِیْ، وَزَانَ مِنِّیْ مَا شَانَ مِنْ غَیْرِیْ)۔ (۱۷۴)۔

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے پیدا کیا تو میری شکل اور اخلاق اچھے کئے اور جہاں میرے غیر کو عیب لگایا وہاں مجھے زینت بخشی۔

حضرت ابن عمرؓ آئینہ ساتھ رکھتے تھے

۱۷۵۔حضرت ابن سیرینؒ فرماتے ہیں کہ

کان ابنُ عُمَرَ یُکْثِرُ النَّظَرَ فی المرآةِ، وتکونُ مَعَهُ فی الأسفار، فقلتُ له: ولِمَ؟ قال: أنظرُ، فما کانَ فی وَجْهِی زَیْنٌ، وهو فی وَجْهِ غیرِی شَیْنٌ، أَحْمَدُ اللهَ علیه. (۱۷۵)۔

حضرت ابن عمرؓ کثرت سے آئینہ دیکھتے تھے بلکہ آئینہ سفر میں اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ فرمایا: میں اپنے چہرے کی زینت دیکھتا ہوں جو میرے غیر کے چہرے میں عیب ہوتا ہے۔ پھر میں اس پر اللہ کی حمد ادا کرتا ہوں۔

مصیبت سے نکلنے پر شکر اور صدقہ

۱۷۶۔حضرت سفیان بن عیینہؒ نے فرمایا:

عَمِلَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الکُوفَةِ بِخُلُقٍ دَنِیءٍ، فأَعْتَقَ جاریَةً لَهُ

۱۷۴۔ الشکر (۱۷۴). والغماری فی الأربعین (ص ۴۸).
۱۷۵۔ الشکر للہ عزوجل لابن ابی الدنیا. (۱۷۵)

إذْ عافاه اللّٰهُ من ذلک الخُلُقِ.

قال: وأُمْطِرَ أهْلُ مكّةَ مَطَراً تهدَّمَتْ منه البُيوتُ، فأعْتَقَ ابنُ أبي رَوَّاد جارِيَةً لَهُ شُكراً لله، إذْ عافاه الله من ذلک. (۱۷۶)۔

کوفہ کے لوگوں میں سے ایک شخص بد خلقی میں مبتلا تھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے اس سے بد خلقی کو دور کیا تو اس نے (بطور شکر کے) اپنی لونڈی آزاد کردی۔

حضرت سفیان بن عیینہؒ ہی فرماتے ہیں مکہ میں اتنی زور کی بارش ہوئی کہ اس سے گھر گر گئے۔ تو حضرت عبدالعزیز بن ابی رواد نے اللہ کے شکر کے طور پر اپنی لونڈی آزاد کردی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس مصیبت میں محفوظ رکھا تھا۔

تکمیل نعمت کی ایک صورت

۱۷۷۔ حضرت ابو بکر بن عبداللہ بن ابو مریم سے ایک شخص نے پوچھا:۔

ما تمامُ النِّعْمَةِ؟ قال: أنْ تَضَعَ رِجْلاً على السِّراطِ ورِجْلاً في الجنَّةِ. (۱۷۷)۔

تکمیل نعمت کیا ہے؟ فرمایا: کہ آدمی کا ایک پاؤں پل صراط پر ہو اور دوسرا جنت میں۔

آنکھیں بند کر کے نعمت کی قدر معلوم کر سکتے ہیں

۱۷۸۔ حضرت بکر بن عبداللہ مزنیؒ فرماتے ہیں:

یا ابن آدم، ان أردت أن تعلم قدر ما أنعم الله علیک، فغمض عینیک. (۱۷۸)۔

۱۷۶۔ الشکر لله عزوجل لابن أبی الدنیا (۱۷۶). حلیة الأولیاء لأبی نعیم (۷/۳۰۳).

۱۷۷۔ الشکر لله عزوجل لابن أبی الدنیا (۱۷۷).

۱۷۸۔ الشکر لله عزوجل لا بن أبی الدنیا (۱۷۸).

ترجمہ: اے انسان! اگر تو اللہ کی ان نعمتوں کی قدر معلوم کرنا چاہتا ہے جو اس نے تجھ پر کی ہیں تو اپنی آنکھوں کو بند کر کے اندازہ لگالے۔ (یعنی آنکھیں بند کرنے سے جب اندھیرا چھائے گا اور پھر دنیا کی کوئی چیز تجھے نظر نہیں آئیگی تو اندازہ ہوجائیگا کہ آنکھیں کتنی بڑی نعمت ہیں، پھر اسی پر دوسری نعمتوں کو قیاس کرلینا)

گناہوں کی پردہ پوشی بھی نعمت ہے

(١٧٩۔آیت):۔واسبغ علیکم نعمہ ظاھرۃ وباطنۃ. (لقمان ٢٠).

اللہ تعالیٰ نے تم پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں نچھاور کردی ہیں۔

حضرت مقاتل بن حیان فرماتے ہیں:

أَمَّا الظَّاهرة فالإسلامُ، وأمَّا البَاطِنَةُ فستِرُهُ عليكم المعاصي. (١٧٩)۔

ظاہری نعمت تو اسلام ہے اور باطنی نعمت گناہوں کی پردہ پوشی ہے۔

دوزخیوں پر اللہ کی نعمت

١٨٠۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں:

إِنَّ للهِ على أَهْلِ النَّارِ مِنَّةً، لو شَاءَ أنْ يُعَذِّبَهُم بأشَدّ مِنَ النَّارِ لعذَّبَهُم. (١٨٠).

دوزخیوں پر بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہوگا کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ چاہیں تو ان کو جس عذاب میں وہ مبتلا ہیں اس سے زیادہ بھی عذاب دے سکتے ہیں۔

١٧٩۔ الشکر للہ عزوجل لا بن ابی الدنیا(١٧٩). درمنثور (٥/١٦٧).

١٨٠۔ الشکر للہ عزوجل لابن ابی الدنیا(١٨٠).

۱۸۱۔ حضرت مطرّف فرمایا کرتے تھے

لآن اُعافٰی فاشکُرَ احبُّ (الیّ) مِن اُبتَلٰی فاصْبِرَ ۔ وَزَعَم انَّ ابا العلاء (یزید بن عبدالله بن الشخیر) کان یقول : اللھم ' ای ذلک کان فعجّلهُ لي. (۱۸۱)

ترجمہ۔ میں عافیت میں رہ کر شکر کروں یہ مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ میں مصیبت میں مبتلا ہو کر صبر کروں اور ابوالعلاء (یزید بن عبداللہ بن شخیر) کہا کرتے تھے اے اللہ آپ کو جو حالت محبوب ہو وہ مجھے جلدی عطا فرما دیجئے۔

قیامت میں اللہ کے ہمنشین

۱۸۲۔ حضرت ابوسلیمان دارانیؒ نے فرمایا!

جُلَسَاءُ الرحمن یَوْمَ القیامَةِ مَنْ جَعَلَ فیه خِصَالَ الکَرَمِ والسَّخاء والحِلْمِ والرَّحْمَةِ والرَّأفَةِ والشُّکْرِ والبِرِّ والصَّبْرِ. (۱۸۲)۔

قیامت کے دن وہ شخص اللہ کی مجلس میں بیٹھیں گے جن میں کرم، سخاوت، حلم، رحمت، شفقت، شکر، حسن سلوک اور صبر کی صفات ہوں گی۔

کسی کی مصیبت پر اپنی نعمت کا شکر

(۱۸۳ حدیث) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(مَن رأی صاحب بلاء فقال: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلاکَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلَیْکَ وَعَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِهٖ تَفْضِیْلاً' فقد أدی شکر تلک النعمة). (۱۸۳)

۱۸۱ الشکر للہ عزوجل لابن ابی الدنیا (۱۸۱).
۱۸۲ الشکر (۱۸۲).
۱۸۳ الخرائطی فی فضیلة الشکر (۳) وعزاه السیوطی فی الدر ۱/۱۵۴) للمصنف والخرائطی) واا شکر (۱۸۳).

ترجمہ: جس شخص نے مصیبت زدہ کو دیکھا اور یہ دعا کی۔ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے اس چیز سے مجھے عافیت بخشی ہے۔ جس میں تجھے مبتلا کیا او مجھے تجھ پر اور اپنی تمام مخلوق پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔ تو اس نے اس نعمت کا شکر ادا کر دیا۔

کامل شکر کی صورت

۱۸۴۔ حضرت عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم فرماتے ہیں:

الشکر یأخذ بجرم الحمد وأصله وفرعه' قال: فلینظر فی نعم من الله' فی بدنه وسمعه وبصره ویدیه ورجلیه وغیر ذلک' لیس من هذا شی ء الا (و) فیه نعمة من الله. حق علی العبد أن یعمل بالنعم اللاتی هی فی بدنه لله فی طاعته' ونعمة أخری فی الرزق حق علیه أن یعمل لله فیما أنعم به علیه من الرزق بطاعته' فمن عمل بهذا (فقد) کان قد أخذ بحرم الشکر وأصله وفرعه. (۱۸۴)۔

ترجمہ: شکر حمد کی جسامت، اس کی جڑ اور اس کی شاخوں سمیت وصول کیا جاتا ہے۔ پس آدمی کو چاہئے کہ وہ اللہ کی طرف سے ان نعمتوں کو دیکھے جو اس کے بدن میں ہیں اور اس کی سماعت میں ہیں اور اس کی نگاہ میں ہیں اور اس کے ہاتھوں اور اس کے پاؤں وغیرہ میں ہیں۔ ان میں سے کوئی چیز ایسی نہیں مگر اس میں کوئی نہ کوئی اللہ کی نعمت موجود ہے۔ آدمی پر لازم ہے کہ وہ اپنے بدن کی نعمتوں کو اللہ کی اطاعت میں استعمال کرے اور اللہ کی ایک نعمت رزق بھی ہے۔ آدمی پر لازم ہے کہ وہ اس کی نعمت رزق کے بدلہ میں اللہ کی فرمانبرداری کرے۔ پس جس شخص نے یہ طریقہ اختیار کیا تو اس نے شکر کو تنا اور اس کی جڑ اور اس کی شاخوں سمیت ادا کیا۔

۱۸۴۔ الشکر للہ عزوجل (۱۸۴). عزاہ السیوطی فی الدر ۱/ ۱۵۳ عزاہ للمصنف)

شکر پر دنیاوی نفع بھی ملتا ہے

۱۸۵۔ حضرت کعبؒ فرماتے ہیں:

ما أنعم الله على عبد من نعمة في الدنيا فشكرها لله وتواضع بها لله، إلا أعطاه الله نفعها في الدنيا، ورفع له بها درجة في الآخرة: وما أنعم الله على عبد من نعمة في الدنيا فلم يشكرها لله، ولم يتواضع بها لله، إلا منعه الله نفعها في الدنيا، وفتح له طبقاً من النار، يعذبه إن شاء، أويتجاوز عنه. (۱۸۵)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کسی بندہ پر جو نعمت عطا کرتے ہیں وہ اس پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور اس کی وجہ سے اللہ کے سامنے تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی اس کا نفع عطا فرماتے ہیں اور آخرت میں بھی اس کی وجہ سے اس کا درجہ بلند کر دیتے ہیں اور جس بندہ پر اللہ تعالیٰ کوئی نعمت فرماتے ہیں لیکن اس کا شکر ادا نہیں کرتا اور اس کی وجہ سے اللہ کے سامنے تواضع اختیار نہیں کرتا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو دنیا میں اس کے نفع سے روک دیتا ہے اور اس کے لئے جہنم کا ایک طبقہ کھول دیتا ہے چاہے تو اس کو عذاب دے اور چاہے تو اس سے درگزر کرے۔

نعمت صرف کھانے پینے اور لباس میں نہیں

۱۸۶۔ حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں:

مَنْ لا يَرىٰ لله عَلَيْهِ نِعْمَةً إلَّا في مَطْعَمٍ أو مَشْرَبٍ أو لِبَاسٍ، فَقَدْ قَصُرَ عِلْمُهُ، وحَضَرَ عَذَابُهُ. (۱۸۶)۔

۱۸۵ عزاه السيوطي في الدر (۱/۱۵۴) الشكر (۱۸۵)۔

۱۸۶ الشكر لله عزوجل لابن أبي الدنيا (۱۸۶).

جس شخص نے سوائے کھانے پینے اور لباس کے اپنے اوپر اللہ کی کوئی نعمت نہ چکھی تو اس نے علم میں قصور ہے اور اس کو عذاب جلدی پہنچنے والا ہے۔

کون سی نعمت بڑی ہے

۱۸۷۔ حضرت ہشام بن سلمان فرماتے ہیں:

كُنتُ قَاعِداً عندَ الحَسَنِ وبَكْر بن عبدالله المُزَنِي، فقال له الحسن: هاتِ يا أبا عبدِ اللهِ دعواتٍ لإخوانِكَ، فحمِدَ اللهَ وأثْنى عليه، وصلّى على النبيِّ ﷺ ثم قال: واللهِ ما أدرِي أيُّ النِّعمَتَيْن أفضلُ عليَّ وعليكم، أنِعْمَةُ المَسْلَكِ أمْ نِعْمَةُ المَخْرَجِ إذ أخرجَهُ الله منّا؟! قال الحسنُ: لقد قُلْتَ عَجَباً يا بكر، إنّها لَمِنْ نِعَمِهِ العِظام. (۱۸۷)۔

میں حضرت حسن بصریؒ اور حضرت بکر بن عبداللہ منزنیؒ کے پاس بیٹھا ہوا تھا ان سے حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا: اے ابو عبداللہ اپنے بھائیوں کے لئے دعا شروع کرو تو انہوں نے اللہ کی حمد اور دعا شروع کی اور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا پھر فرمایا: خدا کی قسم! مجھے معلوم نہیں کہ مجھ پر یا تم پر دو نعمتوں میں سے کون سی نعمت افضل ہے۔ کیا حاصل ہونے کی نعمت یا نعمت چلی جانے کی نعمت جبکہ اللہ تعالیٰ اس کو ہم سے واپس لے لے۔ (یعنی نعمت کا حاصل ہونا بڑی نعمت ہے کہ اس سے ہمیں راحت حاصل ہوئی یا نعمت کا چلا جانا نعمت ہے کہ اس پر ہم نے صبر کیا اور اللہ کی حمد و شکر میں کوئی کمی نہ کی)۔

حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا: اے بکر آپ نے عجیب بات کہی۔ یہ (بات بھی) اس کی بڑی نعمتوں میں سے ہے۔

۱۸۷۔ الشکر للہ عزوجل لابن أبی الدنیا (۱۸۷).

پانی پینے پر بھی شکر واجب ہے

۱۸۸۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں:۔

ما من عبدٍ یشرب الماء القراح فیدخل بغیر أذی ویخرج بغیر أذی' إلا وجب علیه الشکر.(۱۸۸)

ترجمہ: جو آدمی بھی خالی پانی پیتا ہے اور پانی بغیر تکلیف کے پیٹ میں جلا جاتا ہے اور بغیر تکلیف کے باہر نکلتا ہے اس پر بھی شکر واجب ہے۔

پانی کی نعمت

۱۸۹۔حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں:

یالها من نعمة' تأکل لذة وتخرج سرحاً' لقد کان ملک من ملوک هذه القریة یری الغلام من غلمانه یأتی الحب فیکتاز منه ثم یجر جر قائماً فیقول: یا لیتنی مثلک' ما یشرب حتی یقطع عیفة العطش' فإذا شرب کان له فی تلک الشربة موتات' یا لها من نعمة: تأکل لذة وتخرج سرحا. (۱۸۹)۔

ترجمہ: نعمت کی بھی کیا بات ہے۔لذت کے طور پر کھائی جاتی ہے اور راحت کے طور پر نکالی جاتی ہے۔اس شہر کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ تھا' اس نے اپنے غلاموں میں سے ایک غلام کو دیکھا جو کنوئیں پہ آتا اور اس سے لوٹا بھرتا' پھر غٹا غٹ کھڑے ہو کر پی جاتا۔پھر کہتا: کاش! کہ سب تیری طرح ہوتا کہ تجھے پیا جاتا۔یہاں تک کہ پیاس بجھ جاتی ہے۔

۱۸۸۔ الشکر لله عزوجل(۱۸۸). عزاه السیوطی فی الدر (۱/۱۵۴) إلی المصنف)

۱۸۹۔ الشکر(۱۸۹).

پھر پینے کے بعد اس کو کئی قسم کی حالتوں میں تبدیلیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور موتیں لاحق ہوتی ہیں۔ یہ کیسی نعمت ہے کہ لذت کے ساتھ کھائی جاتی ہے اور راحت حاصل کرنے کے لئے نکالی جاتی ہے۔

ہم کس کس نعمت کا شکر ادا کریں

۱۹۰۔ حضرت علی بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں:

كتب بعض الحكماء إلى اخ له: أما بعد! يا أخي فقد أصبح بنا من نعم الله ما لا نحصيه مع كثرة ما نعصيه، فما ندری أيها نشكر؟ أجميل ما ظهر أم قبيح ما ستر؟. (۱۹۰)

ترجمہ: بعض حکماء نے اپنے بھائی کو لکھا۔ اما بعد! اے بھائی، باوجود ہماری اللہ کی کثرت سے نافرمانیاں کرنے کے ہمیں اللہ کی اتنی نعمتیں ملتی ہیں کہ ہم ان کو شمار نہیں کر سکتے۔ ہمیں سمجھ میں نہیں آتا کہ ہم کون سی نعمت کا شکر ادا کریں۔ کیا اس اچھی نعمت کا جو ظاہر ہوئی یا اس برائی کا جس کی پردہ پوشی کی گئی۔

راحت اور پردہ پوشی بھی نعمتیں ہیں

۱۹۱۔ حضرت عبایۃ بن کلیب فرماتے ہیں: مجھے حضرت ابن اسماکؒ نے لکھا:

أما بعد! فإنّي كتبتُ إليك وأنا مسرورٌ مَستُورٌ، وأنا بهما مغرور، ذَنبٌ سَتَرَهُ عليَّ فقد طابَت النَّفسُ به كأنّه مَغفُورٌ، ونِعَمُ أبلاها فأنا بها مسرورٌ، كأنّي فيها على تأدية الحقوق، فليت شِعري ما عواقِبُ هذه الأمور؟ (۱۹۱)۔

---

۱۹۰ الشكر (۱۹۰).

۱۹۱ الشكر لله عزوجل لابن ابی الدنیا (۱۹۱).

اما بعد! میں تمہیں لکھ رہا ہوں جبکہ میں مسرور و مستور ہوں اور میں دونوں حالتوں کو پسند کر رہا ہوں کہ گناہ کو مجھ پر چھپا دیا گیا' جس کو نفس نے پسند کیا تھا گویا کہ گناہ ہی بخش دیا گیا ہے اور بہت سی نعمتیں ملی ہیں۔ جن پر میں خوش ہوں گویا کہ میں نے ان کے حق ادا کر دیئے ہیں۔ کاش! مجھے معلوم ہوتا ان حالتوں کا انجام کیا ہوگا؟۔

گناہ پر استغفار اور نعمت پر شکر

۱۹۲. قيل للحسن: ها هنا رجُلٌ لم نَرَه قَطُّ جالساً إلى أحدٍ، ولا رأينا أحداً جالِساً إليه، إنَّما هو أبداً خَلْفَ سَارِيَةٍ وَحْدَهُ، فقال الحسن: إذا رأيتمُوهُ فأخبِرُوني به، قال: فمَرُّوا به ذاتَ يومٍ ومعهم الحسَنُ فأشاروا إليه، فقالوا: ذلک الرَّجُلُ الَّذِى أخبرْناکَ به، فقال: امضُوا حتَّى آتيه، فلمَّا جاءَهُ قال: يا عبدَ اللهِ، أراکَ قد حُبِّبَ إليکَ العُزْلَةُ، فما يمنعُکَ مِن مُخَالَطَةِ النَّاس؟ قال: ما أشغلنى عن الناس!! قال: فتأتى ذا الرَّجُلَ الذى يقالُ له الحسنُ فتجلسُ إليه. قال: ما أشغلنى عن الحسَن وعَنِ الناس!! قال له الحسنُ: ما الذى شَغَلَکَ - رَحِمَکَ اللهُ - عن الحسَن وعَنِ الحسَن؟ قال: إنّى أُصْبِحُ وأُمْسِى بَيْنَ ذَنْبٍ وَنِعْمَةٍ، فرأيْتُ أن أشغلَ نفسِى عن النَّاسِ بالاسْتِغْفَارِ مِنَ الذَّنْبِ، وأشْكُرَ اللهَ على النِّعْمَةِ. فقال له الحسَنُ: أنت عندى - يا عَبْدَ اللهِ - أفْقَهُ مِنَ الحَسَنِ، فالْزَمْ ما أنتَ عَلَيْهِ. (۱۹۲)۔

ترجمہ۔ حضرت حسن بصریؒ سے عرض کیا گیا یہاں ایک آدمی ہے' ہم نے اس کو کسی کے پاس بیٹھے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ ہی کسی کو اس کے پاس بیٹھے

۱۹۲؎ الشكر لله عزوجل لابن أبى الدنيا (۱۹۲).

ہوئے دیکھا ہے۔ بس یہ ہمیشہ اس ستون کے پیچھے اکیلا رہتا ہے۔ تو حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا: جب تم اس کو دیکھو تو مجھے اطلاع کرنا۔ چنانچہ یہ لوگ ایک دن اس کے پاس سے گزرے جبکہ حضرت حسن بصریؒ بھی ان کے ساتھ چل رہے تھے تو انہوں نے اس کی طرف اشارہ کیا اور کہا وہ شخص جس کی ہم نے آپ کو خبر دی تھی یہ ہے۔ تو فرمایا: تم چلے جاؤ۔ میں تمہارے پاس خود آ جاؤں گا۔ پھر حضرت اس شخص کے پاس گئے اور فرمایا: اے اللہ کے بندے! میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ تم تنہائی پسند ہو تم لوگوں کے ساتھ کیوں نہیں ملتے جلتے۔ کہا مجھے لوگوں کے لئے وقت نہیں ہے۔ فرمایا: کہ پھر اس شخص کے پاس جاؤ جس کا نام حسن (بصری) ہے۔ اس کے پاس بیٹھو کہا میرے پاس حسن کے لئے اور لوگوں (دونوں) کے لئے وقت نہیں ہے۔ تو اس سے حضرت حسن نے فرمایا: اللہ تم پر رحمت کرے۔ تمہارے پاس لوگوں کے لئے اور حسن کے لئے وقت کیوں نہیں ہے؟ کہا: میں صبح اور شام گناہ اور نعمت کی حالت کے درمیان ہوں۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ میں لوگوں سے الگ رہوں تا کہ گناہ پر استغفار کر سکوں اور نعمت پر اللہ کا شکر ادا کر سکوں۔ تو حضرت حسن بصریؒ نے اس سے فرمایا: اے اللہ کے بندہ! تم میرے نزدیک حسن بصری سے بھی زیادہ سمجھ دار ہو تم جس حالت پر ہو اس پر ڈٹے رہو۔

عید کی خوشی

۱۹۳۔ حضرت محمد بن یزید بن خنیس فرماتے ہیں.

انصرف (النَّاسُ) ذاتَ یومٍ مِنَ العِیدِ، فرأی وُهَیْبٌ النَّاسَ وهُمْ یَمُرُّونَ به فی ذلک الزِّیِّ، فنظر إلیهم ساعةً ثم قال: عفا اللهُ عنَّا وعنکُم! لئن کُنتُم اصبحتُم مُستَیقِنِینَ أنَّ اللهَ تَقَبَّلَ مِنکُم هذا الشَّهرَ، لقد کان ینبغِی لکُم أن تُصبِحوا

مشاغِلَ عمّا أَنتُم فيه بطَلَب الشُّكرِ، وإنْ كانَتِ الأخرى خائفينَ ألَّا يكونَ قد تُقبِّل مِنكُم، لقد كانَ يَنبَغي لكُم أن تكُونوا أشغَلَ قُلوباً عمَّا أنتم فيه اليوم. (۱۹۳)۔

عید کے دن لوگ واپس آ رہے تھے تو حضرت وہب (بن الورد) نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ بڑی اچھی پوشاکوں میں گزر رہے ہیں۔ ان کی طرف ایک لمحہ دیکھنے کے بعد فرمایا: اللہ تعالیٰ ہمیں بھی معاف کرے اور تمہیں بھی۔ اگر تمہیں یقین ہوگیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم سے اس (ماہ) رمضان کو قبول کرلیا ہے تو تمہارے لئے مناسب ہے کہ تم دوسرے کاموں میں مبتلا ہونے کی بجائے شکر میں مصروف ہو جاؤ اور اگر دوسری صورت ہے کہ تم خائف ہو کہ تمہارے رمضان کی عبادت قبول نہیں ہوئی تو تمہارے لئے مناسب ہے کہ تم آج جس صورت میں ہو اس سے بھی زیادہ اپنے دلوں کو (عبادت میں) مشغول کرلو۔

لئن شکرتم لأ زیدنکم کی تفسیر

۱۹۴۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں:

سمِعتُ عليَّ بن صالح، في قولِهِ: ﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُم﴾ (إبراهيم:٨) قال: أي مِن طاعتي. (۱۹۴)۔

حضرت علی بن صالح سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تفسیر میں سنا:

لئن شکرتم لأ زیدنکم (ابراھیم:۷)۔

ترجمہ: اگر تم میرا شکر کروگے تو میں ضرور ضرور تمہارے لئے (اپنی نعمتوں

۱۹۳ـ الشكر لابن أبي الدنيا (۱۹۳)۔

۱۹۴ـ الشكر لله عزوجل لابن أبي الدنيا (۱۹۴) السيوطي في الدر (۴/ ۱۷)، وعزاه الى البيهقي في شعب الإيمان. وابن المبارك وابن جرير وابن ابي حاتم

ہیں) اضافہ کردوں گا۔ حضرت علی بن صالح فرماتے ہیں: کہ اس آیت میں شکر سے مراد اللہ کی عبادت کرنا ہے۔

قاضی محارب بن دثارؒ کی حمد

۱۹۵۔ حضرت عنبسہ بن ازہرؒ فرماتے ہیں کہ کوفہ کے قاضی حضرت محارب بن دثار میرے قریبی پڑوسی تھے' میں رات کے وقت کبھی کبھی ان کی آواز سنتا تھا۔ وہ اونچی آواز میں کہہ رہے ہوتے تھے:۔

أَنَا الصَّغِيْرُ الَّذِی رَبَّيْتَهُ فَلَکَ الْحَمْدُ' وَأَنَا الضَّعِيْفُ الَّذِیْ قَوَّيْتَهُ فَلَکَ الْحَمْدُ' وَأَنَا الْفَقِيْرُ الَّذِیْ أَغْنَيْتَهُ فَلَکَ الْحَمْدُ' وَأَنَا الْغَرِيْبُ الَّذِیْ وَصَّيْتَهُ (فَلَکَ الْحَمْدُ)' وَأَنَا الصُّعْلُوکُ الَّذِیْ مَوَّلْتَهُ فَلَکَ الْحَمْدُ' وَأَنَا الْعَزَبُ الَّذِیْ زَوَّجْتَهُ فَلَکَ الْحَمْدُ' وَأَنَا السَّاغِبُ الَّذِیْ أَسْبَغْتَهُ فَلَکَ الْحَمْدُ' وَأَنَا الْعَارِی الَّذِیْ کَسَوْتَهُ فَلَکَ الْحَمْدُ' وَأَنَا الْمُسَافِرُ الَّذِیْ صَاحَبْتَهُ فَلَکَ الْحَمْدُ' وَأَنَا الْغَائِبُ الَّذِیْ أَدَّيْتَهُ فَلَکَ الْحَمْدُ' وَأَنَا الرَّاجِلُ الَّذِیْ حَمَلْتَهُ فَلَکَ الْحَمْدُ' وَأَنَا الْمَرِيْضُ الَّذِیْ شَفَيْتَهُ فَلَکَ الْحَمْدُ' وَأَنَا السَّائِلُ الَّذِیْ أَعْطَيْتَهُ فَلَکَ الْحَمْدُ' وَأَنَا الدَّاعِی الَّذِیْ أَجَبْتَهُ فَلَکَ الْحَمْدُ' فَلَکَ الْحَمْدُ رَبَّنَا حَمْداً کَثِيْراً عَلٰی حَمْدٍ لَکَ. (۱۹۵)

میں چھوٹا سا تھا تو نے مجھے پالا تیرے لئے حمد ہو۔ میں وہ کمزور ہوں جس کو تو نے قوت دی ہے پس تیرے لئے حمد ہو۔ میں وہ فقیر ہوں جس کو تو نے غنی کیا ہے۔ پس تیرے لئے حمد ہو اور میں وہ غریب ہوں۔ جس کی تو نے خبر گیری کی

---

۱۹۵ الشکر (۱۹۵)۔

ہے۔پس تیرے لئے حمد ہو اور میں وہ محتاج ہوں جس کو تو نے مالدار بنایا۔پس تیرے لئے حمد ہے اور میں وہ بے نکاحا ہوں جس کی تو نے شادی کی پس تیرے لئے حمد ہے اور میں وہ بھوکا ہوں جس کو تو نے کھلایا پس تیرے لئے حمد ہو اور میں وہ ننگا ہوں جس کو تو نے پہنایا پس تیرے لئے حمد ہو اور میں وہ مسافر ہوں جس کا تو رفیق بنا پس تیرے لئے حمد ہو اور میں وہ غائب ہوں جس کو تو نے واپس لوٹایا پس تیرے لئے حمد ہو اور میں وہ پیدل چلنے والا ہوں جس کو تو نے سوار کیا۔پس تیرے لئے حمد ہو اور میں وہ مریض ہوں جس کو تو نے شفاء دی پس تیرے لئے حمد ہو اور میں وہ بھکاری ہوں جس کو تو نے دیا پس تیرے لئے حمد ہو اور میں وہ مانگنے والا ہوں جس کی دعا تو نے قبول کی پس تیرے لئے حمد ہو پس اے ہمارے پرودگار تیری اس حمد پر بھی تیری بہت سی حمد ہو۔

چہرے کے خدوخال

۱۹۶۔حضرت علی بن حسنؒ فرماتے ہیں: کہ میں نے حضرت ابو طالبؒ سے سنا وہ کہہ رہے تھے:

اخْتَطَّ لَکَ الأنفَ فأقَامَهُ، وأتَمَّه وحسَّن تَمَامَهُ، ثم أدَارَ مِنْکَ الحَدَقَةَ (۳۰/أ) فَجَعَلَها بجفُونٍ مُطْبقةٍ وبأشْفارٍ مُغلقَةٍ: وَنَقَلَکَ من طَبَقَةٍ إلى طَبَقَةٍ، وحَنَّنَ عليک الوالِدَيْنِ بِرِقَّةٍ ومِقَةٍ، فنِعَمُهُ علَيْکَ مُورقَةٌ، وأيادِيه بِکَ مُحْدِقَةٌ. (۱۹۶)

کہ اللہ تعالیٰ نے تیری ناک کا خط کھینچا تو اس کو سیدھا اور تمام کر دیا اور اس کے اتمام کو بھی خوبصورت کیا پھر آنکھیں بنائیں اور ان کو ملنے والی پلکوں میں

۱۹۶۔الشکر(۱۹)۔

رکھا اور بند ہونیوالے ہونٹ بنائے اور تجھے (والدین کے) ایک طبقہ سے دوسرے طبقہ میں منتقل کیا پھر تجھ پر والدین کی شفقت نچھاور کی۔ پھر تجھ پر اپنی نعمتوں کا سایہ کیا اور الطاف کے احاطہ میں رکھا۔

حضرت حسن بصری کے کلمات شکر

۱۹۷۔ حضرت حسن بصری جب اپنی مجلس میں بیٹھتے تھے تو یہ کلمات فرماتے تھے۔

اللھمَّ لَکَ الحَمْدُ بِما بَسَطْتَ رِزْقَنا، واظْھَرْتَ امْنَنا، واحسَنْتَ مُعَافاتِنا، ومِنْ کُلِّ ما سَالْنَاکَ مِنْ صالحٍ اعْطَیْتَنا، فَلَکَ الحَمْدُ بالاِسلام، ولَکَ الحَمْدُ بالاھْلِ والمَالِ، ولَکَ الحَمْدُ بالیَقِینِ والمُعَافاۃِ. (۱۹۷)

ترجمہ: اے اللہ آپ کی اس قدر حمد ہو جتنا آپ نے ہمارا رزق فراخ کیا ہے اور ہمارے امن کو ظاہر کیا ہے اور ہمیں بہترین عافیت عطا فرمائی ہے اور ہر اس خوبی پر جس کا ہم نے آپ سے سوال کیا اور آپ نے ہمیں عطا فرمائی پس اسلام کی توفیق پر بھی آپ کی حمد ہو اور اہل خانہ اور مال و متاع عطا کرنے پر بھی آپ کی حمد ہو اور یقین اور موافات کے عطا کرنے پر بھی آپ کی حمد ہو۔

نعمت کی معرفت میں تقصیر بھی معرفت ہے

(۱۹۸۔ آیت) وان تعدوا نعمۃ اللہ لاتحصوھا.

(ابراھیم: ۳۴).

ترجمہ: اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو ان کو شمار نہیں کر سکتے۔

حضرت محمد بن صالح تمیمی فرماتے ہیں: ایک عالم جب یہ آیت پڑھتے تھے تو یوں کہتے تھے۔

---

۱۹۷ الشکر (۱۹۷).

سُبْحَانَ مَنْ لَمْ يَجْعَلْ فِيْ أَحَدٍ مِنْ مَعْرِفَةِ نِعَمِهِ إِلَّا الْمَعْرِفَةَ بِالتَّقْصِيْرِ عَنْ مَعْرِفَتِهَا، كَمَا لَمْ يَجْعَلْ فِيْ أَحَدٍ مِنْ إِدْرَاكِهِ أَكْثَرَ مِنَ الْعِلْمِ أَنَّهُ لَا يُدْرِكُهُ، فَجَعَلَ مَعْرِفَةَ نِعَمِهِ بِالتَّقْصِيْرِ عَنْ مَعْرِفَتِهَا شُكْراً، كَمَا شَكَرَ عِلْمَ الْعَالَمِيْنَ أَنَّهُمْ لَا يُدْرِكُوْنَهُ فَجَعَلَهُ إِيْمَاناً، عِلْماً مِنْهُ أَنَّ الْعِبَادَ لَا يَتَجَاوَزُوْنَ ذٰلِكَ. (۱۹۸)

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس نے کسی ایک کو اپنی نعمت کی معرفت نہیں دی۔ سوائے ان کی معرفت میں تقصیر کی معرفت کے۔ جس طرح سے کہ کسی ایک میں اس کے ادراک کا اس سے زیادہ علم نہیں دیا کہ وہ اس کو نہیں حاصل کر سکتا۔ پس اس نے اپنی نعمتوں میں تقصیر کی پہچان کو معرفت قرار دیتے ہوئے شکر کا درجہ دیا جیسا کہ علماء کے علم کو اسطرح سے درست جانا کہ وہ اس کا ادراک نہیں کر سکتے۔ اسی کو ایمان قرار دیا۔ اللہ کے یہ جانتے ہوئے کہ بندے اس سے زیادہ نہیں پا سکتے۔

حاصل ہونے والی نعمت بڑی ہے یا مصیبتیں دور ہونے والی

۱۹۹۔ حضرت معمر فرماتے ہیں۔

سمعتُ صالح بن مسمار، يقولُ: ما ادري، انِعْمَةُ اللّٰهِ عليَّ فيما بَسَطَ عليَّ افضَلُ، امْ نِعَمُهُ فيما زَوَى عني ؟. (۱۹۹)

ترجمہ: میں نے حضرت صالح بن مسمار سے سنا انہوں نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ وہ نعمت جو اللہ نے مجھ پر فرمائی ہے وہ افضل ہے یا اس کی وہ نعمتیں افضل ہیں جو مصیبتوں کو مجھ سے ہٹا کر کی گئیں ہیں۔

۱۹۸۔ الشکر للہ عزوجل (۹۸)، عزاه السيوطي في الدر المنثور (۸٦/۴) إلى المصنف والبيهقي.

۱۹۹۔ الشکر (۱۹۹)۔

اللہ کے نزدیک صابر وشاکر کون لکھا جاتا ہے

(۲۰۰۔حدیث) حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے یہ کہتے ہوئے سنا:

(خصلتان' من كانتا فيه كتبه الله صابراً شاكراً' ومن لم تكونا فيه لم يكتبه الله صابراً وشاكراً' من نظر في دينه إلى من هو فوقه فاقتدى به' ومن نظر في دنياه إلى من هو دونه فحمد الله على ما فضله به عليه' كتبه الله صابراً شاكراً' ومن نظر في دينه إلى من هو دونه' ونظر في دنياه إلى من هو فوقه فأسف على ما فاته منه' لم يكتبه الله لا شاكراً ولا صابراً) (۲۰۰)۔

ترجمہ: دو خصلتیں ایسی ہیں جس میں ہوں گی اللہ تعالیٰ اس کو صابر شاکر لکھ دیں گے اور جس میں وہ نہیں ہوں گی اس کو اللہ تعالیٰ صابر اور شاکر نہیں لکھیں گے۔ جس شخص نے دین میں اپنے سے اوپر والے کو دیکھا پھر اس کے مطابق چلنے کی کوشش کی اور دنیا میں اس شخص کی طرف دیکھا جو اس سے دنیاداری میں کم درجہ کا تھا پھر جو اللہ نے اس پر فضل کیا اس پر حمد کی' اللہ تعالیٰ اس کو صابر شاکر لکھ دیں گے اور جس نے دین میں اپنے سے کم تر کو دیکھا اور دنیا میں اپنے سے برتر کو دیکھا اور دنیاوی اعتبار سے جو چیزیں اس سے چوک گئی تھیں ان پر افسوس کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو نہ شاکر لکھیں گے نہ صابر۔

۲۰۰۔ الشكر لله عزوجل (۲۰۰). عزاه السيوطي في الدر (۱/۱۵۴) إلى ا/ مصنف' ترمذی (۲۵۱۲).

چار خصلتوں پر جنت کا محل

(۲۰۱۔حدیث) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں:

أربع خصال من كن فيه بنى الله له بيتًا في الجنة' من كان عصمة أمره لا إله إلا الله' وإذا أصابته مصيبة قال: إنا لله (وإنا إليه راجعون)' وإذا أعطي شيئاً قال: الحمد لله' وإذا أذنب ذنبا:' قال: أستغفر الله. (۲۰۱).

ترجمہ: چار خصلتیں ایسی ہیں کہ وہ جس شخص میں پائی جائیں گی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں محل بنا دیں گے (۱) وہ شخص جس کے معاملے کا تحفظ لا الہ الا اللہ ہو۔ (یعنی جس شخص کو کوئی بھی اہم کام پیش آئے تو وہ کلمہ توحید کے ساتھ اپنا بچاؤ کرے۔ زبان سے پڑھ کر اور اللہ پر بھروسہ اور استمداد کے ساتھ) (۲) اور جب اس کو کوئی مصیبت پہنچے تو إنا لله وإنا إليه راجعون کہے۔ (ہم بھی اسی کے ہیں اور یہ چیز بھی اسی کی ہے یہ بھی اللہ کی طرف چلی گئی اور ہم بھی اسی کی طرف چلے جائیں گے) (۳) اور جب اس کو کوئی چیز دی گئی تو اس نے الحمد لله کہا (۴) اور جب کوئی گناہ سرزد ہوا تو اس نے کہا أستغفر الله (میں اس گناہ کے بارے میں اللہ سے معافی چاہتا ہوں)۔

حضرت نوحؑ کی شکرگزاری

۲۰۲۔ حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ:

أنّه كان (نوح) عبداً شكوراً' قال: لم يأكل شيئاً قِطُّ إلَّا حَمِدَ اللهَ عليه' ولم يمش مَشياً قَطُّ إلَّا حَمِدَ اللهَ عليه' ولا يبطُشُ بشيءٍ قَطُّ إلَّا حَمِدَ اللهَ عليهِ' فأثنى اللهُ عليه ﴿إنَّهُ كانَ

۲۰۱۔ الشكر لله عزوجل (۲۰۱). عزاه السيوطي في الدر (۱/۱۵۶) إلى المصنف والبيهقي في شعب الإيمان.

عَبْداً شَکُوراً﴾ (الإسراء:۳). (۲۰۲).

حضرت نوحؑ شکرگزار بندے تھے' جب بھی وہ کھانا کھاتے تھے۔ اللہ کی حمد ادا کرتے تھے۔ جب بھی کوئی چیز پیتے تھے اللہ کی حمد ادا کرتے تھے۔ جب بھی چلتے تھے اللہ کی حمد ادا کرتے تھے۔ جب بھی کوئی چیز ہاتھ میں لیتے تھے اللہ کی حمد ادا کرتے تھے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف میں "انه کان عبداشکوراً" (وہ شکرگزار بندے تھے) فرمایا:۔ (۱۹۷)۔

(۲۰۳) حضرت محمد بن کعب قرظیؒ فرماتے ہیں:

کان نوح علیہ السلام إذا أکل قال: الحمد للہ وإذا شرب قال: ألحمد للہ' وإذا لبس قال: الحمد للہ' وإذا رکب قال: ألحمد للہ' فسماه الله عبداً شکوراً. (۲۰۳)

حضرت نوحؑ جب کھاتے تو الحمد للہ کہتے اور جب پیتے تو الحمد للہ کہتے۔ جب پہنتے تو الحمد للہ کہتے اور جب سوار ہوتے تو الحمد للہ کہتے۔ اس پر اللہ نے ان کا نام عبد شکور بیان کیا ہے۔

۲۰۴۔ حضرت ابن ابی الدنیا فرماتے ہیں کہ:

بَلَغنی عَنْ بعضِ الحُکَمَاءِ' قال: لو لَمْ یُعذِّب اللهُ علی مَعْصِیتِهٖ لکان یَنْبَغی ألَّا یُعصَی لِشُکْرِ نِعْمَتِهٖ. (۲۰۴)۔

مجھے ایک دانشور کی بات پہنچی ہے: فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنی نافرمانی کی بنیاد پر عذاب نہ دے۔ تب بھی آدمی کو چاہیئے کہ وہ اللہ کی نعمت کے شکر کے طور پر گناہ نہ کرے۔

۲۰۲۔ الشکر للہ عزوجل (۲۰۲). عزاه السیوطی فی الدر المنثور (۴/۱۶۲) إلی المصنف والبیهقی.

۲۰۳۔ الشکر (۲۰۳). الدر (۴/۱۶۲). بحواله احمد فی الزهد و ابن ابی الدنیا والبیهقی فی الشعب.

۲۰۴۔ الشکر للہ عزوجل (۲۰۴).

مآخذ و مصادر

قرآن کریم
ابن السنی (عمل الیوم واللیلة)
مجمع الزوائد للہیثمی
سنن ابن ماجه
درمنثور السیوطی
شعب الایمان بیہقی
سیر اعلام النبلاء للذہبی
الاربعین الغماریة فی شکر النعم للغماری
الشکر لابن ابی الدنیا
مصنف عبدالرزاق
معجم الصغیر للطبرانی
معجم الاوسط للطبرانی
سنن ابوداؤد
سنن نسائی
مسند احمد
تفسیر القرآن الکریم لابن ابی حاتم
الزہد للامام احمد بن حنبل
تفسیر ابن جریر طبری
عمل الیوم واللیلة امام نسائی
مستدرک حاکم
صحیح ابن حبان
الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان لابن بلبان

الادب المفرد امام بخاری
فضیلۃ الشکر للخرائطی
صحیح البخاری
حلیۃ الاولیاء
الکنی للدولابی
المغنی عن حمل الاسفار للعراقی
مجمع البحرین للہیثمی
الترغیب والترہیب للمنذری
تاریخ اصبہان ابونعیم اصبہانی
امالی الشجری
مصنف ابن ابی شیبہ
تلخیص الذہبی للمستدرک علی الصحیحین
سنن سعید بن منصور
الترغیب والترہیب للاصبہانی
زوائد مسند احمد لعبداللہ بن امام احمد بن حنبل
سنن ترمذی
اتحاف السادۃ المتقین للزبیدی
کتاب الدعاء للطبرانی
صحیح مسلم
الاسماء والصفات للبیہقی
تفسیر ابن مردویہ
تفسیر ابن کثیر
موطا مالک
الفرج بعد الشدۃ لابن ابی الدنیا

زیر طبع تصانیف وتراجم

حضرت مولانا مفتی امداداللہ انور مدظلہ

آثار السنن سائز 23x36x16 صفحات 508 مجلد، ہدیہ

علامہ نیمویؒ کی مشہور درسی کتاب جس میں طہارت اور تمام اقسام کی نمازوں کے دلائل حدیث اوراقوال صحابہ کرامؓ اور مخالفین کے دلائل اوران کے جوابات سے بھرپور کتاب کا ترجمہ از مولانا فضل الرحمٰن دھرم کوٹی مدظلہ العالی۔

الادعیۃ الصحابۃ (عربی) سائز 23x36x16 صفحات 260 مجلد، ہدیہ

حضرت مفتی امداداللہ انور صاحب کی کتاب ''صحابہ کرامؓ کی دعائیں'' میں مذکور صحابہ کرامؓ کی تمام دعاؤں کا عربی زبان میں ایسا ذخیرہ جس سے عربی جاننے والے مکمل استفادہ کر سکتے ہیں۔

الادب المفرد سائز 23x36x16 صفحات 688 مجلد، ہدیہ

امام بخاری کی معروف کتاب ''الادب المفرد'' کا اردو ترجمہ، اخلاق زندگی کو اسلامی اصولوں کے مطابق استوار کرنے کیلئے شاہکار کتاب، بہترین احادیث نبویہ کا شاندار ذخیرہ۔(ترجمہ مولانا محمد ریاض صادق مدظلہ)

اسماء النبی الکریم سائز 23x36x16 صفحات 336 مجلد، ہدیہ

قرآن اور احادیث میں موجود اوران سے ماخوذ حضور ﷺ کے ایک ہزار اسماء گرامی پر محیط ایک جامع کتاب، اسماء نبویہ مع اردو ترجمہ وتشریح، اور فضائل وبرکات اسماء نبویہ اور فضائل ''اسم محمد'' تالیف از مفتی امداداللہ انور صاحب۔

اسلاف کے آخری لمحات سائز 23x36x16 صفحات 510 مجلد، ہدیہ

حضرات انبیاء علیہم السلام، صحابہؓ، تابعینؒ، فقہاءؒ و مجتہدینؒ، محدثینؒ، مفسرینؒ، علماء امتؒ اور اولیاء اللہؒ کی وفات کے وقت کے قابل رشک حالات، واقعات اور کیفیات پر حیران کن تفصیلات۔

اکابر کی مجرب دعائیں سائز 23x36x16 صفحات 100 مجلد، ہدیہ

صحابہ کرام، تابعین کرام اور اکابرین اسلام کے دکھ کے واقعات اوران کی وہ خاص دعائیں جو ان کی حل مشکلات کیلئے مقبول ہوئیں، نادر ونایاب قدیم کتابوں سے ماخوذ مستند دعاؤں کا مخفی ذخیرہ۔

اکابر کی تمنائیں سائز 23x36x16 صفحات 144 مجلد، ہدیہ

'' کتاب المتمنین للامام ابن ابی الدنیا'' ہر شخص کوئی نہ کوئی تمنا کرتا ہے اسلاف اکابر صحابہؓ تابعین اور اولیاء کرام کی کیا تمنائیں تھیں ان پر لکھی گئی ''159 رویات پر مشتمل رہنما کتاب۔

امتوں پر عذاب الٰہی کے حالات واقعات سائز 23x36x16 صفحات 254 مجلد، ہدیہ

ترجمہ '' العقوبات للامام ابن ابی الدنیا'' دوسو سے زائد کتب کے مصنف اور قدیم محدث امام ابن ابی الدنیا کی نادر تصنیف، عذاب الٰہی کے حالات وواقعات، گناہوں کے آثار، اسباب عذاب الٰہی، تین سو ساٹھ روایات پر

مشتمل سابقہ نافرمان اقوام کی تباہی کی داستان عبرت پر انوکھی کتاب۔

تاریخ علم اکابر سائز 20x30x8۔صفحات 352 مجلد، ہدیہ

پہلی سات صدیوں پر محیط اکابر محدثین، مفسرین، فقہاء اور علماء اسلاف کی طلب علم و خدمت علم کے حیرت انگیز حالات، واقعات، کمالات اور علمی کارنامے۔تالیف مولانا مفتی امداداللہ انور

ترجمہ قرآن پاک سائز 20x30x8۔صفحات 900۔مجلد، ہدیہ

(نور العرفان فی ترجمۃ القرآن): اکابر علماء اہل سنت علامہ نسفی، علامہ سیوطی، علامہ محلی، حضرت شاہ رفیع الدین محدث دہلوی، حضرت شاہ عبدالقادر محدث دہلوی، حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی، حکیم الامت حضرت تھانوی، شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری کے تراجم اور تفاسیر سے مستفاد مکمل قرآن پاک کا نہایت مربوط، سلیس، بامحاورہ جدید مختصر، آسان اور مستند اردو ترجمہ۔ متن قرآن مجید کی خوبصورت کتابت کے ساتھ

تفسیر ابن عباسؓ سائز 20x30x8 صفحات 728 مجلد، ہدیہ

"صحیفة علی بن ابی طلحة" دنیائے اسلام کی پہلی اور مستند تفسیر جسے سب سے بڑے مفسر تابعی حضرت مجاہد بن جبرؒ نے مفسر قرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے پڑھا اور اپنے عظیم شاگرد حضرت علی ابن ابی طلحہؒ کو پڑھایا اور امام بخاری، امام ابن ابی حاتم، امام ابن جریر طبری، امام ابن کثیر اور علامہ سیوطی نے اپنی تفاسیر میں نقل کیا، مکمل تفسیر کا مکمل ترجمہ برحاشیہ مترجم قرآن مجید۔ ترجمہ تفسیر اور ترجمہ قرآن از مفتی امداداللہ انور مدظلہ۔

تفسیر ام المؤمنین عائشۃ الصدیقہؓ سائز 20x30x8 صفحات 900 مجلد، ہدیہ

قرآن کریم کی سینکڑوں آیات سے متعلق حضرت ام المؤمنین عائشہ الصدیقہ کی مرفوع اور موقوف تفسیری روایات پر مشتمل ایک نادر تفسیر جو ۲۲۵ مراجع و مصادر سے باحوالہ جمع کر کے مرتب کی گئی ہے۔اور ام المؤمنینؓ کی تفسیر دانی کی شاہکار اور ہر مسلمان کی عقیدت کا مظہر ہے آیات کی بہت سی ایسی تفاسیر جو اس سے پہلے اردو تفاسیر میں موجود نہیں ہیں۔

تصاویر مدینہ سائز 23x36x16 صفحات 400 مجلد، ہدیہ

مدینہ طیبہ کی قدیم و جدید تاریخ پر مشتمل سینکڑوں قدیم و جدید نایاب تصاویر مع تفصیلات عاشقان مدینہ کے دیدہ و دل کیلئے غرباء و مساکین امت کیلئے زیارات مدینہ کا نادر قیمتی سرمایہ۔

تیسیر المنطق سائز 23x36x16 صفحات 48 جدید کمپوزنگ

منطق کی مشہور درسی کتاب، قدیم جملوں کی جدید اردو نشست اور مشکل الفاظ کی جگہ آسان اردو الفاظ از مفتی امداداللہ انور صاحب بمع حواشی قدیمہ (۱) حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ (۲) حضرت مفتی جمیل احمد تھانویؒ۔

جنت البقیع میں مدفون صحابہ سائز 23x36x16 صفحات 272 مجلد، ہدیہ

الروضة المستطابة فیمن دفن بالبقیع من الصحابةؓ کا سلیس اردو ترجمہ جس میں سیکڑوں صحابہ کرامؓ، صحابیات، اہل بیت، امہات المؤمنین، بنات رسولﷺ اور اکابر صحابہؓ مع اضافات تابعین، تبع تابعین، اولیاء

امت، اکابر، علماء دیوبند جو مدینہ پاک کے شان والے قبرستان ''جنت البقیع'' میں مدفون ہیں ان کی نشاندہی اور مختصر تذکرہ اور حالات، حج اور عمرہ کرنے والے حضرات علماء اور عوام کیلئے خاص معلوماتی تحفہ۔

حکایات علم وعلماء سائز 20x30x8۔ صفحات 224 مجلد، ہدیہ

اکابر علماء اسلام کے علم اور خدمات علم کے متعلق نفیس اور نادر معلومات سے بھرپور دلچسپ اور عظیم کتاب ۔

تالیف مولانا مفتی امداد اللہ انور۔

خدمت والدین سائز 23x36x16 صفحات 176 مجلد، ہدیہ

قرآن وسنت، صحابہ او اکابر کے ارشادات اور شاندار واقعات کی روشنی میں خدمت والدین کے متعلق نادر کتاب از مولانا مفتی امداد اللہ انور۔

خشوع نماز سائز 23x36x16 صفحات 224 مجلد، ہدیہ

نماز کے شوق، محبت، آداب، مقامات، اہمیت، فضیلت کے متعلق اکابرین اسلام کے پر اثر ولولہ انگیز، نادر ونایاب حالات، کیفیات اور واقعات۔ تالیف مولانا مفتی امداد اللہ انور

سنن دارمی سائز 20x30x8 صفحات 800 مجلد، ہدیہ

محدث امام دارمی کی تصنیف ''سنن دارمی'' حدیث پاک کی مشہور کتاب ہے حافظ ابن حجر عسقلانی کی رائے کے مطابق سنن ابن ماجہ شریف سے بہتر اور اس کی جگہ کتب صحاح ستہ میں رکھنے کے زیادہ لائق ہے۔

شرح خواص اسماء حسنی سائز 23x36x16 صفحات 240 مجلد، ہدیہ

قرآن کریم میں موجود اللہ تعالی کے تقریباً چار سو اسماء حسنی کا مجموعہ، ترجمہ، تشریحات' فوائد، خواص، حل مشکلات میں ان کی تاثیر، اکابر کے مجرب طریقوں کے مطابق ان کے وظائف، اپنے خاص مضامین کے ساتھ پہلی بار اردو زبان میں۔

صحابہ کرام کی دعائیں سائز 23x36x16 صفحات 260 مجلد، ہدیہ

کتب حدیث، تفسیر اور سیرت وتاریخ میں موجود صحابہ کرامؓ کی متفرق دعاؤں کا پہلا مجموعہ جس میں ان کی عبادات اور دیگر ضروریات کی دعائیں اور ان کے الفاظ میں دعاؤں کا با اعراب، باحوالہ اور باترجمہ شاندار جامع ذخیرہ۔

عبادت سے ولایت تک سائز 23x36x16 صفحات 176 مجلد، ہدیہ

بدایۃ الھدایۃ امام غزالی کا ترجمہ

روحانی اور جسمانی عبادات کے ان طریقوں اور آداب کا بیان جن پر عمل کرنے سے آدمی کی عبادات میں روحانیت کی جان پیدا ہو جاتی ہے اور عبادات میں لطف آتا ہے، ہر شخص اللہ کی ولایت کا خواہاں ہے لیکن اس پر عمل کا طریقہ اس کو عموماً معلوم نہیں ہوتا اس کتاب میں ایسے ہی طریقوں کا بیان ہے جن پر عمل کرکے آدمی کو اللہ تعالی کی ولایت حاصل ہو سکتی ہے اللہ تعالی نصیب فرمائے۔

[illegible] کے تقاضے سائز 23x36x16 صفحات 176 مجلد، ہدیہ

ترجمہ "اقتضاء العلم العمل" علامہ خطیب بغدادی (م ۴۶۳ھ)

اس عنوان پر مشتمل دو سو سے زائد آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور صحابہ کرامؓ اور اکابرین امت کے ارشادات کا جامع مرقع جس کے پڑھنے سے علم دین پر عمل کرنے کا شوق بڑھتا ہے اور علم پر عمل کی اہمیت معلوم ہوتی ہے اقوال واحوال اور حکایات سلف سے لبریز نہایت عمدہ کتاب۔

فضائل تلاوت قرآن سائز 16×36×23 صفحات۔ 336 مجلد، ہدیہ

ترغیب تلاوت، فضائل تلاوت، بعض سورتوں کی تلاوت کے فضائل، ختم قرآن کے فضائل، آداب قرآن، آداب تلاوت، قرآنی معلومات کا نادر خزانہ، عجائبات وعلوم قرآن، مصاحف قرآن، علوم تفسیر، اکابرین اسلام کا قرآن سے شغف، خائفین کی تلاوت کے واقعات، اور اکابرین کی نصیحتوں پر مشتمل جدید اور نادر مجموعہ۔

فضائل شادی سائز 16x36x23 صفحات 256 مجلد، ہدیہ

"الافصاح فی احادیث النکاح" حافظ ابن حجر مکیؒ کا ترجمہ مع اضافات۔ شادی اور نکاح کے متعلق تمام کتب حدیث میں موجود اکثر احادیث کا مجموعہ جن میں نکاح اور شادی کے فضائل، آداب، اہمیت، طریقہ ازدواجیت اور شادی کے ظاہر اور پوشیدہ موضوعات اور مسائل پر حاوی دلچسپ اور ضروری کتاب۔

فضائل شکر سائز 16x36x23 صفحات 192 مجلد، ہدیہ

ترجمہ "الشکر للہ عزوجل للامام ابن ابی الدنیا" مع اضافات کثیرہ از مترجم، اللہ کی نعمتوں کا بیان، انبیاء کرامؑ کے کلمات شکر، صحابہ وتابعین اور اکابرین امت کے حالات وواقعات شکر، شکر کے عجیب مضامین و تفصیلات، ہر ہر سطر دلوں کو معطر کرنے اور راحت پہنچانے والی، اکابر کے کلمات سے لبریز۔

فضائل صبر سائز 16x36x23 صفحات 228 مجلد، ہدیہ

ترجمہ "الصبر والثواب علیہ" امام ابن ابی الدنیا کی اہم کتاب، غمگین اور پریشان مسلمانوں کیلئے باعث تسلی آیات، احادیث اور صحابہ کرامؓ کے ارشادات اولیاء اور امت کے افراد کے حالات، مصائب اور مشکلات کی تصویر، مشکلات پر صبر کے ثواب کی اور انعامات کی تفصیلات۔

فضائل شہادت سائز 16x36x23 صفحات 144 مجلد، ہدیہ

کتب احادیث میں موجود حقیقی اور حکمی شہداء کی اقسام، فضائل، اور دنیوی اور اخروی درجات ومناقب پر مشتمل نہایت جامع کتاب، علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی کتاب ابواب السعادۃ فی اسباب الشہادۃ کا مکمل ترجمہ مع اضافات کثیرہ از کتب حدیث۔

فضائل غربت سائز 16×36×23 صفحات 300، ہدیہ

کتاب الجوع امام ابن ابی الدنیا کا ترجمہ از مولانا مفتی امداد اللہ انور اکابر کی بھوک، پیاس، ناداری، صبر اور شکر پر ملنے والے دنیاوی اور اخروی انعامات کی تفصیلات اور بہترین حکایات۔

[illegible] سائز 16×36×23 صفحات 272 مجلد ہدیہ

شریعت کے وہ اعمال صالحہ جن پر عمل کرنے سے انسان کے گناہوں کی بخشش ہوتی ہے اور جنت کے اعلیٰ درجات ملتے ہیں اور جہنم سے پناہ حاصل ہوتی ہے۔ ان کی تفصیلات پر مشتمل احادیث (ترجمہ) از حضرت مولانا مفتی امداداللہ انور۔

مستند نماز حنفی سائز 23x36x16 صفحات 400 مجلد، ہدیہ

طہارت، نماز، وتر، نوافل، جمعہ، نماز سفر، نماز جنازہ، نماز عیدین وغیرہ کے متعلق جتنے مسائل پر غیر مقلد ہم پر اعتراض کرتے ہیں سب کے متعلق قرآن وحدیث اور صحابہ کرامؓ سے بحوالہ مستند اور ضروری دلائل کو اس کتاب میں یکجا کر دیا گیا ہے اب شاید نماز سے متعلق کوئی اختلافی مسئلہ اس سے باہر نہیں ہے اور بعض اہم مسائل کے دلائل تفصیل سے جمع کر دیئے ہیں اور بعض جگہ غیر مقلدین کے حوالوں کے جوابات بھی لکھ دیئے گئے ہیں، دلائل کو سمجھانے والی نہایت آسان کتاب۔ نیز ''غیر مقلدین کی غیر مستند نماز'' بھی اس میں شامل کر دی گئی ہے۔ جس میں غیر مقلدین پر لاجواب اعتراض قائم کئے گئے ہیں۔

مشاہیر علماء اسلام سائز 23x36x16 صفحات 500 جلد ہدیہ

مکہ، مدینہ، کوفہ، بصرہ، شام، خراسان اور مصر کے اکابر علماء صحابہ تابعین تبع تابعین اتباع تبع تابعین کے مختصر جامع حالات (تصنیف) محدث زمانہ امام ابن حبانؒ (ترجمہ) مولانا مفتی امداداللہ انور

معارف الاحادیث سائز 17x27x8 صفحات 2000 چار جلد، ہدیہ

حدیث کی سینکڑوں کتب میں موجود صحیح احادیث کا شاندار مجموعہ، احادیث کے جملہ مضامین کا انتخاب جو ضروری احکام، فضائل، ترغیب، تہدید، اسرار احکام شریعت، تزکیہ نفس، سیرت وکردار اور معاشرت کی احادیث وغیر پر مشتمل ہیں۔ احادیث کے ترجمہ کے ساتھ ساتھ ان کی تشریح بھی قلم بند کی گئی ہے، اور احادیث کے ایسے عالمانہ لطائف ومعارف تحریر کئے گئے ہیں جن کو پڑھ کر انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے اور یہ معارف اردو کی حدیث کی کتابوں میں نہیں ملتے۔ اگر کوئی شخص اس کتاب کا مطالعہ کرے تو اس کی دل کشی کے سبب اس سے دل نہیں بھرتا۔ مساجد میں سلسلہ درس کیلئے اچھوتی شرح حدیث۔

ہدیہ درود و سلام سائز 23x36x16 صفحات 400 جلد ہدیہ

اکابرین اسلام کے حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کردہ نہایت پاکیزہ اور اعلیٰ مقامات اور معانی پر مشتمل 130 درود وسلام۔ تالیف حضرت یوسف بن اسماعیل النبہانی۔ ترجمہ مولانا ابوسالم زکریا نظر فرمودہ مولانا مفتی امداداللہ انور۔

دیگر تالیفات مولانا امداد اللہ انور

غیر مطبوعہ عربی تالیفات

(۱) أحکام القرآن للتھانویؒ منزل چھارم مع مفتی جمیل احمد التھانویؒ (۵ جلد)

(۲) وجوب التقلید

(۳) وراثة الأنبیاء

(۴) علامات الأصفیاء و کرامات الأولیاء

(۵) إیصال الثواب فی الإسلام

(۶) حد الرجم علی المحصن

(۷) کرامةُ الإنسان

(۸) نقمة الاغبیاء بعصمة الأنبیاء

(۹) وجوب الأضحیة

(۱۰) تراجم مدونی الفقه الحنفی

(۱۱) حکم الدعوات عقیب الصلوات

(۱۲) حکم الرقی والعوذات فی ضوء الشریعة

(۱۳) اللواطة و حده عند الائمة الأربعة وترجیح التعزیر علیه

(۱۴) أحادیث حرمة اللواطة

(۱۵) نجاسة المنی

غیر مطبوعہ اردو تالیفات

(۱۶) ترجمۃ القراءۃ الراشدۃ حصہ اول (زیر تکمیل)

(۱۷) ترجمۃ القراءۃ الراشدۃ حصہ دوم (زیر تکمیل)

(۱۸) رکعتین بعد الوتر

(۱۹) احکام عشر

(۲۰) احکام زراعت

(۲۱) احکام تجارت

(۲۲) قاضی شریحؒ

(۲۳) خصوصیات اسلام

(۲۴) مسیحی ذرائع تبلیغ وترقی اوران کا سدباب

(۲۵) فضائل شب قدر

(۲۶) تکمیل ترجمہ اعلاء السنن آٹھ جلد مکمل

(۲۷) اولیاء کرام اوران کی پہچان

(۲۸) عورت کی سربراہی

(۲۹) مسیحیت کا ماضی، حال اور مستقبل

(۳۰) مجموعہ مقالات

علماء دیوبند کے علوم کا پاسبان
دینی وعلمی کتابوں کا عظیم مرکز ٹیلیگرام چینل
حنفی کتب خانہ محمد معاذ خان
درس نظامی کیلئے ایک مفید ترین
ٹیلیگرام چینل

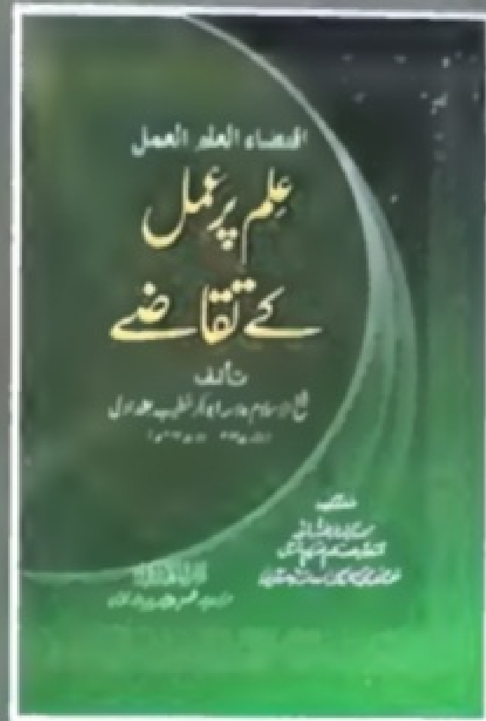
اقتضاء العلم العمل
علم پر عمل کے تقاضے
تالیف

جنت البقیع میں مدفون صحابہ
دار المعارف، ملتان

مستند نماز حنفی
تالیف

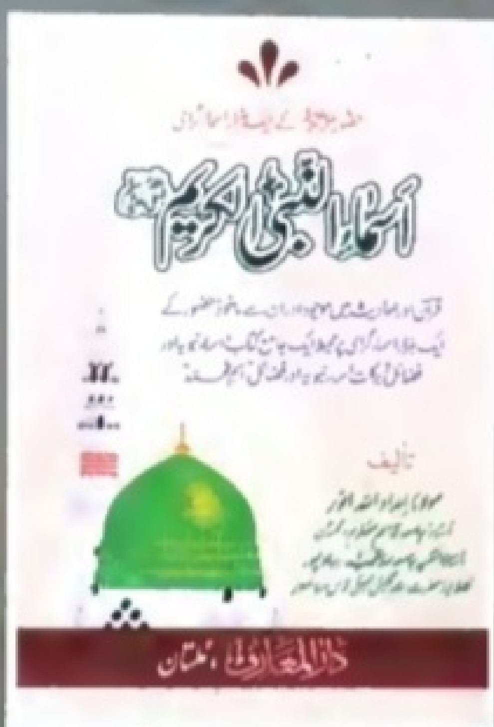
اسماء النبی الکریم ﷺ
تالیف
دار المعارف، ملتان

اُمتوں پر
عذاب کے واقعات
العقوبات
دار المعارف، ملتان

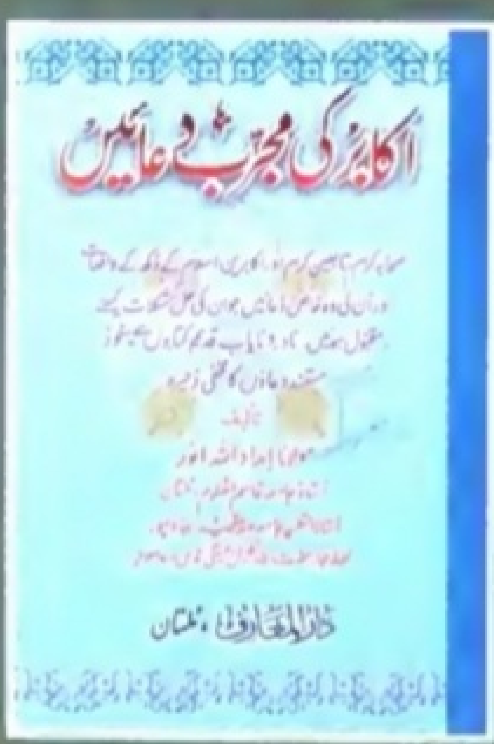
اکابر کی مجرب دعائیں
تالیف
مولانا امداد اللہ انور
دار المعارف، ملتان